حضرت جی کے ملفوظات و اقتباسات

(حصہ اول)

مرتب

(مفتی) روشن شاہ صاحب قاسمی

مکتبہ خلیل

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

حضرت جیؒ کے ملفوظات و اقتباسات

مرتّب

(مفتی) روشن شاہ صاحب قاسمی

مکتبۂ خلیل

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار ○ لاہور

ناشر:
خلیل احمد بٹ
نے گنج شکر پرنٹرز سے
چھپوا کر شائع کیا

-/36 روپے

فہرست مضامین

ملفوظات حضرت جی مولانا یوسف صاحبؒ حصہ اوّل

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	عرض مؤلف	۱۶
۱	اللہ سے ہونے کا یقین اپنے اندر پیدا کرنے کا طریقہ	۲۰
۲	ہر چیز کو اللہ نے اپنی قدرت سے بنایا ہے	//
۳	خدا کی قدرت سے استفادہ کا طریقہ	۲۱
۴	ہماری دنیا اور آخرت کے مسائل کے حل کا طریقہ	//
۵	اخلاص پیدا کرنے کا طریقہ	۲۲
۶	تبلیغ کیا ہے؟	//
۷	گناہوں سے بچنے کا نسخہ	۲۳
۸	زندگی اللہ کے بنانے سے بنتی ہے	//
۹	چیزیں فانی ہیں اور قدرت غیر فانی ہے	//
۱۰	لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا منشا کیا ہے؟	۲۴
۱۱	اللہ قادر مطلق ہیں جس چیز سے جو اثر چاہیں ظاہر کر دیں	//
۱۲	خدا کے نزدیک بڑی طاقتوں کی حیثیت؟	۲۵
۱۳	ایٹم سے وہ ہوگا جو خدا چاہیں گے	//

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴	اللہ چاہے تو ہلاکت و ذلت کے سامان کو تربیت اور عزت کا سامان بنا دے	۲۵
۱۵	انفرادی و اجتماعی حالات کی درستگی کا واحد سبب	۲۶
۱۶	اپنے اندر سورج والی باتیں پیدا کرو	//
۱۷	دین صرف دعوت کے راستہ کی قربانیوں سے اور دعاؤں سے چمکے گا	۲۷
۱۸	یہ ملک و مال والا راستہ نہیں	//
۱۹	یہ خیال غلط ہے کہ ملک و مال ہاتھ میں آجانے سے اسلام چمکے گا	۲۸
۲۰	چیزوں کی بجائے اپنی ذات پر محنت کرے	//
۲۱	اپنی ذات پر محنت کرنے کا فائدہ	۲۹
۲۲	اللہ کی خاطر جمع ہونے کا فائدہ	//
۲۳	عمل سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ یہ عمل بارگاہِ نبوتؐ میں کس طرح تھا؟	۳۰
۲۴	مخلوق ہر ہر مرحلہ میں خالق کی محتاج ہے	//
۲۵	خدا کے لیے کوئی کام مشکل نہیں	//
۲۶	جب تک ہم میں اخلاق نہیں آئیں گے، دوسروں میں دین نہیں پھیلے گا	۳۱
۲۷	غبار اس عمل کی قوت و جان ہیں	//
۲۸	ہم نے مروجہ طریقہ پر کوئی علٰحدہ جماعت نہیں بنائی	//
۲۹	جو کچھ چیزوں سے بنتا ہوا نظر آتا ہے وہ اللہ کے حکم سے بنتا ہے۔	۳۲
۳۰	اللہ کی رشتہ داری کسی سے نہیں، اس کے یہاں اصول و ضوابط ہیں	//
۳۱	آپس میں توڑ پیدا کرنے والی چیزیں	۳۳
۳۲	دعوت کے کام کا حق ادا کرنے پر زبردست انقلاب رونما ہوگا۔	//
۳۳	ساتھیوں کی خوبیوں پر ہماری نظر ہو۔	۳۴

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۴	حضورؐ کے طریقے کے بغیر مال و دولت تو مل سکتے ہیں مگر سکون ہرگز نہیں مل سکتا۔	۳۳
۳۵	آنکھ صرف ہر چیز کی صورت دیکھتی ہے، حقیقت کو نہیں۔	۳۵
۳۶	اصل چیز اللہ کا فیصلہ اور اس کی مدد ہے۔	۳۶
۳۷	اللہ تعالیٰ کی مدد کب آتی ہے؟	//
۳۸	تبلیغ کا مقصد۔	۳۷
۳۹	ہمارے مسائل کب ٹھیک ہوں گے؟	۳۸
۴۰	ہر حال میں اللہ ہی سے رابطہ قائم کیا جاوے	//
۴۱	دعوت کی محنت کا مقصد	۳۹
۴۲	محنت کی بقدر ہدایت پھیلے گی	//
۴۳	آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کون لوگ ہوں گے؟	۴۰
۴۴	تین دن لگانے پر تیس دن کا ثواب	//
۴۵	غیر مسلم اسلام میں کب داخل ہوں گے؟	۴۱
۴۶	مذہب کو لوگ مجمع سے قبول کرتے ہیں	//
۴۷	بستی حضرت نظام الدینؒ مشورہ کے لیے بلانے کی وجہ	//
۴۸	رزائل سے حفاظت کا سبب	۴۲
۴۹	علماء کے تبلیغ میں کم شرکت کرنے کی وجہ؟	//
۵۰	کام کرنے والے احباب کا یقین کیسا ہونا چاہیئے؟	//
۵۱	یہ کام رواجی طریقوں کے خلاف ہے۔	۴۳

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۵۲	اجتماعات کیسے کیے جائیں ؟	۴۳
۵۳	تبلیغ کا مقصود کیا ہے ؟	۴۴
۵۴	حقیر چیز قربان کرنے پر زر بردست خیر کی اُمید	//
۵۵	تبلیغی راہ میں بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح دُعا قبول ہوتی ہے	//
۵۶	اصل کام کی شکل	۴۵
۵۷	دعوت کے کام کا ابتدائی نصاب	//
۵۸	ذات تو ختم ہونے کے لیے ہی ہوتی ہے	//
۵۹	تبلیغی جدوجہد کا مقصد	۴۶
۶۰	تبلیغی کام سے دینی ماحول بنے گا	//
۶۱	یوروپ و امریکہ کے ملکوں میں محنت کرنے کے لیے کیسے افراد ہوں ؟	//
۶۲	دین کا نقشہ ان چیزوں پر عمل کرنے سے وجود میں آئے گا	۴۷
۶۳	یقین تو ہر وعدہ کا کرو لیکن غرض نہ بناؤ	//
۶۴	اجتماعات میں لوگوں کو کس بنیاد پر لایا جائے ؟	۴۸
۶۵	کامیابی کا دارومدار کس پر ہے ؟	//
۶۶	نماز کو جاندار بنانے کا طریقہ	//
۶۷	علم و ذکر کی صفت اپنے اندر پیدا کرنے کا طریقہ	۴۹
۶۸	علم کا استعمال صحیح نہ ہو تو خسارہ ہے	۵۰
۶۹	بخاری کے ختم پر حضرت جی رح کا بیان	//
۷۰	عمومی گشت کرنے کا طریقہ	۵۱
۷۱	گشت کے آداب	۵۲

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۷۲	خصوصی گشت کرنے کا طریقہ	۵۳
۷۳	اسلامی معاشرہ بنانے کا طریقہ	//
۷۴	حق فقر وغربت کی مشقتوں میں چمکتا ہے	۵۴
۷۵	تعلیم کے آداب اور اس کا طریقہ	۵۶
۷۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت	۵۷
۷۷	اسلام میں جن اعمال کا حکم دیا گیا ہے وہ چار قسم کے ہیں	۵۸
۷۸	دنیا کی ترقیات مادّہ پر محنت کا نتیجہ ہے۔	۶۰
۷۹	اُمّت میں پھوٹ ڈالنے والی باتیں	۶۲
۸۰	ہمارے اَسلاف کے یہاں تعارُف کا طریقہ	۶۳
۸۱	اسلامی مزاج بنانے کا طریقہ	۶۴
۸۲	اِس کام سے جُڑو، میری ذات توفانی ہے۔	//
۸۳	تقویٰ پیدا کرکے اللہ سے لینا ہی صحیح راستہ ہے	۶۵
۸۴	لینے کا ذہن رکھنے والوں میں دینے کا طریقہ کیسے چلے؟	//
۸۵	بحث ومباحثہ اور اختلافی مسائل سے بچا جائے	۶۶
۸۶	کلیّات اور جزئیات دونوں کی تربیت	۶۷
۸۷	اس دینی کام کا مقصد	//
۸۸	مشین کا بنانے والا ہی اس کے چلانے کا طریقہ بتاتا ہے	۶۸
۸۹	اگر ذہن لینے کا ہو تو پھوٹ ہی پھوٹ ہوگی	۶۹
۹۰	نمازِ جمعہ چھوڑنے پر بھی اتنی پکڑ نہ ہوگی جتنی اُمت کے توڑنے پر ہوگی	//
۹۱	اُمّت کسی ایک قوم اور علاقہ کے رہنے والوں کا نام نہیں	۷۰
۹۲	جو کچھ قدرت سے بنا ہے وہ قدرت کے ماتحت ہے	۷۱

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۹۳	خدا کی قدرت سے براہِ راست استفادہ کا طریقہ	۷۱
۹۴	غیر مسلموں میں دعوت کا کام شروع نہ کرنے کی وجہ	۷۲
۹۵	حضورؐ کی محنت کا میدان قیامت تک آنے والی تمام اقوام ہیں	//
۹۶	حضورؐ کے طور طریقوں کی وجہ سے تمہارا یہ جھونپڑا قیمتی ہے۔	۷۳
۹۷	ہمارے یقین کا حال	//
۹۸	کامیاب ہونے کے ضابطے سب کے لیے یکساں ہیں	۷۴
۹۹	اپنے طریقوں کو نبیوں کے طریقوں سے بدلو	//
۱۰۰	تبلیغ میں بیان کیا ہو؟	۷۵
۱۰۱	انسانوں کی زندگی صحیح رُخ پر آنے کے لیے مختصر نصاب	۷۶
۱۰۲	اکرامِ مسلم کی صفت پیدا کرنے کا طریقہ	//
۱۰۳	جن میں محنت کر رہے ہیں ان سے کسی چیز کا طالب نہ بننا	۷۷
۱۰۴	کالجوں کے طلبا میں کام کا طریقہ	//
۱۰۵	تشکیل کرنے کا طریقہ	۷۸
۱۰۶	مستورات کا کام	//
۱۰۷	بیان میں انبیاء اور صحابہؓ کے واقعات بیان کیے جائیں	۷۹
۱۰۸	مسلمانوں کے دینِ اسلام پر عمل نہ کرنے کی وجہ	//
۱۰۹	ایمان کس چیز کا نام ہے؟	۸۰
۱۱۰	افضل ترین عبادت	//
۱۱۱	ایک اجتماع میں بیان کرتے ہوئے حضرت جی رح کا بھیگنا	//
۱۱۲	حضرت جی رح کی تواضع	۸۱
۱۱۳	ہر طبقہ میں جوڑ کے لیے حضورؐ کا طریقہ ہے۔	۸۲

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۱۴	قطب وابدال بننے کا راستہ	۸۲
۱۱۵	ہم داعی تیار کر رہے ہیں	۸۳
۱۱۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم والے اعمال کے بغیر اسباب مُردہ ہیں	//
۱۱۷	قرآن وحدیث سننے کے آداب	۸۴
۱۱۸	خدا کی بارگاہ میں گڑگڑانے کی ترغیب	//
۱۱۹	اسلامی معاشرہ کب قائم ہوگا؟	//
۱۲۰	محنت کا نقشہ وجود میں آجائے تو قومیں اسلام میں داخل ہوجائینگی	۸۵
۱۲۱	دعوت قبول کرنے کا اصول	//
۱۲۲	دنیا کے سارے شعبے سنّت کی شکل میں کب زندہ ہوں گے؟	۸۶
۱۲۳	مدد یں کب نازل ہوتی ہیں؟	//
۱۲۴	اللہ کی طرف سے جو پیش آتا ہے اس میں بندے کے لیے خیر پوشیدہ ہوتی ہے	۸۷
۱۲۵	اعمالِ دین اُمت کی طرف دُولائن سے متوجہ ہوتے ہیں	//
۱۲۶	خدا کی ہستی کے سامنے ہر چیز حقیر اور بے حقیقت ہے	۸۸
۱۲۷	ہم نابینا ہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بینا ہیں۔	//
۱۲۸	حضرت جی رح کی والدہ محترمہ کا طرزِ تربیت	//
۱۲۹	اس راستہ پر چلنے کے لیے داخلی دُولتیں چاہئیں	۸۹
۱۳۰	دعوت والے عمل کا زبردست کارنامہ	//
۱۳۱	ہم اپنے ہی ساتھ جوڑنا نہیں چاہتے ہیں	۹۰
۱۳۲	انفرادی احوال کا دُرست ہونا اجتماعی احوال کے دُرست ہونے پر موقوف ہے۔	//

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۳۳	اپنی ذات کے مسئلہ میں لگ جانا ہی اجتماعی بگاڑ کا ذریعہ ہے	۹۱
۱۳۴	تھوڑی سی تکلیف برداشت کرنے پر ہمیشہ کی تکلیف سے نجات	//
۱۳۵	اجتماعی وانفرادی احوال کب درست ہوں گے؟	//
۱۳۶	ان چیزوں سے ہمارے مقاصد حل نہیں ہوں گے۔	۹۲
۱۳۷	زبان وہ بھی بولتی ہے جو دل میں ہوتا ہے اور وہ بھی بولتی ہے جو صرف زبان پر ہوتا ہے!	//
۱۳۸	ملک ومال کے چیتھڑوں میں کوئی کامیابی نہیں۔	۹۳
۱۳۹	اصل کامیابی کی جو گارنٹی ہے وہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں میں ہے:	//
۱۴۰	ولایت کا اعلیٰ درجہ	۹۴
۱۴۱	ہم یہ نہیں چاہتے کہ صحیح بخاری پڑھانے والوں کو التحیات یاد کرانے میں لگا دیں!	//
۱۴۲	اللہ کی رضا کے علاوہ کسی بھی نیت سے عمل کرنا نفسانیت ہے،	۹۵
۱۴۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت کی بنیاد پاکیزگی، سادگی اور حیاء پر ہے!	//
۱۴۴	لینے والا بدلا ہے، دینے والا تو نہیں بدلا	۹۶
۱۴۵	یہ میرے ساتھ ایک طرح کا ظلم ہے۔	//
۱۴۶	ہمارا مطمح نظر یہ ہے کہ یوروپ وایشیاء کی قومیں اسلام میں آئیں!	۹۷
۱۴۷	ہمارا کام پبلک کے جان ومال کو اسلام کے پھیلانے میں لگانا ہے	//

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴۸	اِس اُمّت پر خاص رحمت	۹۸
۱۴۹	دعوت والی محنت چھوٹنے سے ہر چیز رسمی بن گئی ہے	//
۱۵۰	عذابات سے بچنے کا اصل علاج اپنے اندر ایمان پیدا کرنا ہے	//
۱۵۱	مُلک و مال کو بچانے کا راستہ	۹۹
۱۵۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو جن عالی اصولوں کا عادی بنایا ہے وہ بالذات محبوب ہیں !	//
۱۵۳	پریشانیوں سے خلاصی کا راستہ	۱۰۰
۱۵۴	اُمت کی پریشانی کی وجہ	//
۱۵۵	کُلّیات پر محنت کرنا ہے، جزئیات کو نہیں چھیڑنا ہے۔	//
۱۵۶	کسی کی معمولی چیز بھی بغیر اجازت استعمال نہ کرو	۱۰۱
۱۵۷	حرکت میں فتنوں سے حفاظت ہے۔	//
۱۵۸	حالات کے صحیح ہونے کا راستہ	//
۱۵۹	رقم سے انکار، افراد کا مطالبہ	۱۰۲
۱۶۰	حج کے فریضہ کے اثرات پورے نظامِ عالم پر پڑتے ہیں	//
۱۶۱	کاش دنیا کا کوئی حصّہ ایسا مل جاتا جہاں اسلام اپنے صحیح خدّوخال کے ساتھ نظر آتا !	۱۰۳
۱۶۲	مولانا الیاس صاحبؒ اور مولانا یوسف صاحبؒ میں فرقِ مراتب	//
۱۶۳	اُمّت کی جہالت دُور کرنے کا نسخہ	//
۱۶۴	اُمّت کا ہر طبقہ اپنی زندگی کی ترتیب قائم کرے۔	۱۰۴
۱۶۵	دنیا میں فتنے آنے کا سبب	//
۱۶۶	یہ دعوت والا کام آگ پر پانی ڈالنا ہے۔	//

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۶۷	اُمّت کو توڑنے والی چیزیں معاملات اور معاشرت کی خرابیاں ہیں	۱۰۵
۱۶۸	آپس کی بے تکلفی دلوں کے پھٹنے کا ذریعہ ہے۔	//
۱۶۹	اُمّت کا حال	//
۱۷۰	بجائے ہوائی جہاز کے ریل کا سفر	//
۱۷۱	اجتماعی مسئلہ بگڑنے کی صورت میں اولیاء اللہ کی دعائیں بھی حالات کو بہتر نہیں بنائیں گی!	۱۰۶
۱۷۲	آپس کے تفرقہ کا علاج	//
۱۷۳	عجیب معمّہ	//
۱۷۴	آج اُمت میں خیر و شر، نیکی و بدی کا امتیاز باقی نہیں رہا	۱۰۷
۱۷۵	سارے نظام کی درستگی مقصود ہے	//
۱۷۶	چیزیں نفع، نقصان پہونچانے میں خدا کی محتاج ہیں	//
۱۷۷	حضرت جی رح کا وصال سے کچھ لمحات پہلے کا حال	۱۰۸
۱۷۸	سنت کے مطابق استنجاء میں انوارات	//
۱۷۹	بندے کا کام اللہ کی رضاء پر جان کھپانا ہے۔	//
۱۸۰	سرسبزی کے ڈولانے کب کھلیں گے؟	۱۰۹
۱۸۱	مصائب سے خلاصی اس جدوجہد کی حیات میں ہے	//
۱۸۲	مصائب و بلایا کا علاج	//
۱۸۳	ہماری ذمہ داری کیا ہے؟	۱۱۰
۱۸۴	اس کام کو پھیلانے کے لیے سخت محنت کی ضرورت ہے	//
۱۸۵	اہلِ عالم پر بلایا کے نزول کے اسباب	//
۱۸۶	ایمان کے لیے جان کھپانے کے اثرات	۱۱۱

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۸۷	تسخیر کائنات کا وعدہ	۱۱۱
۱۸۸	اندر کے درد و بے چینی سے یہ اثرات پڑیں گے	//
۱۸۹	گشت کا عمل اس کام میں ریڑھ کی ہڈی کی سی اہمیت رکھتا ہے !	۱۱۲
۱۹۰	اسلام کب پھیلے گا ؟	//
۱۹۱	زبان دلوں کو جوڑتی بھی ہے اور پھاڑتی بھی ہے	//
۱۹۲	کتابوں سے لگن کا حال	۱۳
۱۹۳	اعمال والی زندگی فضائل سے پیدا ہوتی ہے	//
۱۹۴	ہم پڑھانے کو بنیادی کام سمجھتے ہیں	//
۱۹۵	محدود جگہ میں لامحدود خواہشوں کو پورا نہیں کیا جاسکتا	۱۴
۱۹۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر لشکر دعوت کے لیے بھیجے تھے	۱۱۵
۱۹۷	خیر القرون میں تعارف کا طریقہ	//
۱۹۸	صحابہ رض کی ادنی تربیت	//
۱۹۹	دیوبند، سہارن پور جماعتیں بھیجنے کی وجہ	۱۱۶
۲۰۰	غزوۂ بدر کی تاریخ میں جماعتوں کے نکالنے کا معمول ترک کرنے کی وجہ !	//
۲۰۱	اصول بھی باقی رہا اور قرضہ بھی ادا ہوگیا	۱۱۷
۲۰۲	کامیابی دولت میں نہیں ہے۔	//
۲۰۳	ہم تمہیں تعلیم سے ہٹانا نہیں چاہتے۔	۱۱۸
۲۰۴	فسادات کے مواقع پر جماعتوں کو بھیجنے کی وجہ	//
۲۰۵	فسادات والے مقامات پر جماعت کے جانے سے امن وامان	//

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۰۶	حجاز مقدس والوں سے فرمایا	۱۱۹
۲۰۷	دین کے دشمنوں کی چال	//
۲۰۸	تعلق مع اللہ کا دنیوی فائدہ	//
۲۰۹	خدا کے فیصلہ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔	۱۲۰
۲۱۰	ملکی اور خاندانی جذبہ سے اُمت ٹوٹ جاتی ہے۔	//
۲۱۱	تنہائی میں کلمہ کو عظمت کے ساتھ پڑھنے کا فائدہ	//
۲۱۲	نماز ہماری زندگی پر کب اثر انداز ہوگی؟	۱۲۱
۲۱۳	علم سے کیا مراد ہے؟	//
۲۱۴	اکرام کیا ہے؟	۱۲۲
۲۱۵	اخلاص نیت	//
۲۱۶	ذکر سے مراد اللہ کا دھیان پیدا کرنا ہے	//
۲۱۷	تفریغ وقت	۱۲۳
۲۱۸	لایعنی باتوں سے پرہیز	//
۲۱۹	اسلامی اعمال کی ترتیب قائم کرنے کا فائدہ	//
۲۲۰	اسلام دو حرکتوں پر چمکتا ہے	۱۲۴
۲۲۱	دعا کب قبول ہوتی ہے؟	//
۲۲۲	اشراف و سوال سے بچنے کا طریقہ	//
۲۲۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت بھی قیامت تک کے لیے ہے!	۱۲۵
۲۲۴	خالق کائنات خدا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اصل کائنات ہے!	//

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۲۵	کیا خدا کی تعریف سے نہیں پلا جا سکتا؟	۱۲۶
۲۲۶	تقویٰ کی برکت سے اللہ پاک لوگوں کے قلوب کو پلٹ دیتے ہیں!	//
۲۲۷	موت حق ہے اور حیات دھوکہ ہے	۱۲۷
۲۲۸	چیزوں کی فکر کرنا اور اعمال کی فکر نہ کرنا زبردست دھوکہ ہے۔	//
۲۲۹	تیری محنت اصل ہے، کائنات اصل تھوڑی ہے	۱۲۸
۲۳۰	غرض والی خدمت کرنا بہت آسان ہے۔	//
۲۳۱	چیزوں پر اعتماد نہ کرو، چیزوں کو معبود نہ بناؤ	۱۲۹
۲۳۲	اہلِ عالم کے احوال کی درستگی کا وسیلہ	//
۲۳۳	انسان عناصرِ اربعہ کا مجموعہ ہے	۱۳۰
۲۳۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت سے خدا ملے گا، حالات درست ہوں گے	//
۲۳۵	حضرت جی رح کی تمنا	//

تتمّہ

حضرت شیخؒ کا ارشادِ گرامی

مرجع التبلیغ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ فرماتے ہیں کہ کام کرنے والے احباب سے اصرار کے ساتھ میری درخواست ہے کہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے ملفوظات وارشادات اور دونوں کی سوانح عمریاں اور مکاتیب بہت اہتمام سے مطالعے میں رکھا کریں کہ یہ کام کرنے والوں کے لیے بہت قیمتی موتی ہیں، ان ملفوظات وارشادات اور مکاتیب میں جو اصول ہیں ان اصولوں کی پابندی کام میں اضافہ ترقی اور برکت کا سبب ہے

ماخوذ از: جماعت تبلیغ پر اعتراضات کے جوابات ص۱۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلف

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اللہ والوں کے اقوال، ان کے ارشادات اور ان کے ملفوظات آج بھی مُردہ دلوں کو زندہ کرنے کی تاثیر رکھتے ہیں۔ ان کے ملفوظات پڑھ کر اور سن کر خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ترقی ہوتی ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت دل میں موجزن ہوتی ہے، عملِ صالح کا جذبہ بیدار ہو کر آخرت کا یقین تازہ ہوتا ہے، دنیا کی محبت سرد پڑ جاتی ہے۔ ذکر اللہ اور اتباعِ سنت کا شوق بیدار ہوتا ہے، آخرت کی فکر ساری فکروں پر غالب آجاتی ہے۔ ان بزرگوں کے ارشادات کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ قرآن وحدیث کی عظمت دل میں جڑ پکڑتی ہے بلکہ قرآن وحدیث کے بہت سے معارف وحقائق کھلتے ہیں، تبلیغی جدّوجہد کے منافع وفوائد سامنے آتے ہیں، اللہ کے کلمہ اور دین کو بلند کرنے کی دل میں امنگ پیدا ہوتی ہے۔

بزرگوں کے ملفوظات ومکتوبات کے آئینے میں بزرگوں کی قلبی کیفیات، اور اندرونی احساسات اور دین اسلام کی ترقی کے لیے جذبۂ قربانی کا انداز ہمارے سامنے آکر ہم کو عمل کی دعوت دیتا ہے، ان ہی برگزیدہ بندوں میں سے حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جنہوں نے اپنے والدِ محترم مولانا محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے انتقال کے بعد اُس زمانہ کے اکابرین کے مشورہ سے اس دعوت والے عظیم کام کی ذمہ داری سنبھال کر اللہ کے دین کا پیغام بے شمار انسانوں تک پہونچایا، اور اس کے لاکھوں بندوں کو اس کی راہ پر لگایا۔ حضرت

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو رائج کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، امیروں کو، غریبوں کو، عالموں کو، عامیوں کو اور اپنے وقت کی اہم شخصیتوں کو اپنے اندر کے درد و فکر اور اپنی قوتِ ایمانی کی تاثیر سے متأثر کیا، اور اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے نقشِ قدم پر چل کر اُمتِ مسلمہ کے اندر اصلاحی جدوجہد میں تا دَمِ آخر مشغول رہے۔

آپ کا تبلیغی دَور صرف اکیس۲۱ سالہ ہے، اس مختصر مدّت میں اتنی زبردست کامیابی حاصل کی، دعوت والے کام کو ایک بین الاقوامی کام بنا کر ہر طبقہ اور ہر ذہن کے لوگوں کو اس کثرت سے متأثر کیا۔ ایک بزرگ کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

"اس کی نظیر و مثال قریب کی پچھلی صدیوں میں مشکل سے ملے گی"

ان حضرات کے دنیا سے جانے کے بعد ان کے ملفوظات و مکتوبات ہمارے لیے اصول اور صحیح رہ نمائی کا ذریعہ ہیں۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ کے ملفوظات و مکاتیب تو کئی سالوں پہلے کتابی شکل میں آچکے ہیں، جن سے دعوت کا کام کرنے والے احباب کو زبردست فائدہ ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس ناکارہ کے دل میں کئی دنوں سے یہ خیال گشت کر رہا تھا کہ حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب رح کے ملفوظات و مکاتیب منظرِ عام پر کتابی شکل میں آجائیں تو بہت ہی فائدے اور نفع کی اُمید ہے، مگر تصنیف و تالیف کے سلسلہ میں قلم اٹھانے کے متعلق اس ناکارہ کو اپنے بارے میں علم و عمل کی کمی، نیز دیگر عوارض و موانع کی بنا پر بڑا تَرَدُّد تھا۔ اسی پس و پیش میں کئی دن گذر گئے۔ بالآخر میرے خیر خواہوں میں سے ایک جن کو علوم دینیہ اور تدریس اور دعوت والے عمومی کام میں حق تعالیٰ شانہٗ نے ایک خاص ملکہ عطا فرمایا ہے ان سے اس بارے میں مشورہ کیا تو انہوں نے اَلْمُسْتَشَارُ مؤتمن (جس سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے) کے تحت بندہ کے اس ارادہ کی تائید فرما کر ہمّت افزائی فرمائی اور ساتھ ہی دو تین موضوعات پر کتابیں تالیف کرنے کی نشاندہی فرمائی، اس سے میری مراد استاذی مولانا عبد السلام صاحب پونوی زید مجدہم ہیں۔

حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کئی کتابوں میں مختلف

مقامات پر بکھرے ہوئے تھے جن سے استفادے کی شکل ناممکن تو نہیں تھی، البتہ مشکل ضرور تھی، اس مشکل کو آسان کرنے کے لیے بتوفیق الٰہی بندے نے اس لائن کی جتنی کتابیں فی الحال دستیاب ہوسکیں ان کا مطالعہ کرکے حضرت جی رح کے بکھرے ہوئے ملفوظات کو یکجا کرکے "ملفوظات حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحبؒ حصہ اول" کے نام سے شائع کیا ہے، کیونکہ اس لائن کی اور بھی کتابیں ہیں جن میں حضرت جی رح کے ملفوظات ملنے کی اُمید ہے، مگر فی الحال وہ کتابیں مجھے دستیاب نہیں ہوسکیں۔ اللہ کرے دستیاب ہوجائیں تو ان میں سے ملفوظات یکجا کرکے حضرت جیؒ کے ملفوظات کا دوسرا حصہ شائع کیا جائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

مَن لَم یشکر الناس لم یشکر اللہ (جس نے لوگوں کا شکریہ اُدا نہیں کیا، اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا) کے پیش نظر ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے معاونین ومحسنین کا شکریہ ادا کروں جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

(۱) استاذی حضرت مولانا محمد رفعت صاحب قاسمی زید مجدہم استاذ دارالعلوم دیوبند۔

(۲) حضرت اقدس مولانا مفتی محمد اکرام الدین صاحب زید مجدہم استاذ حدیث دارالعلوم حسینیہ آکولہ خلیفہ ومجاز حضرت فقیہہ الامت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی مدظلہ العالی مفتی اعظم ہند۔

(۳) مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری زید مجدہم۔

(۴) مولانا عبدالسلام صاحب پونوی زید مجدہم استاذ دارالعلوم امان الاسلام آکولہ وغیرہم کا شکریہ ادا کروں جن کے مشوروں نے اور ہمت افزائیوں اور دعاؤں نے ملفوظات حصہ اول کو منزلِ اختتام تک پہونچایا۔

ان کے علاوہ جناب ماسٹر نذیر احمد صاحب بارہ دری بیدپورہ آکولہ اور جناب ماسٹر سید مسعود علی صاحب بالاپوری بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے مسودہ کے تیار کرنے میں میری بڑی نصرت ومدد کی۔ حق تعالیٰ شانہٗ میرے ان محسنوں کو اپنے شایانِ شان

جزائے خیر عطا فرما کر عافیت سے رکھیں۔ آمین

اس کتاب کے مسودہ کو از اول تا آخر حضرت مولانا مفتی محمد اکرام الدین صاحب اور مولانا عبدالسلام صاحب پونوی نے دیکھا اور جہاں مناسب سمجھا وہاں اصلاح بھی فرمائی۔ غرض پوری کوشش کی گئی کہ عبارت وغیرہ کی کوئی غلطی نہ رہ جائے۔

اس کے باوجود قارئین کرام اگر کسی جگہ کوئی خامی یا غلطی محسوس فرمائیں تو اس کو احقر کی کوتاہ نظری پر محمول فرما کر مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو جائے

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے ایک ناتواں بندے کو کوتاہ علمی، کوتاہ عملی اور کوتاہ فہمی کے باوجود حضرت جیؒ کے ملفوظات کی ترتیب کی سعادت بخشی، وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

قارئین کرام سے میری گذارش ہے کہ چوں کہ اس سلسلہ کی یہ میری پہلی کوشش ہے جو منظر عام پر آرہی ہے، اگر خدا کا فضل اور آپ حضرات کی دعائیں میرے شامل حال رہیں تو ان شاء اللہ یہ مفید اور علمی پروگرام برابر جاری رہے گا اور آہستہ آہستہ دیگر اکابر امت اور اساطین علم کی علمی و عملی کاوشیں آپ کے مطالعہ کی میز پر آجائیں گی۔

یہ حضرت جی رح کے ملفوظات کا قیمتی مجموعہ مسلمانوں کے لیے عموماً اور دعوت کا کام کرنے والے احباب کے لیے خصوصاً مشعل راہ اور چراغ ہدایت ہے۔

حق تعالیٰ شانہٗ اس کتاب کو قبول فرمائیں اور عوام و خواص کو اس سے منتفع فرمائیں اور میرے لیے ذریعۂ نجات بنائیں۔ (آمین)

جو احباب ان ملفوظات سے مستفیض ہوں، ان سے میری عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ مجھ سیاہ کار کے لیے خاتمہ بالخیر اور مغفرت کی دعا فرمائیں۔

محمد روشن شاہ قاسمی سنوروی غفرلہٗ
مدرس دارالعلوم حسینیہ باسم روڈ اکولہ
مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ
مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۹۴ء

تقریظ (الف)

شیخ المشائخ راس الاتقیاء فقیہ الامت حضرت اقدس مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی دامت برکاتہم مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند

باسمہٖ تعالیٰ

امابعد! اللہ تبارک وتعالیٰ جن مخلص بندوں کے فیض کو دیر تک باقی رکھنا چاہتے ہیں ان کے باقیات صالحات کو زندہ رکھتے ہیں خواہ کتاب کی شکل میں ہو یا دوسری صورتوں میں۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نور اللہ مرقدہٗ بھی ایسے ہی حضرات میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مولانا مفتی محمد روشن صاحب مفتی ومدرس مدرسہ دارالعلوم حسینیہ آکولہ کو کہ انھوں نے حضرت مخدوم ومحترم کے مکتوبات وملفوظات کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا ہے جو انشاء اللہ بہت مفید اور نافع ہے۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہٗ۔ چھتہ مسجد، دیوبند

۱۴۱۵/۸/۱۷ بقلم محمد سلمان

مکتوب گرامی

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی مدظلہ العالی
بانی ومہتمم جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ، یوپی

مکرمی جناب مفتی روشن شاہ صاحب دام کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا، آپ کی تصنیف کردہ تین کتابیں (۱) ملفوظات حصہ اول (۲) بیانات حصہ اول (۳) مکاتیب حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحبؒ حصہ اول موصول ہوئیں، بہت پسند آئیں۔ یہ سلسلہ آپ جاری رکھیں بہت سے لوگوں کو فائدہ پہونچے گا۔ اللہ پاک تمام موانع دور فرمائیں۔ میرے لیے دعا کرتے رہیں۔

احقر صدیق احمد
۲۰ جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ

تقریظ (ب)

نمونۂ سلف استاذ الاساتذہ حضرت اقدس مولانا عبدالحق صاحب الاعظمی مدظلہ العالی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! اکابر ومشائخ کے ملفوظات علمی خزائن ہوتے ہیں اس لیے ہر دور میں عوام وخواص کے استفادہ کی غرض سے اس کو جمع کر کے شائع کرنے کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا ہے اور اس سے بے حد فائدہ بھی ہوتا رہا ہے۔ اسی غرض کے پیش نظر عزیز مکرم جناب مولانا مفتی محمد روشن شاہ قاسمی مدرس دارالعلوم حسینیہ آکولہ مہاراشٹر رئیس المبلغین حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے علمی واصلاحی ملفوظات کو نہایت عرق ریزی کے ساتھ جمع کر کے شائع فرمارہے ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ انشاء اللہ اس قیمتی مجموعہ سے امت کو بے انتہا فائدہ ہوگا۔ بالخصوص دعوت وتبلیغ کا کام کرنے والے احباب کے لیے ایک رہنما کی حیثیت ہے۔

یہ ناکارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہٗ اس مجموعہ کو امت کے لیے ہدایت وراہنما بنائے اور مؤلف موصوف کو اس کا اجر عنایت فرمائے اور آئندہ دوسرے دینی کاموں کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین آباد

ناکارہ عبدالحق الاعظمی غفرلہ

خادم دارالعلوم، دیوبند

۱۶ شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ

(۱)

اللہ سے ہونے کا یقین اپنے اندر پیدا کرنے کا طریقہ

فرمایا ـــــ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں اپنے یقین اور جذبے اور اپنے طریقے کو بدلنے کا مطالبہ ہے، صرف یقین کی تبدیلی پر ہی اللہ پاک اس زمین و آسمان سے کئی گنا زیادہ بڑی جنت عطا فرمائیں گے، جن چیزوں میں سے یقین نکل کر اللہ تعالیٰ کی ذات میں آئے گا، ان ساری چیزوں کو اللہ پاک مسخر فرما دیں گے، اس یقین کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لیے ایک تو اس یقین کی دعوت دینی ہے، اللہ کی بڑائی سمجھانی ہے، ان کی ربوبیت سمجھانی ہے، ان کی قدرت سمجھانی ہے، انبیاءؑ اور صحابہؓ کے واقعات سنانے ہیں، خود تنہائیوں میں بیٹھ کر سوچنا ہے، دل میں اس یقین کو اُتارنا ہے جس کی مجمع میں دعوت دی ہے، یہی حق ہے اور پھر رو رو کر دعا مانگنی ہے کہ اے اللہ! اس یقین کی حقیقت سے نواز دے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۶۶۷)۔

(۲)

ہر چیز کو اللہ نے اپنی قدرت سے بنایا ہے

فرمایا ـــــ اللہ جلّ شانہٗ تمام کائنات کے ہر ذرّے کے اور ہر فرد کے خالق و مالک ہیں، ہر چیز کو اپنی قدرت سے بنایا ہے، سب کچھ ان کے بنانے سے بنا ہے، وہ بنانے والے ہیں، خود بنے نہیں اور جو خود بنا ہوا ہے اس سے کچھ بنتا نہیں، جو کچھ قدرت سے بنا ہے وہ قدرت کے ماتحت ہے، ہر چیز پر ان کا قبضہ ہے، وہ ہی ہر چیز کو استعمال فرماتے ہیں، وہ اپنی قدرت سے ان چیزوں کی شکلوں کو بھی بدل سکتے ہیں،

اور شکلوں کو قائم رکھ کر صفات کو بدل سکتے ہیں، لکڑی کا اژدہا بنا سکتے ہیں اور اژدہے کو لکڑی بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح ہر شکل پر خواہ ملک ہو یا مال کی، برق کی ہو یا بھاپ کی، ان کا ہی قبضہ ہے اور وہ ہی تصرف فرماتے ہیں، جہاں سے انسان کو تعمیر نظر آتی ہے وہاں سے تخریب لاکر دکھا دیں اور جہاں سے تخریب نظر آتی ہے وہاں سے تعمیر لاکر دکھا دیں۔ تربیت کا نظام وہی چلاتے ہیں، ساری چیزوں کے بغیر ریت پر ڈال کر پال دیں اور سارے ساز و سامان میں پرورش بگاڑ دیں۔ (سوانح حضرت جی رح ص۶۶۶)۔

(۳)

خدا کی قدرت سے استفادہ کا طریقہ

فرمایا ــــــ اللہ جل شانہٗ کی ذات عالی سے تعلق پیدا ہو جائے اور ان کی قدرت سے براہ راست استفادہ ہو، اس کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے طریقے لے کر آئے ہیں، جب ان کے طریقے زندگیوں میں آئیں گے تو اللہ جل شانہٗ ہر نقشے میں کامیابی دے کر دکھائیں گے۔ (سوانح حضرت جی ص۶۶۷)۔

(۴)

ہماری دنیا و آخرت کے مسائل کے حل کا طریقہ

فرمایا ــــــ اللہ جل شانہٗ نے ہماری دنیا اور آخرت کے مسائل کا حل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر زندگی گذارنے میں رکھا ہے۔ ان کے طریقے ہماری زندگیوں میں آجائیں۔ اس کے لیے محنت کی ضرورت ہے، اس محنت پر بستی والوں کو آمادہ کرنے کے لیے گشت کے لیے مسجد میں جمع کرنا ہے، نماز کے بعد اعلان کر کے لوگوں

کو روکا جائے، اعلان بستی کا کوئی با اثر آدمی یا امام صاحب کریں تو زیادہ مناسب ہوگا وہ ہم کو کہیں تو ہمارے ساتھی کر دیں۔ (سوانح حضرت جیؒ ص۷۷۳)۔

(۵)

اخلاص پیدا کرنے کا طریقہ

فرمایا ـــــ ہر عمل میں اللہ جل شانہٗ کی رضا کا جذبہ ہو، کسی عمل سے دنیا کی طلب یا اپنی حیثیت بنانا مقصود نہ ہو، اللہ کی رضا کے جذبہ سے تھوڑا سا عمل بھی بہت انعامات دلوائے گا اور اس کے بغیر بہت بڑے بڑے عمل بھی گرفت کا سبب بنیں گے، اپنی نیت کو درست کرنے کے لیے دوسروں میں دعوت کے ذریعے تصحیح نیت کا فکر و شوق پیدا کیا جائے، اپنے آپ پر عمل سے پہلے اور ہر عمل کے دوران نیت کو درست کرنے کی مشق کی جائے، میں اللہ کو راضی کرنے کے لیے یہ عمل کر رہا ہوں اور عمل کی تکمیل پر اپنی نیت کو ناقص قرار دے کر توبہ و استغفار کیا جائے اور رو رو کر اللہ جل شانہٗ سے اخلاص مانگا جائے۔

(سوانح حضرت جی ص۷۶۹)۔

(۶)

تبلیغ کیا ہے؟

فرمایا ـــــ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس صفت سے زندگی گزار رہے تھے اور جس صفت سے دین کا کام کر رہے تھے وہ صفت "تبلیغ" ہے، پہلے درجہ کی بات یہ ہے کہ طاقت اور کسی چیز پر خرچ نہ ہو، صرف اللہ پر خرچ ہو، جتنی یہ چیز حاصل ہو جائے (یہ اجمال ہے) پھر اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس طرح خرچ ہو (معروف) اور اس طرح خرچ نہ ہو (منکر)۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵)۔

(۷)

گناہوں سے بچنے کا نسخہ

فرمایا ـــــ نیکیوں کو گناہ سمجھ کر رونا شروع کردو، گناہوں کا دروازہ بند ہوجائے گا۔ ساری عبادات کا نچوڑ قوت دعا پیدا کرلینا ہے۔

تبلیغ سے مراد کیا ہے؟ تبلیغ کام کرنے والے کا وصف ہے، یعنی ہر عمل کو بصفت تبلیغ کرنا۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵)۔

(۸)

زندگی اللہ کے بنانے سے بنتی ہے

فرمایا ـــــ آدمی سمجھتے ہیں کہ کھیتی اور باغات سے زندگی بنتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قوم سبا کو کھیتی اور باغات کے باوجود ہلاک کردیا، اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایسے جنگل میں جہاں کھیتی اور باغات کا نشان بھی نہ تھا پال دیا۔ آج دنیا کا یقین فوج پر ہے، اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کی فوج کو حقیر پرندوں سے ہلاک کراکے اس یقین کو غلط ثابت کردیا۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۲۹)۔

(۹)

چیزیں فانی ہیں اور قدرت غیر فانی ہے

فرمایا ـــــ دنیا کی ساری چیزیں اور ساری شکلیں گھاس کے تنکوں سے لے کر ایٹم بم اور راکٹ تک اور اسی طرح ساری طاقتیں اور ساری حکومتیں قدرتِ خداوندی

کے تحت ہیں۔ یہ چیزیں خود قدرت نہیں ہیں بلکہ قدرت ان پر تصرف کرتی ہے، یہ سب چیزیں فانی ہیں، اور قدرت غیر متبدّل اور غیر فانی ہے۔ اللہ تعالیٰ چیزوں سے زندگی بناتے بھی ہیں اور بگاڑتے بھی ہیں، کامیاب بھی کرتے ہیں اور ناکام بھی کرتے ہیں، غرض جو کچھ ہوتا ہے چیزوں سے نہیں ہوتا، اللہ کے حکم اور اس کی قدرت سے ہوتا ہے۔ (تذکرہ حضرت جی ص۱۳۰)۔

(۱۰)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا منشاء کیا ہے

فرمایا ـــــ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا منشاء یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں ہوگا اور کچھ نہیں ملے گا۔ بس اللہ ہی کے کرنے سے ہوگا، اور ملے گا اور ان کا فضل و کرم جب ہوگا، جب ہماری زندگی اور چیزوں میں ہمارا لگنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہوگا۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۳۰)۔

(۱۱)

اللہ قادرِ مطلق ہیں جس چیز سے جو اثر چاہیں ظاہر کردیں

فرمایا ـــــ اللہ تعالیٰ قادر ہیں کہ جس شکل سے جو چیز چاہیں بنا دیں یا بلا کسی شکل کے محض اپنی قدرت اور حکم سے چیز بنا دیں، اسی طرح وہ قادر ہیں کہ جس چیز سے جو اثر چاہیں ظاہر کردیں۔ پانی سے چاہیں تو ڈبا دیں اور چاہیں تو تیرا دیں۔ آگ سے چاہیں تو جلا دیں اور چاہیں تو نہ جلائیں۔ غذا سے چاہیں تو پیٹ بھریں اور چاہیں تو نہ بھریں، موت کی جگہ سے چاہیں تو زندگی نکال دیں اور زندگی کی جگہ سے چاہیں تو موت نکال دیں۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۲۹)۔

(۱۲)

خدا کے نزدیک بڑی طاقتوں کی حیثیت؟

فرمایا ـــــ تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر بننا شروع کردو، جتنا بننا ہوگا بن جائے گا اور جو بننے والا نہیں ہوگا، اور بننے والوں کے لیے رُکاوٹ بنے گا خدا اسے اس طرح توڑ دے گا جیسے انڈے کے چھلکے کو توڑ دیا جاتا ہے، تم جن کو بڑی طاقتیں کہتے ہو، خدا کے نزدیک ان کی حیثیت مکڑی کے جالے کے برابر بھی نہیں ہے، اس دنیا میں پاکیزہ انسانوں کے نہ ہونے کی وجہ سے مکڑیوں کے بڑے بڑے جالے لگ گئے تھے، جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سعی سے پاکیزہ انسان بن گئے تو خدا نے عذاب کی ایک جھاڑو سے روم و فارس کے جالے صاف کر دیئے تھے بالکل یہی صورت رُوس و امریکہ کی ہوگی۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۵۰)۔

(۱۳)

ایٹم سے وہ ہوگا جو خدا چاہیں گے

فرمایا ـــــ ایٹم سے ڈرنا ایسا ہی ہے جیسے مشرکین اپنے پتھر کے بُتوں سے ڈرتے اور اُمید رکھتے تھے۔ ایٹم اور ایٹم والوں کی گردنیں قدرت کے ہاتھ میں ہیں، ایٹم سے وہ ہوگا جو خُدا چاہے گا۔ فرعون بھی "وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ وَتَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ" کہا کرتا تھا مگر خدا نے اسی پانی کو اس کے غرق و بربادی کا سامان بنا دیا۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۵۰)۔

(۱۴)

اللہ چاہے تو ہلاکت و ذلت کے سامان کو تربیت اور عزت کا سامان بنادے

فرمایا ـــــ جب کچھ نہ تھا، خدا نے سب کچھ بنا دیا اور آخر میں کچھ نہیں رہے گا،

اور پھر سب کچھ بنائے گا، وہ پیدا کرنے میں ماں باپ کا محتاج نہیں ہے۔ آدم علیہ السلام حوا علیہا السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اس کی دلیلیں ہیں، نیز قیامت کے دن بارش ہوگی اور انسان زمین سے انگوروں کی طرح نکلتے چلے آئیں گے۔ وہ چاہے تو سامانِ ہلاکت و ذلت کو ہی سامانِ تربیت و عزت بنا دے۔

ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ کو، یونس علیہ السلام کے لیے مچھلی کے پیٹ کو، اسمٰعیل علیہ السلام کے لیے زندگی کے اسباب سے خالی لق و دق بیابان کو، یوسف علیہ السلام کے لیے جیل خانہ کو اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غارِ ثور کو حفاظت، عزت اور تربیت کا سامان فرما دیا۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۵۱)۔

(۱۵)

انفرادی و اجتماعی حالات کی درستگی کا واحد سبب

فرمایا ــــــ میں دنیا کو دارالاسباب مانتا ہوں، مگر انسانوں کی اجتماعی، انفرادی کامیابی، سکون، تمکن، محبوبیت، مرجعیت، قوت اور تمام اچھے حالات کا واحد سبب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد صرف حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ اطہر سے صادر ہونے والے اعمال ہیں، جب کسی فرد، خاندان، طبقہ، جماعت، قوم یا ملک میں حضورؐ والے اعمال آجائیں گے، خدا ان کو دارین میں کامیاب کرے گا، چاہے ان کے پاس کائناتی اسباب ہوں یا نہ ہوں۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۵۱)۔

(۱۶)

اپنے اندر سورج والی باتیں پیدا کرو

فرمایا ــــــ تم دنیا میں سورج کی طرح نور کے ساتھ پھروگے تو تم سے دنیا میں نور پھیلے گا اور نور تمہارے اندر ایمان سے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم والے اعمال و اخلاق

سے اور اخلاص کے ساتھ دین کی دعوت سے آئے گا۔ سورج میں تین باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ نور کے ساتھ پھرتا ہے، دوسرے مسلسل پھرتا ہے، تیسرے یہ کہ جن کو روشنی پہونچاتا ہے ان سے خود کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا، تمہارا حال بھی یہی ہونا چاہیئے، نور کے ساتھ پھرو، مسلسل پھرو اور "لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا" کو اپنا اصول بناؤ، دعوت کے عمل سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۶۱)۔

(۱۷)

دین صرف دعوت کے راستہ کی قربانیوں سے اور دعاؤں سے چمکے گا

فرمایا ــــــ ایسوں کی ضرورت ہے جو روس اور امریکہ کی مادی فضاؤں میں بھی اسی یقین پر جمے رہیں کہ دین صرف دعوت کے راستے کی قربانیوں سے اور قربانیوں کے بعد دعاؤں سے چمکے گا، اور اس یقین پر دعوت کے راستے میں قربانیاں دیتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ اور کُن فیکونی شان پر نگاہ رکھتے ہوئے امید و یقین کے ساتھ ہدایت کی اور جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے اور ان کی وجہ سے ہدایت کا راستہ رُک رہا ہے ان کی بربادی کی دعائیں کریں، پھر یا تو ہدایت کے دروازے کھلیں گے یا وہ ہوگا جو شداد و نمرود اور فرعون و ہامان کے ساتھ ہوا۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۶۱)۔

(۱۸)

یہ مُلک و مال والا راستہ نہیں

فرمایا ــــــ جو لوگ اخلاص کے ساتھ قربانیاں دیتے رہیں گے، ان کی طرف ملک و مال والے ایک دن خود رجوع ہوں گے، وہ وقت بڑی آزمائش کا ہوگا۔ اگر ان کی نظر حکومت اور دولت پر ہوگی اور یہ سمجھا گیا کہ اب ان کی دولت اور حکومت سے دین کا کام چلے گا تو سب کیا دھرا برباد ہو جائے گا، اور اگر

ان کے ملک ومال سے نظر ہٹا کر ان کو بھی قربانی کے راستہ پر لگایا گیا تو پھر ان سے بھی بڑے آئیں گے ان کے ساتھ بھی یہی کرنا ہوگا، یہاں تک کہ حکومتوں کے صدور اور وزرائے اعظم آئیں گے، ان کو بھی اُسی راستہ پر لگانا ہوگا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ دعوت اور قربانی کا راستہ ہے ملک ومال کا راستہ نہیں ہے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۶۱)

(۱۹)

یہ خیال غلط ہے کہ ملک و مال ہاتھ میں آجانے سے اسلام چمکے گا ــــ!

فرمایا ــــ یہ خیال غلط ہے کہ ملک ومال ہاتھ میں آجانے سے اسلام چمکے گا، ملک ومال والے تو اسلام کو زندہ درگور کر رہے ہیں، آج جن کے ہاتھوں میں حکومت اور اس کے خزانے ہیں وہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے نمائندے نہیں ہیں، بلکہ قیصر وکسریٰ اور شدّاد وقارون کے نمائندے ہیں، ان سے حیاتِ اسلامی کی توقع بالکل غلط ہے، ان کو دیکھ کر تو دل کہتا ہے کہ "اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا" (اللہ اس مُردے میں اب کیسے جان ڈالے گا۔)

اسلام جب بھی چمکا ہے قربانیوں سے چمکا ہے، آج بھی قربانیوں ہی سے چمکے گا۔ اسلام کے لیے اگر قربانیاں ہوں تو یہ دشمنوں کے گھیرے میں بھی چمکتا ہے اور جب قربانیاں نہ ہوں تو اپنی بادشاہت میں مٹ جاتا ہے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۶۰)۔

(۲۰)

چیزوں کی بجائے اپنی ذات پر محنت کرے

فرمایا ــــ انسان اس دنیا میں دو چیزوں پر محنت کرتا ہے، ایک اس دنیا کی چیزوں پر دوسرے اپنی ذات پر، اس دنیا کی چیزوں پر مثلاً مکان، زمین، تجارت، کارخانے، ملازمت غرض کہ جس چیز پر محنت کی جائے گی، پورا دھیان اس طرف ہوگا،

دل انہی چیزوں میں اٹکا رہے گا، نتیجہ یہ ہوگا کہ اپنی ذات کی تکمیل رہ جائے گی، مرنے پر ان چیزوں پر کی گئی محنت ساری کی ساری دھری رہ جائے گی اور انسان اس دنیا سے بالکل خالی جائے گا۔ اور جب حشر کے میدان میں اپنی ذات پر محنت کرنے والوں کو دیکھے گا تو اپنے پر روئے گا، اتنا روئے گا کہ آنسوؤں کے دریا بہہ نکلیں گے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۶۲۵)۔

(۲۱)

اپنی ذات پر محنت کرنے کا فائدہ

فرمایا ــــــ اپنی ذات پر محنت کرنے (یعنی اپنی زبان پر محنت، اپنے کانوں پر محنت، اپنی آنکھوں پر محنت، اپنے دل پر محنت، غرض ہر حصۂ جسم پر محنت کرنے سے اس درجہ تک پہونچ جائے گا کہ صرف ایک آنکھ جھپکنے سے اس پوری کائنات سے کروڑوں درجہ زیادہ قیمتی جنت عطا کی جائے گی۔ آپ جا رہے ہیں، سامنے سے غیر محرم عورت پر نگاہ پڑی، دل نے کہا، اب اگر آنکھ اٹھائی تو برباد ہو جاؤ گے، آنکھ دوسری طرف پھر گئی۔ اس ایک بار کے پھرنے سے اللہ رب العزت وہ کچھ عطا فرمائیں گے کہ تصور ناممکن۔ ان عطا کی جانے والی چیزوں میں سے کوئی چیز بھی اگر اس دنیا میں آجائے تو پوری دنیا اسے حاصل کرنے کے لیے لڑ پڑے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۶۲۵)۔

(۲۲)

اللہ کی خاطر جمع ہونے کا فائدہ

فرمایا ــــــ محض اللہ کی خاطر یوں جمع ہونے والوں پر اللہ کے فرشتے آسمان سے زمین تک حلقہ بناتے اور سلامتی بھیجتے ہیں، اللہ کرے آج دنیا میں صرف اللہ ہی کی خاطر لوگ جمع ہوا کریں، تاکہ اللہ کی رحمتیں اس زمین پر اتریں اور انسان سکون

قلب سے ہمکنار رہوں۔ (سوانح حضرت جی رح ص۲۲۶)۔

(۲۳)

عمل سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ یہ عمل بارگاہِ نبوت میں کس طرح تھا

فرمایا ——— ہر عمل میں اس نیت سے شرکت کہ یہ عمل بارگاہِ نبوت میں کس طرح تھا، جو عمل کر رہے ہوں، اس میں یہ چھ نمبر لگا دو۔ کلمہ کی ذہنیت، نماز کا طریق، علم کی تلاش، ذکر کی کیفیت، دوسروں میں جد وجہد، اللہ کی رضا۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۷)

(۲۴)

مخلوق ہر ہر مرحلہ میں خالق کی محتاج ہے

فرمایا ——— حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سوال کے جواب میں اتنا فرمایا تھا کہ کل بتاؤں گا، اس پر وحی آئی "وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ" اور تمہاری زبان پر ہر وقت یہی رہتا ہے کہ ہم نے یہ کیا، یہ کر رہے ہیں اور ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ تم اگر کرنا چاہو تو اپنے ارادے سے مر بھی نہیں سکتے، خلق کی صفت صرف خالق میں ہے، پوری مخلوق اپنی پیدائش، ترتیب اور بقا میں ہر ہر مرحلہ پر خالق کی محتاج ہے۔ (تذکرہ حضرت جیؒ ص۵)۔

(۲۵)

خدا کے لیے کوئی کام مشکل نہیں

فرمایا ——— حضرت جی رح نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد ایک صاحب نے کہا حضرت یہ کام تو اچھا ہے مگر عالم میں پھیلا ہوا بگاڑ اس سے کیسے درست ہوگا؟ اس پر حضرت جی رح نے فرمایا، اگر میرے، یا آپ کے یا جماعت کے کرنے پر ہوتا تو سوچنے کی بات تھی، خدا کے کرنے سے ہونا، کہہ رہا ہوں، تو پھر اشکال کیا ہے؟ کیا یہ بھی کہا

جا سکتا ہے کہ یہ کام خدا کیسے کرے گا؟ (تذکرہ حضرت جی ص۵۰)۔

(۲۶)

جب تک ہم میں اخلاق نہیں آئیں گے دوسروں میں دین نہیں پھیلے گا

فرمایا ـــــ جب تک خدا کے ہونے کا یقین اور علم نبوت کے مطابق عبادات درست نہ ہو جائیں، اخلاق نہیں آتے، اور جب تک ہم میں اخلاق نہیں آئیں گے دوسروں میں دین نہیں پھیلے گا، اغراض کے لیے کسی سے کوئی سلوک کرنا اخلاق نہیں ہے، بلکہ کوئی کام بھی جب تک اس میں اخلاص نہ ہو، اس کی قطعاً کوئی قیمت نہیں ہے۔ ایک دن ایک مجلس سے اٹھے اور میرے (مفتی زین العابدین صاحب مدظلہ) کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، مفتی صاحب! عمل اخلاص کے بغیر مردار ہی تو ہے، اور دیکھو، گھروں، بازاروں، دفتروں یہاں تک کہ مدارس و مساجد میں بھی ایسے مُرداروں کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۵۳)۔

(۲۷)

غرباء اس عمل کی قوت و جان ہیں

فرمایا ـــــ غرباء اس عمل کی قوت و جان ہیں۔ جتنا غرباء میں اس عمل کا انہماک بڑھے گا، اتنا ہی اللہ رب العزت کی رحمتیں متوجہ ہوں گی اور غیبی طاقت دین کے فروغ و سرسبزی کی طرف متوجہ ہوگی۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۰۴)۔

(۲۸)

ہم نے مروجہ طریقہ پر کوئی علٰحدہ جماعت نہیں بنائی

فرمایا ـــــ ہم نے اس کام کے لیے کوئی انجمن نہیں بنائی، نہ اس کا کوئی دفتر ہے نہ رجسٹر ہے، نہ فنڈ ہے، یہ سارے ہی مسلمانوں کا کام ہے، ہم نے مروجہ طریقہ پر کوئی علٰحدہ

جماعت بھی نہیں بنائی ہے

جس طرح مسجد میں نماز کے عمل پر مختلف طبقوں اور مشغلوں والے مسلمان آکر جڑ جاتے ہیں اور نماز سے فارغ ہو کر اپنے اپنے گھروں اور مشغلوں میں چلے جاتے ہیں، اسی طرح ہم آپ سب سے کہتے ہیں کہ کچھ وقت کے لیے اپنے اپنے گھروں اور مشغلوں سے نکل کر یہ محنت اور مشق کر لیجیے، پھر اپنے گھروں اور مشغلوں میں آکر ان اصولوں کے مطابق لگ جائیے۔ آپ نے اگر یہ چیز محنت کر کے حاصل کر لی تو دنیا بھر کے سائنس والے آپ سے یہ طریقے سیکھنے آئیں گے، اور خدا نے چاہا تو آپ دنیا کے امام ہوں گے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۵۷)۔

(۲۹)

جو کچھ چیزوں سے بنتا ہوا نظر آتا ہے وہ اللہ کے حکم سے بنتا ہے

فرمایا ــــــ جو کچھ چیزوں سے بنتا ہوا اور ظاہر ہوتا ہوا نظر آتا ہے، یہ چیزوں سے نہیں بنتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور امر سے بنتا ہے، اگرچہ حقیقت ذہنوں میں پوری طرح بیٹھ جائے تو بازاروں کے نقشوں سے اساس زندگی ہٹ کر دعاؤں پر آجاتی ہے اور بڑے سے بڑا اور مشکل سے مشکل مرحلہ خداوندِ قدوس کی قدرتِ کاملہ سے آسان سے آسان بن جاتا ہے۔ (تبلیغی تحریک ص۴۱)۔

(۳۰)

اللہ کی رشتہ داری کسی سے نہیں اس کے یہاں اصول و ضوابط ہیں

فرمایا ــــــ اپنے نفسوں اور اپنی ذاتوں کو قربان کیا جائے گا تو اُمت بنے گی اور اُمت بنے گی تو عزت ملے گی، عزت اور ذلت روس اور امریکہ کے نقشوں میں نہیں، بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے اور اس کے یہاں اصول و ضوابط ہیں۔ جو شخص یا قوم یا خاندان یا طبقہ چمکانے والے اصول اور اعمال اختیار کرے گا، اس کو چمکا دینگے

اور جو مٹنے والے اصول اور اعمال اختیار کرے گا، اُس کو مٹا دیں گے۔ یہود نبیوں کی اولاد ہیں، اصول توڑے تو اللہ نے ٹھوکر مار کر اُن کو توڑ دیا۔ صحابہ کرام رضی بت پرستوں کی اولاد تھے، انہوں نے چمکانے والے اصول و اعمال اختیار کیئے تو اللہ نے ان کو چمکا دیا، اللہ کی رشتہ داری کسی سے نہیں ہے، اس کے یہاں اصول و ضوابط ہیں۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۵۹)۔

(۳۱)

آپس میں توڑ پیدا کرنے والی چیزیں

فرمایا ——— یہ تحقیر و تمسخر اور تجسس اور غیبت سب وہ چیزیں ہیں جو آپس میں تفرقہ پیدا کر کے اُمت بننے کو توڑتی ہیں، ان سب کو حرام قرار دیا گیا۔ اور ایک دوسرے کا اکرام و احترام کرنا جس سے اُمت جُڑتی ہے، بنتی ہے، اس کی تاکید فرمائی گئی اور دوسروں سے اپنا اکرام چاہنے سے منع کیا گیا کیونکہ اس سے اُمت بنتی نہیں بگڑتی ہے۔ اُمت جب بنے گی جب کہ اُمت کا ہر آدمی یہ طے کرلے کہ میں عزت کے قابل نہیں ہوں، اس لیے مجھے عزت لینی نہیں ہے، بلکہ دوسروں کی عزت کرنی ہے اور دوسرے سب لوگ اس کے قابل ہیں کہ میں ان کی عزت کروں، ان کا اکرام کروں۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۵۸)

(۳۲)

دعوت کے کام کا حق ادا کرنے پر زبردست انقلاب رونما ہوگا

فرمایا ——— ہائیڈروجن بم اور ایٹم بم سے ڈرنا ایسا ہی ہے جیسا بُت پرست اپنے بتوں سے ڈرتے ہیں، اگر تم اس دعوت والے کام میں لگنے کا حق ادا کرو تو ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم والے اپنے اسباب سمیت تمہارے غلام بن جائیں گے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۹۳)۔

(۳۳)

ساتھیوں کی خوبیوں پر ہماری نظر ہو

فرمایا ـــــ خرابیوں اور کمزوریوں سے کوئی بھی خالی نہیں، اگر دلی کو بھی دیکھو گے تو کوئی نہ کوئی کمزوری اس میں بھی ایسی ملے گی جس کی وجہ سے اس سے نفرت ہونے لگے، اس لیے صرف خوبیوں کو دیکھو، کسی کی خلوت کی زندگی پر نظر نہ ڈالو، اس کی تحقیق و جستجو میں نہ پڑو۔ (تبلیغ کا مقامی کام ص۳۲)۔

(۳۴)

حضور کے طریقے کے بغیر مال و دولت تو مل سکتے ہیں مگر سکون ہرگز نہیں مل سکتا

فرمایا ـــــ جو انسان خالق کائنات اور اصل کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جانے اور مانے بغیر کائنات کی چیزوں میں گھستے ہیں، ان کی حیثیت چوروں اور ڈاکوؤں کی ہے انھیں مال و دولت تو مل سکتے ہیں، مگر سکون و محبوبیت ہرگز ہرگز نہیں مل سکتی ـــــ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ خود کائنات کی بقاء صرف اسی وقت تک ہے جب تک اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال موجود ہیں۔ جب ان کے اعمال میں سے کوئی بھی عمل نہ رہے گا، اُس وقت اس مردہ کو دفن کر دیا جائے گا۔ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ الآیہ۔

(تذکرہ حضرت جی رح ص۵۱)۔

(۳۵)

آنکھ صرف ہر چیز کی صورت دیکھتی ہے حقیقت کو نہیں

فرمایا ـــــــ محنت کے دو میدان ہیں، ایک زمین اور زمین سے پیدا ہونے والی چیزیں، دوسرے ایمان اور ایمان والے اعمال۔

پہلی محنت کا معاوضہ دنیا میں ملتا ہے، لیکن ایسا نہیں ملتا کہ محنت کرنے والے اس پر خوش اور مطمئن ہوں۔

دوسری محنت کا معاوضہ دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ بھرپور دے گا۔ یہاں جو کچھ نظر آتا ہے وہ بہت ناقص ہے۔

بے چاری آنکھ کا حال یہ ہے کہ وہ ہر چیز کی صرف صورت کو دیکھتی ہے حقیقت کو نہیں۔ کسی جسمانی چیز کی صرف اوپر سے نظر آنے والی سطح اور شکل کو دیکھ سکتی ہے، اس کی روح کو نہیں دیکھ سکتی، حد یہ ہے کہ خود اپنے کو نہیں دیکھ سکتی، اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام جو نظر نہیں آتا وہ لاکھوں کروڑوں درجہ زیادہ وسیع ہے۔

پھر آنکھ نہ کسی چیز کا اول دیکھتی ہے، نہ آخر، صرف اس کا حال دیکھتی ہے، ہر چیز شروع میں مٹی تھی، آخر میں پھر اس کو مٹی ہونا ہے، آنکھ نے نہ اس وقت کو دیکھا جبکہ وہ پہلے مٹی تھی، نہ وہ اس وقت کو دیکھ رہی ہے جب وہ پھر مٹی ہوگی۔ بلکہ صرف اس کو موجودہ شکل میں دیکھا ہے، جب کسی چیز کو دیکھو تو سوچو کہ کچھ نہیں، یہ پہلے مٹی تھی، اللہ کی قدرت سے اس کی یہ شکل بن گئی ہے، اور پھر ایک دن اس کو مٹی ہو جانا ہے، اپنے بارے میں بھی یہی سوچو۔ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے:۔

"مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى"

نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے رکھے گئے ہیں، اس کی یہ بھی حکمت ہے کہ جب پہلے سجدے میں جائے تو یاد کرے کہ میں اسی زمین کی مٹی سے بنایا گیا ہوں

پھر دوسرے سجدے میں یاد کرے کہ زندگی کی میعاد ختم کرکے مجھے پھر اسی زمین کا پیوند ہوجانا ہے، اور پھر اس سے اٹھ کر اللہ کے حضور میں پیش ہونا ہے اور اپنی زندگی کا حساب دینا ہے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۷۳)

(۳۶)

اصل چیز اللہ کا فیصلہ اور اس کی مدد ہے

فرمایا ـــــ انبیاء علیہم السلام کا پیغام، اور تجربہ یہ ہے کہ مسئلوں کا حل اور کامیابی نہ مال میں ہے نہ حکومت میں، نہ اکثریت میں، بلکہ اللہ کے امر سے وابستہ ہوجانے میں اور اس کی راہ میں مجاہدہ کرنے میں ہے۔

قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کے جو واقعات بیان فرمائے گئے ہیں۔ ان سب کا حاصل اور خلاصہ یہی ہے۔ حضرت نوح ؑ اور ان کی قوم کا واقعہ، حضرت ابراہیم ؑ اور ان کی قوم اور نمرود کا واقعہ، اسی طرح حضرت موسیٰ ؑ اور فرعون وقارون کا واقعہ قرآن مجید میں پڑھیے اور غور کیجئے۔ ان سب واقعات کی روح یہی ہے کہ اکثریت اور دولت و حکومت کچھ نہیں، اصل چیز اللہ کا فیصلہ اور اس کی مدد ہے اور وہ ان بندوں کے ساتھ ہے جو اس کے ہوجائیں اور اس کی راہ میں قربانیاں دیں۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۷۰)۔

(۳۷)

اللہ تعالیٰ کی مدد کب آتی ہے؟

فرمایا ـــــ اللہ تعالیٰ کی مدد ذاتوں اور شخصیتوں کی وجہ سے نہیں آتی، بلکہ ان کے اعمال اور اخلاق اور اوصاف کی وجہ سے آتی ہے، اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مدد فرمائی، اسی طرح آپ ؐ کے صحابہ کرام ؓ اور بعد میں اولیاء کرام ؒ پر اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہوئے، اور ان کی جو مدد میں فرمائی گئیں وہ ان کی شخصیتوں

کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے اعمال اور خاص کر اللہ کے لیے ان کی قربانیوں اور دین کے راستہ کی ان محنتوں کی وجہ سے فرمائی گئی۔ آج بھی جو کوئی اللہ کی وہ مدد یں چاہے وہ ان کے والے اعمال اور ان کی والی قربانیوں اور محنتوں کے راستے پر پڑ جائے وہ اللہ کی مددوں کو آتا ہوا خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔

اللہ کی نصرت اور غیبی مدد کا استحقاق اسی وقت تک رہتا ہے، جب تک نظر بس اللہ پر ہو، اور یقین ہو کہ ہم سے یا کسی سے کچھ نہ ہو سکے گا، جو کچھ ہوگا، صرف اللہ کی مدد اور اس کے کرم سے ہوگا۔

غزوۂ بدر اور غزوۂ خندق میں مسلمانوں کا حال یہ تھا کہ اللہ کے سوا کوئی سہارہ اور کوئی پناہ کی جگہ ان کے سامنے نہیں تھی، اپنی کسی چیز پر ذرا بھی اعتماد نہیں تھا، اس لیے نظر صرف اللہ کے کرم اور اس کی نصرت پر تھی، تو پوری نصرت اور بھرپور مدد ہوئی، اور اس کے برخلاف غزوۂ اُحد اور غزوۂ حنین میں جب اپنی تعداد اور تیاریوں پر بھی "کچھ اعتماد" پیدا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد کا ہاتھ کھینچ لیا گیا۔ (تذکرہ حضرت جی رح صـ ۱۷۰)۔

(۳۸)

تبلیغ کا مقصد

فرمایا ــــــ مسلمانوں میں دین کی رسم اور صورت موجود ہے۔ اس تبلیغی جدوجہد کا مقصد یہ ہے کہ ان میں دین کی روح اور حقیقت آجائے، ان میں دین کے منتشر اجزاء موجود ہیں۔ تبلیغ کا مقصد یہ ہے کہ ان میں پورا دین اپنی صحیح ترتیب کے ساتھ آجائے۔

یہ چھ نمبر جن پر تبلیغ میں زور دیا جاتا ہے اور جن کی مشق کرائی جاتی ہے، ان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان صحیح ترتیب کے ساتھ دین پر پڑ جائیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام اور آخرت کے ثواب و عذاب پر نظر رکھ کر زندگی گذارنا ان کا مزاج بن جائے

(تذکرہ حضرت جی رح ص۱۷۱)

(۳۹)

ہمارے مسائل کب ٹھیک ہوں گے؟

فرمایا ——— "جس چیز پر اللہ پاک طاقت لگوانا چاہتے ہیں اس میں لگنے سے تو مسائل ٹھیک ہوتے ہیں، اور جن مخلوقات پر انسان از خود طاقت خرچ کرتا ہے، اس سے مسائل بگڑتے ہیں، انفرادی بھی بگڑتے ہیں اور اجتماعی بھی۔ طاقتیں جب مخلوق پر خرچ ہونے لگیں تو خدا کا غضب نازل ہوتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو ایک دوسرے کے ہمدرد ہوتے ہیں وہ جان لیوا ہو جاتے ہیں"۔ (سوانح حضرت جی رح ص۴۰۷)۔

(۴۰)

ہر حال میں اللہ ہی سے رابطہ قائم کیا جائے

فرمایا ——— جو کچھ بھی ہے زمین سے آسمان تک اور جو اس وقت موجود ہے اور جو آگے آنے والا ہے، ساری ہی چیزیں اللہ کی مخلوق ہیں اور سارے احوال بھی اس کی مخلوق ہیں تو بس جب کچھ لینا ہو اس کے لینے کے لیے اللہ ہی پر طاقت صَرف کی جائے، اگر خوف سے گھبراہٹ ہے تو بھی اللہ ہی سے رابطہ پیدا کیا جائے۔ جس خوف کو اللہ پاک سے ہٹواؤ گے وہ ہمیشہ کے لیے ہٹ جاوے گا، اگر مخلوق پر طاقت صَرف کر کے کوئی چیز حاصل کی تو وجود اس کا بھی اللہ تعالیٰ ہی کے پیدا کرنے سے ہوگا، تاہم مخلوق کے واسطے سے آنے کی صورت میں وہ فانی ہوگی۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ لے، بلکہ مخلوق سے لے تو اس کو بہت ہی پچھتانا پڑے گا۔

(سوانح حضرت جی رح ص۴۰۷)

(۴۱)

دعوت کی محنت کا مقصد

فرمایا ــــــ تبلیغ کا مقصد کسی خاص چیز کی اشاعت نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعہ ہمیں ہر اس چیز کو زندہ کرنا ہے جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی فلاح کے لیے لے کر آئے اور تدریجی طور پر ہم مسلمانوں کی استعداد کے مطابق عمل پر ڈالتے رہے، اس سب کی بنیاد اللہ کی رضا کے لیے گھر بار چھوڑنے کی عادت کو عمومیت دینا ہے، جتنی یہ چیز عام ہوجائے گی حق تعالیٰ کی رحمت کی بارشیں عام طور پر نازل ہونی شروع ہوجائیں گی۔ (سوانح حضرت جی رح ص ۷۴۷)

(۴۲)

محنت کی بقدر ہدایت پھیلے گی

فرمایا ــــــ محنت کی سطح جتنی بلند ہوتی جائے گی، اتنی ہی خدا کی طرف سے ہدایت کی تقسیم عام ہوتی جائے گی، وہ محنت جب ختم ہوجاتی ہے تو ہدایت مسلمانوں میں سے نکلنا شروع ہوجاتی ہے۔ پہلے ہدایت کاروبار اور معاشرت میں سے نکلتی ہے کہ کاروبار میں جو دین کے احکامات ہیں، ان کو چھوڑ کر دوسرے طریقوں سے کاروبار چلانے لگتے ہیں، پھر فرائض نکلتے ہیں اور پھر مختلف برائیاں داخل ہونے لگتی ہیں، حتیٰ کہ مسلمان دین سے نکلنے لگتے ہیں، اور جب یہ دین کی محنت کی جاتی ہے تو ہدایت خدا تعالیٰ کی طرف سے آنی شروع ہوتی ہے، پھر جس درجے میں محنت ترقی کرتی جائے گی، ہدایت پھیلتی جائے گی۔

(سوانح حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ
ص ۷۴۴)

(۴۳)

آلِ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کون ہوں گے؟

فرمایا ـــــ جب یہ قربانیاں کمال تک پہونچیں گی تو ان قوموں کو آپ کے ذریعے ہدایت ملے گی جو آسمان پر اُڑ رہی ہیں اور ہم غریبوں کی طرف دیکھتی بھی نہیں اور وہ مسلمان جو زندگی کے کسی شعبے میں بھی اسلام کی بات سننے کو تیار نہیں وہ اپنے تمام کاموں کو اسلام کے احکامات کے موافق بنائے گا، اور آپ حضرات کی قربانیوں کا بدلہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حوضِ کوثر پر کھڑے ہو کر دلوائیں گے، جہاں آپؐ نے انصار سے ملنے اور ان کی قربانیوں کا صلہ دلوانے کا وعدہ فرمایا ہے، بشرطے کہ یہ طے کرلو کہ خُدا تعالیٰ جو کچھ ان محنتوں کے بعد دے گا وہ حاصل کر کے دوسروں کو دیں گے اور خود نہ لیں گے، ایسا کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک پائی جائے گی، کیوں کہ آپ قربانیوں کے دَور میں صحابہ کرام رضؓ کے ساتھ تھے، اور جب نعمتیں ملنے کا وقت آیا تو آپؐ تشریف لے گئے، اور صرف آخرت پر نگاہ رکھیں گے، وہی حضرات آخرت میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہوں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔
(سوانح حضرت جی رح ص۴۶۷)۔

(۴۴)

تین دن لگانے پر تیس دن کا ثواب

فرمایا ـــــ اپنے شہر یا بستی کے قریب دیہات میں کام کی فضا بنے، اس کے لیے ہر مسجد سے تین یوم کے لیے جماعتیں پانچ کوس کے علاقے میں جائیں، ہر دوست مہینے میں تین یوم پابندی سے لگائے۔ "اَلْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا" کے مصداق تین دن پر حکماً تیس دن کا ثواب ملے گا۔ پورے سال ہر مہینے میں تین دن لگائے تو سارا سال اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔ اندرونِ ملک کے تقاضے پورے

ہوتے رہیں اور اپنی مشق قائم رہے اور جاری رہے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۲۷۲)۔

(۴۵)

غیر مسلم اسلام میں کب داخل ہوں گے؟

فرمایا ــــــ دعوت کے نقشہ کے ساتھ غیر مسلم اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۲)۔

(۴۶)

مذہب کو لوگ مجمع سے قبول کرتے ہیں!

فرمایا ــــــ دعوت کا کامل نقشہ یہ ہے کہ دعوت دینا اور اس کے مطابق زندگی بنانا، دعوت کی نقل و حرکت شخصی نہ تھی مجموعی تھی۔ اور لوگ مذہب جو قبول کیا کرتے ہیں، شخصوں سے نہیں کیا کرتے بلکہ مجمع سے کیا کرتے ہیں، مذہب مجموعہ کو ایسا بنانے والا ہے عملی زندگی ہے۔ افراد ان غیر مسلموں کے یہاں بھی ریاضت و مجاہدہ والے ملتے ہیں اگر ہماری بات سے متأثر ہو کر جائیں اور اپنے مجمع سے بات کریں تو وہ کہیں گے کہ اگر مسلمانوں کے یہاں افراد ایسے ہیں تو ہمارے یہاں بھی ہیں۔ وہ بھی اپنے افراد کی تاریخ نکال دیں گے چاہے وہ واقع میں نہ ہوں۔

دعوت جو چلے گی وہ ایک آدمی کے دینے سے نہ چلے گی، اجتماعی زندگی لائیں گے اس میں کھانا پینا، عادات، نظریات، تخیلات، حاکموں اور غریبوں کے ساتھ کو دیکھیں گے اپنی مدد خود کرنے کو دیکھیں گے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۳)

(۴۷)

بستی حضرت نظام الدین میں مشورہ کے لیے بلانے کی وجہ

فرمایا ــــــ پہلے سے کیونکہ بستی نظام الدین سے کام ہو رہا ہے، اس لیے

ان سے مشورہ کرنے کے لیے ان کو بلاتے ہیں، اس کام کو جنھوں نے ابتدا میں کیا ہے کچھ یہاں ہیں، کچھ وہاں ہیں اور کچھ مکہ مکرمہ میں ہیں۔ اب وہ کام کرنے والے آپس میں مذاکرہ کرتے ہیں۔ اس کام کے اصولوں پر جمانے کے لیے کیونکہ وہ کام کرنے والے ہیں اس لیے ان کو مشورہ کے لیے بلاتے ہیں۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۵)۔

(۴۸)

رزائل سے حفاظت کا سبب

فرمایا ــــــ غرباء اور کس پرس طبقات میں کام کرنا بہت سے رزائل سے حفاظت کا اہم سبب ہے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۲)۔

(۴۹)

علماء کی، تبلیغ میں کم شرکت کرنے کی وجہ

فرمایا ــــــ کام کی اہمیت جن لوگوں کے ذہن میں آجاتی ہے اور کام کی نوعیت جن کے ذہن میں آجاتی ہے وہ اس کام میں شامل ہوجاتا ہے، اس میں علماء بھی ہیں اور عوام بھی ہیں اور علماء کے ذمہ دوسرے دین کے کام بھی ہیں، اس لیے اس میں کم شرکت کر پاتے ہیں۔

آپ جو آدمی بھیجنا چاہیں گے ہم ان کو سکھانے میں سمجھانے میں آپ کی مدد کریں گے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۵)

(۵۰)

کام کرنے والے احباب کا یقین کیسا ہونا چاہیئے؟

فرمایا ــــــ کام یہ ہے کہ کام کرنے والے کا اس ذات پر یقین قائم ہوجائے جس کے کرنے سے کام ہوگا یعنی اللہ جل جلالہٗ کی ذات پر اور اس کی حیثیت کام

کرنے والے پر ایسی منکشف ہو کہ اپنی ذات اور کوئی دوسری ذات دکھائی نہ دے، دوسرا یقین یہ ہو کہ جب میں ظاہر و باطن سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر آجاؤں گا تو اللہ رب العزت دنیا و آخرت میں اچھے حالات لائے گا۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۴۹)۔

(۵۱)

یہ کام رواجی طریقوں کے خلاف ہے

فرمایا ——— حقیقت میں یہ کام رواج کے بالکل خلاف ہونے کی بنا پر مشکل معلوم ہوتا ہے، لیکن تھوڑی سی محنت و مجاہدہ کے بعد اس کے سارے اصولوں کی رعایت کرنے پر بہت ہی آسان ہے بلکہ رواجی طریقوں سے کرنے پر بے انتہا مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں، اگرچہ بظاہر رواجی طریق میں سہولت نظر آتی ہے، اس بنا پر اس بات کی اجتماعی طریق سے پوری کوشش فرمائی جاوے کہ کام منہاج نبوت سے ہٹنے نہ پائے اور اپنی سادگی کے ساتھ دن کی محنتوں اور رات کی دعاؤں کی مقدار بڑھتی چلی جائے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۰۸)۔

(۵۲)

اجتماعات کیسے کیے جائیں؟

فرمایا ——— اس کام میں اجتماعات نہ بنیاد ہیں نہ مقصود، بلکہ اپنے نہج سے نہ ہونے کی بنا پر مضر ہیں، اس لیے ماہانہ اجتماعات بالکل نہ کیے جاویں۔ ہر جگہ مقامی اجتماعات ہفتہ واری اپنی نوعیت کے ساتھ یعنی پوری شب بیداری ہوئے اور اوقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کیے جاویں۔
(مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۰۸)

(۵۳)

تبلیغ کا مقصود کیا ہے؟

فرمایا ـــــ تبلیغ کا مقصود تو تعدیہ کی مشق کرتے ہوئے ایک طریقہ حیات کو سیکھنا ہے، جس میں ہر عمل کے موقع پر اس کے امر کے ذریعے توجہ الی اللہ پیدا ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم والے طریقہ حیات کے ساتھ تعدیہ و فروغ والی شکلوں سے موت کے بعد کی نجات و سرسبزی کے حصول کے لیے اس کو کر لیا جاوے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۵۹)۔

(۵۴)

حقیر چیز قربان کرنے پر زبردست خیر کی اُمّید

فرمایا ـــــ جان و مال کی حقیر سی پونجی اللہ کے راستہ میں جھونک دینے پر صرف محنت و مجاہدہ کرنے والوں کے لیے ہی نہیں، بلکہ عام انسانوں تک کے لیے ہدایت کے دروازے کھل جانے کی پوری توقعات اور اُمیدیں ہیں۔

(۵۵)

تبلیغی راہ میں بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح دُعا قبول ہوتی ہے

فرمایا ـــــ اس راستے میں محنت کرنے والوں کی دعائیں بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کی دعاؤں کی طرح قبول ہوتی ہیں، یعنی جس طرح ان کی دُعاؤں پر اللہ جل شانہٗ نے ظواہر کے خلاف اپنی قدرت کو استعمال فرما کر ان کو کامیاب فرمایا اور باطل خاکوں کو توڑ دیا، اسی طرح اس محنت کے کرنے والوں کی دعاؤں پر اللہ جل شانہٗ ظواہر کے خلاف اپنی قدرت کے مظاہرے فرمائیں گے اور اگر عالمی بنیاد پر محنت کی گئی تو تمام اہلِ عالم کے قلوب میں ان کی محنت کے اثر سے تبدیلیاں

لائیں گے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۲۹۸)۔

(۵۶)

اصل کام کی شکل

فرمایا ــــــ اس کام کو عام کرنے کے لیے رواجی طریقوں، اخبار، اشتہار پریس وغیرہ اور رواجی الفاظ سے بھی پورے پرہیز کی ضرورت ہے، یہ کام سارے کا سارا غیر رواجی ہے، رواجی طریقوں سے رواج کو تقویت پہونچے گی، اس کام کو نہیں اصل کام کی شکل دعوت، گشت، تعلیم، تشکیل وغیرہ ہیں۔ (تبلیغی تحریک ص۴۳)

(۵۷)

دعوت کے کام کا ابتدائی نصاب

فرمایا ــــــ تبلیغ میں تھوڑی سی تربیت اپنی محنت کی کرنی ہے، کلمے نماز کا مسجد میں ماحول بنانے کی محنت، ایک دفعہ ہمت کرکے تین چلے دے دو، سال کا چلہ دیتے رہو، ہر مہینے میں تین دن کے لیے نکلتے رہو، ہفتے کے دو گشت کرتے رہو، اپنی مسجد میں تعلیم، تسبیح اور نفلوں کا اور ایمان کی دعوت کا ایک ماحول بنالو، بس اگر اتنا کرلیا سارے مسلمانوں نے مل کر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا دین زندہ ہوجائے گا۔ (حضرت جی کی یادگار تقریریں ص۱۷)

(۵۸)

ذات تو ختم ہونے کے لیے ہی ہوتی ہے

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر حضرت جی مولانا یوسف صاحب رح نے مجمع سے فرمایا کہ کام کرنا ہے، ذات تو ختم ہونے کے لیے ہی ہوتی ہے لیکن حضرت جی والا کام باقی ہے وہ ہمیں اور آپ کو کرنا ہے۔ (تبلیغ کا مقامی کام ص۳۱)۔

(۵۹)

تبلیغی جدوجہد کا مقصد

فرمایا ـــــ ہمارے اس تبلیغی کام کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اللہ کے احکام کی پابندی والی زندگی گذارنے لگیں، چھ نمبروں کی پابندی اور مشق سے ان میں یہ بات آسکتی ہے ـــــ لیکن ان نمبروں کے الفاظ سے جو مطلب عام لوگ سمجھتے ہیں، اس سے یہ مقصد پورا نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ان کا جو مطلب ہم سمجھتے ہیں اور بتاتے ہیں، اس کے مطابق کرنے اور لگنے سے انشاء اللہ وہ بات پیدا ہوجائے گی کہ جسمانی تکلیفوں اور مالی نقصانوں کے باوجود اور نفس کی خواہشات کے خلاف ہونے کے باوجود لوگ اللہ کے احکام پر چلیں گے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۷۲)۔

(۶۰)

تبلیغی کام سے دینی ماحول بنے گا

فرمایا ـــــ اس کام سے ماحول بنے گا اور کسی کے دل میں درد پیدا ہوگا اور فکر لگے گی کہ یہ اُمت کس طرح یہود و نصاریٰ کے ہاتھ سے چھوٹے اور اس کی درد بھری آہ وزاری پر منجانب اللہ اس امت کے دوبارہ چمکنے کی صورت پیدا ہوگی، جیسے تاتاریوں کے زمانے میں بائیس لاکھ مسلمانوں میں سے سترہ لاکھ مسلمانوں کو شہید کردیا گیا تھا، پھر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نوراللہ مرقدہٗ کے فکر پر دروازہ کھلا ـــــ اکبر کے دینِ الٰہی پر حضرت مجدد الفِ ثانی قدس اللہ سرہٗ کے ہاتھوں دروازہ کھلا۔ (سوانح حضرت جی رح ص۶۳۲)۔

(۶۱)

یورپ وامریکہ کے ملکوں میں محنت کرنے کے لیے کیسے افراد ہوں؟

فرمایا ـــــ یوروپ وامریکہ کے مادہ پرست ملکوں میں جاکر دعوتِ دین کا کام

کرنے والے ایسے اور اہلِ یقین مردانِ خدا کی ضرورت ہے جو ان ممالک کی زرق برق اور پرکشش زندگی اور معاشرت کو دیکھ کر اپنی رال نہ ٹپکائیں، بلکہ خلافِ اسلام زندگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اعمال کے خلاف ہوتا ہوا دیکھ کر اپنے آنسو گرائیں۔ (سوانح حضرت جی رح ص۵۱۷)۔

(۶۲)

دین کا نقشہ ان چیزوں پر عمل کرنے سے وجود میں آئیگا

فرمایا ــــــ پانچ چیزوں پر جب اعمال آجائیں گے تو دین کا نقشہ وجود میں آجائے گا۔ (۱) یقین کی خصوصیت۔ (۲) علم کی شکل۔ (۳) خدا کا دھیان۔ (۴) رضاء الٰہی کا جذبہ اور (۵) نفس کا مجاہدہ۔

پہلے درجہ میں عبادات مطلوب ہیں۔ دوسرے درجہ میں اَخلاق ہیں۔ تیسرے درجہ میں معاشرہ ہے۔ اب ان عبادات کو ان پانچ پر لانے کے لیے سب سے پہلے محنت کی جائے گی اور ان پانچ باتوں کو عبادات میں زندہ کیا جائے گا، عبادات ان پانچوں پر زندہ ہوں گی، بقیہ شعبوں میں یہ پانچوں چیزیں چل جائیں گی، اور جب زندگی کے شعبے ان پانچ کے ساتھ چلنے لگیں گے تو عبادات کی طرح بقیہ شعبے بھی خدا کی مددوں کے نزول کا باعث بنیں گے۔ بس تبلیغ کا طریقۂ کار ان اپنی عبادات کو ان پانچ کے مطابق ہونے کی محنت کرتے ہوئے دوسروں کو ان پانچ باتوں کے ساتھ عبادات کی مشق کی طرف کھینچنا ہے، اس کے لیے مقام پر محنتیں کرنی ہیں اور اسی کے لیے محنت کے لیے علاقوں میں پھرنا ہے اور ملکوں میں جانا ہے۔ (مکتوباتِ اکابر تبلیغ ص۱۴۹)

(۶۳)

یقین تو ہر وعدہ کا کرو، لیکن غرض نہ بناؤ!

فرمایا ــــــ اسلام کیا ہے؟ جان و مال کا خدا پر خرچ۔ عبادت کیا ہے؟ تجرُّد

کے ساتھ خدا کا عمل۔ نماز کیا ہے؟ خدا سے لینا۔ دعوت کیا ہے؟ مخلوق کو دینا۔
یقین تو ہر وعدہ کا کرو، لیکن غرض نہ بناؤ (وجہ عمل وعدہ نہ ہو بلکہ اللہ کی رضا ہو)۔
(مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۸)۔

(۶۴)

اجتماعات میں لوگوں کو کس بنیاد پر لایا جائے؟

فرمایا ـــــ اجتماعات پر لوگوں کو صرف میری زیارت یا دعا کی خاطر نہ لایا کرو، بلکہ اللہ کی رضا، دعوت کی عظمت اور آخرت کے اجر و ثواب کی بنیاد پر آمادہ کر کے لایا کرو۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۹۲)۔

(۶۵)

کامیابی کا دار و مدار کس پر ہے؟

فرمایا ـــــ نماز صرف اعمالِ نبوت کا مجموعہ ہے، اسے تمام کائناتی اعمال کو چھوڑ کر بلکہ ان سے دُور ہو کر مسجد میں ادا کرنے کا حکم ہے، اور نماز میں کائناتی اعمال تجارت وغیرہ کو صرف چھوڑنے کا حکم ہی نہیں ہے بلکہ نماز میں ان کا خیال کرنا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے اور پوری کائنات سے یکسوئی والے عمل کی طرف "حی علی الفلاح" سے پکارا گیا ہے، یہ عمل گویا اس یقین کی مسلسل مشق کراتا ہے کہ کامیابی کا دار و مدار صرف اعمالِ نبوت پر ہے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۳۲۷)۔

(۶۶)

نماز کو چاندار بنانے کا طریقہ

فرمایا ـــــ اللہ جل شانہٗ کی قدرت سے براہِ راست فائدے حاصل کرنے کے لیے نماز کا عمل دیا گیا ہے، سر سے لے کر پیر تک اللہ کی رضا والے مخصوص

طریقے پر پابندیوں کے ساتھ اپنے کو استعمال کرو، آنکھوں کا، کانوں کا، ہاتھوں کا، زبان کا اور پیروں کا استعمال ٹھیک ہو، دل میں اللہ کا دھیان ہو، اللہ کا خوف ہو، یقین ہو کہ نماز میں اللہ کے حکم کے مطابق میرا ہر استعمال تکبیر و تسبیح، رکوع و سجدہ، ساری کائنات سے زیادہ انعامات دلانے والا ہے، اسی یقین کے ساتھ نماز پڑھ کر ہاتھ پھیلا کر مانگا جائے تو اللہ جل شانہٗ اپنی قدرت سے ہر ضرورت کو پوری کریں گے۔ ایسی نماز پر اللہ پاک گناہوں کو معاف بھی فرما دیں گے، رزق میں برکت بھی دیں گے، طاعت کی توفیق بھی ملے گی، ایسی نماز سیکھنے کے لیے دوسروں کو خشوع وخضوع والی نماز کی ترغیب و دعوت دی جائے، اس پر آخرت اور دنیا کے نفعے سمجھائے جائیں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ صحابہ رضؓ کی نماز کو سنانا، خود اپنی نماز کو اچھا کرنے کی مشق کرنا، اہتمام سے وضو کرنا، دھیان جمانا، قیام میں، قعدہ میں، رکوع میں، سجدے میں بھی دھیان کم از کم تین مرتبہ جمایا جائے کہ اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں، نماز کے بعد سوچا جائے کہ اللہ کی شان کے مطابق نماز نہ ہوئی، اس پر رونا اور کہنا کہ اے اللہ ہماری نماز میں حقیقت پیدا فرما۔ (سوانح حضرت جی رح ص۷۶۷)۔

(۶۷)

علم و ذکر کی صفت اپنے اندر پیدا کرنے کا طریقہ

فرمایا ——— علم سے مراد یہ ہے کہ ہم میں تحقیق کا جذبہ پیدا ہو جائے، میرے اللہ مجھ سے اس حال میں کیا چاہتے ہیں اور پھر اللہ کے دھیان کے ساتھ اپنے آپ کو اس عمل میں لگا دینا، یہ ذکر ہے جو آدمی دین سیکھنے کے لیے سفر کرتا ہے، اس کا یہ سفر عبادت میں لکھا جاتا ہے، اس مقصد کے لیے چلنے والوں کے پیروں کے نیچے ستر ہزار فرشتے اپنے پَروں کو بچھاتے ہیں، زمین و آسمان کی ساری مخلوق ان کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے شیطان پر ایک عالم ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے، دوسروں میں علم کا شوق پیدا کرنے کی کوشش کی جائے، فضائل سنائے جائیں، خود تعلیم کے حلقوں میں بیٹھا جائے، علماء

کی خدمت میں حاضری دی جائے، اس کو بھی عبادت یقین کیا جائے اور رو رو کر مانگا جائے کہ اللہ جل شانہٗ علم کی حقیقت عطا فرما دیں۔ ہر عمل میں اللہ جل شانہ کا دھیان پیدا کرنے کے لیے اللہ کا ذکر ہے، جو آدمی اللہ جل شانہٗ کو یاد کرتا ہے، اللہ جل شانہٗ اس کو یاد فرماتے ہیں، جب تک آدمی کے ہونٹ اللہ کے ذکر میں ہلتے رہتے ہیں، اللہ جل شانہٗ اس کے ساتھ ہوتے ہیں، اللہ پاک اپنی محبت و معرفت عطا فرماتے ہیں، اللہ کا ذکر شیطان سے حفاظت کا قلعہ ہے، خود اللہ جل شانہٗ کا دھیان پیدا کرنے کے لیے دوسروں کو اللہ کے ذکر پر آمادہ کرنا، ترغیب دینا، خود دھیان جما کر کہ میرے اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں ذکر کرنا اور رو رو کر دعا مانگنا کہ اے اللہ مجھے ذکر کی حقیقت عطا فرما۔ (سوانح حضرت جی رح ص۷۶۸)۔

(۶۸)

علم کا استعمال صحیح نہ ہو تو خسارہ ہے

فرمایا ــــــ ایک علم کا صحیح ہونا ہے، اور ایک صحیح علم کا استعمال صحیح ہونا ہے۔ اگر علم صحیح ہو اور اس کا استعمال صحیح نہ ہو تو یہ خسارے کی بات ہے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۴۵)۔

(۶۹)

بخاری شریف کے ختم پر حضرت جی رح کا بیان!

فرمایا ــــــ برہمن بڑیا میں مدرسہ میں بخاری شریف کے ختم پر فرمایا: "بھائیو! آپ نے بخاری ختم کی، علم حاصل ہوا، اب اسی علم پر تین مقصدوں کے لیے محنت ضروری ہے، اس علم کے مطابق اپنے اندر کا یقین، اس علم کے مطابق عمل، اور اس یقین و عمل کو عالم میں پھیلانا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے علم پر ان تین پہلوؤں پر ابتدا میں محنت کی گئی تو اس زمانہ کے کائناتی نقشوں پر چلنے والا باطل روم و فارس

پاش پاش ہوگیا اور آخر میں دجّال اپنی ذات سے اتنی بڑی طاقت کا مظاہرہ کرے گا کہ اس کے مقابلہ میں موجودہ طاقتیں کچھ بھی نہیں ہیں، اس وقت مہدی علیہ السلام زمین سے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آئیں گے اور من وعن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق اس علم پر محنت کریں گے۔ اس پر اللہ جل جلالہٗ اس دجّالی طاقت کو ہلاک کردے گا۔ اور جب پہلے یہ ہوچکا اور آخر میں بھی یہ ہوگا تو پھر یہ وسوسہ کیوں ہو کہ درمیان میں کیسے ہوسکے گا۔ آج بھی وہ سب کچھ ہوسکتا ہے، بشرطے کہ ایک معتدبہ طبقہ اس علم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضؓ کی طرح محنت کرڈالے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہونے والے اعمال کو خدا تعالیٰ نے ایٹم بم سے زیادہ طاقتور بنایا ہے اور ایک ایک عمل کو عالم میں تغیّر کا ذریعہ بنایا ہے۔ صلوٰۃ الاستسقاء زمین کے حالات میں تغیّر کا ذریعہ ہے۔ صلوٰۃ الکسوف اور صلوٰۃ الخسوف چاند وسورج کے حالات بدلنے کے لیے ہیں۔ دعاء اور صلوٰۃ الحاجۃ ہر قسم کے انفرادی، اجتماعی ناموافق حالات بدلنے کے لیے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کرکے یہی ظاہر کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہونے والا عمل اتنا طاقتور ہے اور یہ اشارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تکوینی عمل تھا۔ تشریعی عمل اس سے بھی طاقتور ہیں۔ اس وقت حکومتی نقشوں والوں کی منت خوشامد ہورہی ہے کہ ہمارا علم چلادو۔ میں کہتا ہوں قرآن وحدیث ان کی منتیں کرنے نہیں آیا۔ قرآن تو ان نقشوں والوں کے وجود وعدم اور ذلّت وعزّت کے فیصلے کرنے آیا ہے۔ (تذکرہ حضرت جیؒ ص۵۱)

(۷۰)

عمومی گشت کرنے کا طریقہ

فرمایا ــــــ گشت کی اہمیت ضرورت اور قیمت بتائی جائے، اس کے لیے آمادہ کیا جائے، جو تیار ہوں ان کو اچھی طرح آداب سمجھائیں، اللہ کا ذکر کرتے ہوئے چلنا ہے، نگاہیں نیچی ہوں، ہمارے تمام مسائل کا تعلق اللہ جلّ شانہ کی ذات سے ہے

ان بازار میں پھیلی ہوئی چیزوں سے کسی مسئلے کا تعلق نہیں، چیزوں پر نگاہ نہ پڑے، دھیان نہ جائے، اگر نگاہ پڑ جائے تو مٹی کے ڈھیلے معلوم ہوں، ہمارا دل اگر ان چیزوں کی طرف پھر گیا تو پھر ہم جن کے پاس جا رہے ہیں ان کا دل ان چیزوں سے اللہ کی طرف کیسے پھرے گا، قبر کا داخلہ سامنے ہو، اسی زمین کے نیچے جانا ہے، مل جل کر چلیں، ایک آدمی بات کرے، کامیاب ہے، وہ بات کرنے والا جو مختصر بات کر کے آدمی کو مسجد میں بھیج دے۔

بھائی ہم مسلمان ہیں، ہم نے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا ہے ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ پالنے والے ہیں، نفع و نقصان، عزت و ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اگر ہم اللہ کے حکم پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر زندگی گذاریں گے تو اللہ تعالیٰ راضی ہو کر ہماری زندگی بنا دیں گے، ہم سب کی زندگی اللہ جلّ شانہٗ کے حکم کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر آجائے، اس کے لیے بھائی مسجد میں کچھ فکر کی بات ہو رہی ہے، نماز پڑھ چکے ہوں تو بھی اُٹھا کر مسجد میں بھیجدیں ضرورت ہو تو آگے نماز کو بھی مسجد میں فوری جانے کا عنوان بنالیں۔

اللہ کا سب سے بڑا حکم نماز ہے، نماز پڑھیں گے، اللہ روزی میں برکت دے گا، گناہوں کو معاف فرما دیں گے، دعاؤں کو قبول فرمالیں گے۔ بشارتیں سنائی جائیں، وعیدیں نہیں، نماز کا وقت جا رہا ہے، مسجد میں چلیئے، امیر کی اطاعت کرنی ہے، واپسی میں استغفار کرتے ہوئے آنا ہے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۲۷۳)۔

(۷۱)

گشت کے آداب

فرمایا ــــــ گشت کے آداب کا مذاکرہ کرنے کے بعد دعا مانگ کر چلیں گشت میں دس آدمی جائیں، مسجد کے قریب مکانات پر گشت کرلیں، مکانات نہ ہوں تو بازار میں گشت کرلیں، جماعت میں زیادہ آدمی ایسے ہوں جو گشت میں اصولوں کی

پابندی کرلیں، مسجد میں دو تین آدمی چھوڑ دیں، نئے آدمی زیادہ تیار ہو جائیں تو ان کو بھی سمجھا کر مسجد میں مشغول کر دیں، نئے آدمی تین چار ساتھ ہوں، مسجد میں ایک ساتھی اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہو کر ذکر و دعا میں مشغول رہے، ایک ساتھی آنے والوں کا استقبال کرے، ضرورت ہو تو وضو کروا کر نماز پڑھوا دے۔ اور ایک ساتھی آنے والوں کو نماز تک مشغول رکھے، اپنی زندگی کا مقصد سمجھائے، پونے گھنٹے (یعنی ۴۵ منٹ) گشت ہو، نماز سے سات آٹھ منٹ پہلے گشت ختم کر دیں۔ سب تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نماز میں شریک ہوں۔ (سوانح حضرت جی رح ص۴۷۷)۔

(۷۲)

خصوصی گشت کرنے کا طریقہ

فرمایا ــــــ خصوصی گشت میں اگر دیکھا جائے کہ وہ صاحب جن سے آپ ملنے گئے ہیں اس وقت توجہ سے بات سننے کے لیے تیار نہیں ہیں تو مناسب طریقہ سے جلدی بات ختم کر کے ان کے پاس سے اٹھ آنا چاہیئے اور ان کے لیے دعا کرنی چاہیئے، اور اگر دیکھا جائے کہ وہ صاحب متوجہ ہیں تو پھر پوری بات ان کے سامنے رکھنی چاہیئے۔

خصوصی گشت میں جب دینی اکابر کی خدمت میں حاضری ہو تو ان سے صرف دعا کی درخواست کی جائے اور ان کی توجہ دیکھی جائے تو کام کا کچھ ذکر کر دیا جائے (تبلیغی تحریک ص۴۵)۔

(۷۳)

اسلامی معاشرہ بنانے کا طریقہ

فرمایا ــــــ مقصد یہ ہے کہ محنت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ زندہ ہو، اور زندگی کے شعبوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے نافذ ہوں، جس کی صورت یقینوں کا زندہ کرنا اور عبادات کا صحیح نہج پر قائم کرنا، اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے اَخلاق کی مشق کرنا اوران ساری چیزوں کے وجود میں آنے کے لیے علم و ذکر کی عام فضائیں قائم کرنا ہے۔

جس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اعمال جن میں بظاہر انسان کو اس دنیا کی کامیابیاں ملتی ہوئی دکھائی نہیں دیتیں، اور اللہ اور اللہ کے رسول نے ان میں کامیابیاں بتلائی ہیں، مثلاً عبادات واَخلاق، ان کو ان کی حقیقت پر لانے کے لیے محنت کرنا۔ اس یقین کی مشق کے ساتھ کہ اگر ہماری یہ عبادات حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والی پابندیوں کے ساتھ ہم میں زندہ ہوجائیں گی تو حق تعالیٰ شانہٗ اپنی قدرت سے ہمیں کامیاب کردیں گے، اور خدا کے بندوں کے ساتھ اگر ہمیں ان کے طریقوں پر پابند بن کر چلنا آجائے گا تو اللہ تعالیٰ کی نصرت وامداد متوجہ ہوں گی۔ جتنا ان عبادات واخلاق کے ان کی حقیقت پر آنے کے لیے ان کے وعدہ و وعید کا علم حاصل کرکے اس کے اوپر اس یقین کے ساتھ عبادات واخلاق اختیار کیے جائیں گے، اتنا ہی زندگی کے سارے شعبوں میں یقین کی جھلک پیدا ہوگی، پھر ان عبادات واخلاق کے جو طریقے بتلائے گئے ہیں ان کے سیکھنے، سکھانے کی شکلیں اختیار کرکے ان کی ظاہری شکلوں کو جتنا بنایا جائے گا اور اللہ رب العزت کے ذکر کے ذریعہ ان عبادات میں خشوع کی جتنی مشق کی جائے گی، جتنا ان عبادات کو اللہ رب العزت کے راضی کرنے کے جذبہ سے کیا جائے گا، اُتنا ہی ان عبادات والے وعدے وجود میں آئیں گے اور انھیں اساس پر اخلاقی زندگی وجود میں آئیگی اور پورا معاشرہ ان ہی اَساس پر دین کے طریقوں پر زندہ ہوکر رحمت وانعامات کے دارین میں حصولِ منافع کا ذریعہ بنے گا۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۴۷)

(۷۴)

حق فقر وغربت کی مشقتوں میں چمکتا ہے

فرمایا ــــــ تمام انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے زمانہ میں کسی نہ کسی نقشے کے مقابلہ پر آئے اور بتایا کہ کامیابی کا اس نقشے سے بالکل تعلق نہیں ہے۔ کامیابی کا تعلق براہِ

راست اللہ جلّ شانہٗ کی ذاتِ عالی سے ہے، اگر عمل ٹھیک ہوں گے، اللہ جلّ شانہٗ چھوٹے نقشے میں بھی کامیاب کردیں گے، اور اگر عمل خراب ہوں گے، اللہ جلّ شانہٗ بڑے سے بڑے نقشے کو توڑ کر ناکام کرکے دکھائیں گے، کامیاب ہونے کے لیے اس نقشے میں عمل ٹھیک کرو۔ ہر نبیؑ نے اپنے رائج الوقت نقشے کے مقابلے پر محنت کی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اکثریت، حکومت، مال، زراعت اور صنعت کے نقشوں کے مقابلے پر تشریف لائے، آپؐ کی محنت ان نقشوں سے نہیں چلی آپؐ کی محنت، مجاہدوں اور قربانیوں سے چلی ہے۔ باطل تعیّش کے نقشے سے پھیلتا ہے تو حق تکلیفیں اٹھانے سے پھیلتا ہے، باطل ملک و مال سے چمکتا ہے تو حق فقر و غربت کی مشقتوں میں چمکتا ہے، جتنے فتنے ملک و مال اور تعیّش کی بنیاد پر لائے جاتے ہیں، ان کا توڑ حق کے لیے فقر و غربت اور تکالیف برداشت کرنے میں ہے، اب اس کام کے ذریعہ اُمت میں مجاہدہ اور قربانی کی استعداد پیدا کرنی ہے، اس کام کے لیے بہت بڑا خطرہ یہ ہے کہ اس کو نقشوں پر منحصر کردیا جائے۔ اس سے کام کی جان نکل جائے گی۔ اس کام کی حفاظت اس میں ہے کہ کام کرنے والے اس کام کے لیے تمام میسّر نقشوں کو بھی قربان کرتے ہوئے مجاہدے والی شکلوں کو قائم رکھیں اور کسی صورت میں مجاہدہ والی شکلوں کو ختم نہ ہونے دیں، غریبوں میں اپنی محنت کو بڑھایا جائے پیدل جماعتیں چلائی جائیں، لوگ آئیں گے کہ یہ ہمارا پیسہ دین کے کام میں خرچ کرلیجئے، پھر نقشہ کی قربانی دینی ہوگی، کہہ دیجئے کہ جناب یہاں اس کام میں خرچ کرنے کا صحیح اور پاک طریقہ وجذبہ سکھایا جاتا ہے پھر محل تلاش کرکے خود ہی خرچ کردیجئے گا، یہاں تو یہ طریقہ سیکھ لیجئے

اس کام کی تعمیم کے لیے رواجی طریقوں، اخبار، اشتہار، پریس وغیرہ اور رواجی الفاظ سے بھی پورے پرہیز کی ضرورت ہے۔ یہ کام سارا غیر رواجی ہے، رواجی طریقوں سے رواج کو تقویت پہونچے گی، اس کام کو نہیں۔

اصل کام کی شکلیں، دعوت، گشت، تعلیم، تشکیل وغیرہ ہیں، مشوروں کی ضرورت ہو تو مناسب دوستوں کو الگ کرکے مشورہ کرلیا جائے، ایسا نہ ہو کہ مشورہ کرنے والوں

کا کسی موقع پر عمومی اعمال سے جوڑ نہ رہے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۸۰)

(۷۵)

تعلیم کے آداب اور اُس کا طریقہ

فرمایا ـــــ تعلیم میں دھیان، عظمت، محبت، ادب اور توجہ کے ساتھ بیٹھنے کی مشق کی جائے، سہارا نہ لگایا جائے، باوضو بیٹھنے کی کوشش ہو، طبیعت کے بہانوں کی وجہ سے تعلیم کے دوران نہ اٹھا جائے، باتیں نہ کی جائیں، اگر اس طرح بیٹھینگے تو فرشتے اس مجلس کو ڈھانک لیں گے، اہلِ مجلس میں طاعت کا مادہ پیدا ہوگا، عظمت کی مشق سے حدیثِ پاک کا وہ نور دل میں آئے گا جس پر عمل کی ہدایت ملتی ہے، بیٹھتے ہی آداب اور مقصد کی طرف متوجہ کیا جائے، مقصد یہ ہے کہ ہمارے اندر دین کی طلب پیدا ہو جائے۔ فضائلِ قرآن مجید پڑھ کر تھوڑی دیر کلام پاک کی ان سورتوں کی تجوید کی مشق کی جائے جو عموماً نمازوں میں پڑھی جاتی ہیں، التحیات، دُعائے قنوت وغیرہ کا مذاکرہ و تصحیح اجتماعی تعلیم میں نہ ہو، انفرادی سیکھنے سکھانے میں ان کی تصحیح کریں۔ اللہ پاک توفیق دیں تو ہر کتاب میں سے تین چار صفحے پڑھے جائیں، تعلیم میں اپنی طرف سے تقریر نہ ہو۔ حدیث شریف پڑھنے کے بعد دو تین جملے ایسے کہہ دیئے جائیں کہ اس عمل کا جذبہ و شوق اُبھر آئے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب علیہ الرحمۃ کی تالیف فرمودہ، فضائلِ قرآن مجید، فضائلِ نماز، فضائلِ تبلیغ، فضائلِ ذکر، فضائلِ صدقات حصہ اول و دوم، فضائلِ رمضان، فضائلِ حج (ایام حج و رمضان میں)، اور مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی دام مجدہٗ کی "مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج" صرف یہ کتابیں ہیں جن کو اجتماعی تعلیم میں پڑھنا اور سننا ہے اور تنہائیوں میں بیٹھ کر بھی ان کو پڑھنا ہے۔ کتابوں کے بعد چھ نمبروں کا مذاکرہ ہو، ساتھیوں سے نمبر بیان کرائے جائیں۔ جب تعلیم شروع کی جائے تو اپنے میں سے دو ساتھیوں کو تعلیم کے گشت کے لیے بھیج دیا جائے۔ پندرہ بیس منٹ بعد وہ ساتھی آجائیں تو

دوسرے دو ساتھی چلے جائیں۔ اس طرح بستی والوں کو تعلیم میں شریک کرنے کی کوشش ہوتی رہے، باہر نکلنے کے زمانے میں روزانہ صبح اور بعد ظہر دونوں وقت تعلیم دو تین گھنٹے کی جائے اور اپنے مقام پر روزانہ اسی ترتیب سے ایک گھنٹے تعلیم ہو، یا ابتداءً جتنی دیر احباب جڑ سکیں۔ (سوانح حضرت جی رح ص۷۷۶)۔

---

(۷۶)

آں حضرت ؐ کی دعوت

فرمایا ــــــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دعوت ہے، ایک تو اس میں نقل و حرکت ہے اور نقل و حرکت اجتماعی ہے (ہر ایک) اپنا پیسہ خرچ کر رہا ہے اور آخر میں خیر خواہی مقصود ہے، ملک اور اقتدار مقصد نہیں۔ صرف یہ جذبہ کہ خدا ان سے راضی ہو جائے، تمہارے ملک و مال کے لیے نہیں آئے، بلکہ اس لیے آئے ہیں کہ جب تم ان کلیوں پر آؤ گے تو خدا تم کو چمکائیں گے پھر وہ تمہاری اجتماعی زندگی مساوات معاشرت و محبت کی زندگی دیکھیں گے تو وہ مسلمان ہوں گے۔ ایک وقتی طور پر جماعت کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا لیکن وہ مقامی آدمیوں کے ساتھ لگ گیا۔ جو مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا تھا وہ مدینہ منورہ آتے تھے تو مدینہ کے لوگ ان کو دین سکھاتے، کھانا کھلاتے تھے، تحفے بھی دیتے تھے، جب وہ واپس گئے تو ان کے قبیلوں نے دیکھا کہ مدینہ منورہ سے جو لوگ دین سیکھ کر آئے اُن کو دیکھا کہ وہ خوش حال ہو کر آئے، آپس کا تعاون سیکھ کر آئے، ان کو دیکھ کر پورا قبیلہ مسلمان ہو جاتا تھا۔ (سوانح حضرت جی رح ص۷۷۶)۔

اب بات یہ ہے کہ جب دعوت دی جاتی ہے اور لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں، جب اس کے مطابق اپنے یہاں دوسروں کی زندگی نہیں دیکھتے تو وہ مضبوط نہیں رہتے۔ تو اب اگر ہم اسلام کی دعوت دنیا میں اٹھائیں تو مسلمان کو داعی بنانا ہے، کھانا۔

کھلانے والا بنانا ہے تو غیر مسلم ہماری زندگی کو دیکھ کر مسلمان ہوں گے، ہم غیر مسلم کو دعوت دیں گے تو ہم پر اس کے فریضے آکر پڑیں گے۔ ان کو بھی دین سکھانا، کھانا کھلانا، زکوٰۃ کا ادا کرنا، غریبوں پر خرچ کرنا ہم پر لازم آئے گا، اگر ہماری ایسی فضاء نہ ہوگی تو اگر ایک فی صد مسلمان بھی ہوگیا تو ہماری زندگی دیکھ کر وہ اپنے مذہب میں واپس لوٹ جائیگا،

آج ہم مسلمان مزدور، مزدوری کے اعتبار سے باتیں کرتا ہے، آپس میں مسلم اور غیر مسلم کی تفریق کے بغیر اب یونینیں ہیں، زراعین کی، مزدوروں کی، تاجروں کی یونینیں، اب کاموں کے کرنے کے طریقے غیر مسلموں کے آگئے، ایسی صورت میں اگر کمیونسٹ کوئی تحریک اٹھائیں تو یونینوں والے اُٹھیں گے ان کے کہنے پر، اور سب ان کی طرف ہوجائیں گے۔ اسی طرح اگر سرمایہ دار کو گولی لگے تو جو اس کی مدد کو آئے گا تو یہ معلوم ہوجائے گا کہ امریکہ کے کتنے ساتھی ہیں اور کمیونسٹ کتنے ہیں۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۲)۔

(۷۷)

اسلام میں جن اعمال کا حکم دیا گیا ہے وہ چار قسم کے ہیں

فرمایا ــــــ اسلام میں جن اعمال کا حکم دیا گیا ہے اور جن کے عوض ثواب اور جنت کا وعدہ کیا گیا ہے وہ چار قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن میں اللہ تعالیٰ کی نیابت ہے مثلاً رحم کا حکم ہے، احسان کا حکم ہے، سخاوت اور فیاضی کا حکم ہے، عدل وانصاف کا حکم ہے، مجرموں کو سزا دینے کا حکم ہے۔ ان اعمال اور اخلاق کی حیثیت یہ ہے کہ دراصل یہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے افعال ہیں اور بندوں کو بھی حکم ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق یہ اعمال کریں، اور یہ صفات برتیں (تخلقوا باخلاق اللہ)

دوسری قسم کے وہ اعمال ہیں جو دراصل نبیوں کے کرنے کے ہیں اور اُمتی ان کو پیغمبروں کی نیابت میں کرتے ہیں، جیسے دین کی دعوت وتبلیغ، تعلیم وتربیت، امر بالمعروف

وہی عن المنکر اعلاء کلمۃ اللہ کی کوششیں اور اس کے راستے میں قربانی وغیرہ وغیرہ۔ یہ دراصل نبیوں والے اعمال ہیں اور نبیؑ ان ہی کاموں کے لیے بھیجے جاتے ہیں، اُمتی اِن کاموں کو کرکے نبیؑ کے مقصد کی خدمت کرتے ہیں اور ان ہی کی نصرت و نیابت میں ان راستوں پر محنت کرتے ہیں۔

تیسری قسم وہ اعمال ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنی عبدیت اور بندگی ظاہر کرنے کے لیے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قُرب اور اس کی رِضا حاصل کرنے کے لیئے کیئے جاتے ہیں، یہ شان عبادات کی ہے، نماز، روزہ، حج، قربانی، ذکر و تلاوت وغیرہ عبادات اس قسم کے اعمال ہیں۔

چوتھی قسم کے وہ اَعمال ہیں جو دراصل اپنی خواہشات اور بشری تقاضوں کے لیے کیئے جاتے ہیں، لیکن ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے احکام دیئے ہیں کہ ان کو اس طرح کرو، اس لیے یہ بھی دینی اعمال ہوگئے۔ مثلاً نکاح کرنا، بیوی بچوں کو کھلانا پلانا، کپڑے پہنانا، ان کو پیار کرنا، یا خرید و فروخت، اسی طرح کاشتکاری یا کارخانہ داری، یا محنت مزدوری، یہ سب وہ چیزیں ہیں جن کا تعلق دراصل ہماری خواہشات اور بشری ضروریات سے ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق احکام دیئے کہ ان کو اس طرح کیا جائے اور ان میں بھی ثواب رکھ دیا، اب یہ بھی دینی اعمال ہوگئے، لیکن ان کے دینی اعمال اور قابلِ ثواب ہونے کی ایک شرط تو یہ ہے کہ یہ اللہ کے دیئے ہوئے احکام اور اس کے مقرر کیے ہوئے ضابطوں کے مطابق ہوں، اور دوسری شرط یہ ہے کہ ان کی وجہ سے وہ اعمال ضائع نہ ہوں جو اُن سے مقدم اور زیادہ اہم ہیں۔ اب اگر ایک شخص اپنے کاروبار میں اور بیوی بچوں میں اس طرح مشغول ہوتا ہے کہ اس مشغولیت کی وجہ سے دین سیکھنے کے لیے اور ایمان و یقین حاصل کرنے کے لیے اور اپنی نماز کو حقیقی نماز بنانے کے لیے اور خدا سے اپنا تعلق صحیح کرنے کے لیے وقت نہیں نکال سکتا تو اس کا بیوی بچوں کو پالنا اور کاروبار میں مشغول رہنا ہرگز دینی عمل نہیں ہے بلکہ سراسر وبال ہے۔ اور "اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ

فِتْنَةً" کا مصداق ہے۔ (تذکرہ حضرت جی ص۱۷۲)۔

(۷۸)

دنیا کی ترقیات مادّہ پر محنت کا نتیجہ ہے

فرمایا ——— آج دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو ترقیاں نظر آرہی ہیں وہ مادّہ پر محنت کا نتیجہ ہے، انبیاء علیہم السلام کا راستہ روح پر محنت اور روحانی ترقی کا راستہ تھا۔ وہ اللہ کی رضا والے اعمال پر محنت کرکے اور قربانیاں دے کے اللہ تعالیٰ کی طاقت سے اپنے مسائل حل کرلیتے تھے۔

فرعون کے پاس فوج تھی، لشکر تھا اور ہر قسم کی مادّی طاقت تھی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بس روح کی ترقی والے اور اللہ کی رضا والے اعمال کے لیے تیار کیا، ان سے فرمایا کہ اے میری قوم اگر تم نے ایمان والا راستہ اختیار کیا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرو اور پورے ایمان ویقین اور اعتماد کے ساتھ اس سے مدد مانگو۔ (یٰقَوْمِ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ)۔ پارہ ۱۱

قوم نے کہا ہم نے آپ کی بات مان لی اور اللہ پر یقین و توکل کا راستہ اختیار کرلیا، اور ہم اپنے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ فرعون اور فرعونی حکومت کے ظلم وستم سے ہماری حفاظت فرمائے اور اس کافر قوم کی غلامی کی مصیبت سے ہمیں نجات دلائے۔ (رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ)۔ پارہ ۱۱

اس کے بعد قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ وحضرت ہارون علیہما السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کی ایمانی تربیت کے لیے مصر میں خاص مرکز اور عبادت خانے قائم کرو اور اقامتِ صلوٰۃ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق جوڑو اور ان کی زندگی

کو اللہ کی فرماں برداری والی زندگی بناؤ اور ساتھ ہی فرمایا کہ جب یہ باتیں عمل میں آجائیں تو قوم کو بشارت سنا دو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کرلی اور اللہ کا فیصلہ ان کے حق میں ہوگیا۔ (وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ)

حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ اللہ کے حکم کے مطابق بنی اسرائیل کی تربیت میں لگ گئے اور بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اقامتِ صلوٰۃ کا عمل اور تبدیلی کی محنت شروع کردی تو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام نے دعا کی کہ خداوندا تو نے فرعون اور فرعونیوں کو دنیا کے جو ساز و سامان دے رکھے ہیں وہ ان کے ذریعے تیرے بندوں کو گمراہ کر رہے ہیں، اے مالک تو ان کے مال و دولت کو ملیا میٹ کردے اور جھاڑو پھیر دے۔

(وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝)۔ پارہ ۱۱ سورۂ یونس

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی دعا قبول فرمائی، ان کو حکم ہوا کہ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جاؤ۔ وہ نکل گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سمندر میں راستہ بنا دیا جس سے وہ صحیح سلامت پار ہوگئے۔ فرعون نے اپنے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ ان کا تعاقب کیا اور وہ اپنے پورے لشکر کے ساتھ غرق کردیا گیا۔ یہ جو کچھ ہوا، براہِ راست اللہ قوی و قادر کی طاقت سے ہوا۔

انبیاء علیہم السلام کا راستہ یہی ہے، وہ اپنے کو اپنے ساتھیوں کو بس اللہ کے حکموں پر ڈال دیتے ہیں، اور اللہ کے راستے میں تکلیفیں اٹھاتے ہیں، قربانیاں دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و طاقت سے ان کے مسائل حل کرتا ہے۔

قرآن پاک میں اس کو "سنۃ اللہ" کہا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

کا یہ اَزلی وابدی قانون ہے

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا

(تذکرہ حضرت جی رح صـ۱۶۲)

(۷۹)

اُمّت میں پھوٹ ڈالنے والی باتیں

فرمایا ——— یاد رکھو! میری قوم اور میرا علاقہ اور میری برادری، یہ سب اُمت کو توڑنے والی باتیں ہیں، اور اللہ تعالیٰ کو یہ باتیں اتنی ناپسند ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جیسے بڑے صحابی سے اس بارے میں جو غلطی ہوئی، اس کے نتیجے میں حضرت سعدؓ کو دنیا ہی میں خمیازہ بھگتنا پڑا۔

روایات میں ہے کہ ان کو جنات نے قتل کر دیا تھا اور مدینہ میں یہ آواز سنائی دی تھی اور بولنے والا کوئی نظر نہ آیا تھا:۔

"ہم نے قبیلۂ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ رضؓ کو ہلاک کر دیا، ہم نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا جو ٹھیک اس کے دل پر لگا۔"

اس واقعہ نے مثال قائم کر دی اور سبق دیا کہ اچھے سے اچھا آدمی بھی اگر قومیت یا علاقہ کی بنیاد پر اُمت بننے کو توڑے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو توڑ کے رکھ دے گا۔

اس لیے میں کہتا ہوں کہ صرف کلمہ اور تسبیح سے اُمت نہیں بنے گی۔ اُمت معاملات اور معاشرت کی اصلاح سے اور سب کا حق ادا کرنے اور سب کا اِکرام کرنے سے بنے گی، بلکہ جب بنے گی جب کہ دوسروں کے لیے اپنا حق اور اپنا مفاد قربان کیا جائے گا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر رضؓ نے اپنا سب کچھ قربان کر کے اور اپنے اوپر تکلیفیں جھیل کے اس اُمت کو اُمت بنایا تھا۔

(تذکرہ حضرت جی رح صـ۱۵۳)۔

(۸۰)

ہمارے اسلاف کے یہاں تعارف کا طریقہ

حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ پاکستان تشریف لے گئے۔ وہاں کے کام کرنے والے پرانے احباب نے حکومت کے اعلیٰ منصب پر جو لوگ فائز تھے ان کا ایک مخصوص اجتماع کیا اور اس میں وزراء، حکومت کے اعلیٰ عہدے دار اور ممتاز ترین شخصیتوں کو جوڑا۔ حضرت جی رح بیان کرنے کے لیے ان میں تشریف لائے تو ان سب کا تعارف کرایا گیا کہ فلاں وزیر ہیں اور آپ فلاں محکمہ کے سیکریٹری ہیں۔ آپ فلاں جگہ کے ڈائرکٹر ہیں۔ جب تعارف کا سلسلہ ختم ہوا تو حضرت جی علیہ الرحمۃ نے بیان اس طرح شروع کیا:۔

فرمایا ــــــ بھائیو! ابھی آپ نے معلوم نہیں کن کن عہدے داروں کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد آپ نے چند جانوروں کا نام لے کر فرمایا ہاں اگر آپ یوں تعارف فرماتے تو شاید میں زیادہ سمجھ جاتا۔

جن حضرات نے ان لوگوں کو جوڑا تھا، ان کے سر مارے ندامت اور خوف کے جھکے ہوئے تھے کہ اس بات کا نہ معلوم اب کیا اثر ہوتا ہے۔ حضرت جی رح نے عجیب موثر اور دل نشین انداز سے فرمانا شروع کیا کہ:۔

فرمایا ــــــ میرے بھائیو! وزیر تو مسلم بھی ہوتا ہے اور غیر مسلم بھی، ڈاکٹر مسلم بھی ہوتا ہے اور غیر مسلم بھی، اسی طرح تمام عہدے داروں کا حال ہے، اس میں ہماری اور

آپ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ ہمارے اسلاف کا جب بھی تعارف کرایا جاتا تھا تو یہ نہیں کہا جاتا تھا کہ اتنی ملوں کے مالک ہیں اور اتنی کوٹھیوں کا مالک ہے اور اتنی موٹروں کا مالک ہے، بلکہ یوں تعارف ہوتا تھا کہ یہ بدری ہیں، انھوں نے احد میں حصہ لیا تھا، انھوں نے فلاں غزوہ میں حصہ لیا تھا اور یہ فلاں غزوات میں شریک ہوئے تھے، اور انہوں نے دین کے لیے یہ قربانیاں دیں، یہ تعارف کا طریقہ تھا۔
(حضرت جی رح کی یادگار تقریریں ص۷۳)۔

(۸۱)

اسلامی مزاج بنانے کا طریقہ

فرمایا ——— سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اپنے مزاج کو اسلام کے مطابق بنا لیا جائے اور یہ جب بنے گا جب اس بات کا یقین پیدا ہو جائے کہ کسی مخلوق سے کچھ نہیں ہوتا، سب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور حالات کا بنا و بگاڑ اور تعمیر و تخریب اور کامیابی و ناکامی چیزوں کے ہونے نہ ہونے سے نہیں ہوتی، بلکہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بنانے اور چمکانے کا فیصلہ جب کریں گے جب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر آجاؤں گا، تو اس راستے پر چلنے کے لیے خارجی نہیں بلکہ داخلی دولتیں چاہئیں، خدا کا یقین ہو، خدا کا دھیان ہو، خدا کا خوف ہو، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر خدا کے خزانوں کے ملنے کا اور نعمتوں کے دروازے کھلنے کا یقین ہو۔ (سوانح حضرت جی رح ص۴۱۹)۔

(۸۲)

اس کام سے جڑو، میری ذات تو فانی ہے

میواتیوں سے فرمایا ——— تم میں سے بہت سے صرف میری زیارت اور

مصافحہ کی نیت سے آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں، اس کام کی عظمت سمجھو جس کی وجہ سے خدا نے تمہارے دلوں میں میری محبت اور عقیدت ڈالی ہے، اس کام میں اپنا وقت، جان اور مال لگاؤ اور اس کام سے پیار جوڑو، میری ذات تو فانی ہے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح صـ۱۹۳)۔

(۸۳)

تقویٰ پیدا کرکے اللہ سے لینا ہی صحیح راستہ ہے

فرمایا ــــــ اب دنیا میں صرف مادہ اور مادی چیزوں پر محنت کا رواج ہے۔ تقویٰ پیدا کرکے اور اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق قائم کرکے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لینے کا راستہ لوگ بھول گئے ہیں، حالانکہ یہی راستہ ہے جس کی دعا ہر نماز، ہر رکعت میں کی جاتی ہے۔ اللہ کے سارے نبیوں، رسولوں اور ان کی راہ پر چلنے والے سب مقبول بندوں کا راستہ یہی ہے اور اس کے برعکس جو لوگ اللہ کی ہدایت سے محروم ہیں اور جن پر خدا کا غضب ہے ان کا راستہ یہ ہے کہ وہ اللہ کی ذات و صفات کے یقین اور عبادت اور استعانت سے بالکل بے پرواہ، بے فکر ہوکر صرف مادی لائنوں پر محنت کریں۔ (سوانح حضرت جی رح صـ۴۳۷)۔

(۸۴)

لینے کا ذہن رکھنے والوں میں دینے کا طریقہ کیسے چلے

فرمایا ــــــ آج کہتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں اسلام چلنے والا نہیں ہے، صحیح ہے، لینے کا ذہن رکھنے والوں میں دینے کا طریقہ کیسے چلے! اسلام کو اپنی خواہش اور اپنی حالت کے مطابق بنا کر چلاؤ گے تو وہ اسلام رہے گا ہی، وہ تو تمہاری بنائی

ہوئی ایک نئی چیز ہو جائے گی۔

کسی نے گودنے والے سے شیر کی تصویر اپنے بدن پر بنوانی چاہی، جب وہ سوئی سے گودنے لگا اور تکلیف ہوئی تو گودنے والے سے کہا کہ "کیا بنا رہے ہو؟ اس نے کہا "پہلے شیر کی دُم بنا رہا ہوں"۔ اُس آدمی نے کہا کہ "دُم چھوڑ دو، بے دُم کے بھی شیر کی تصویر بن سکتی ہے"۔ اس نے دُم چھوڑ دی اور دوسری طرف سے بنانا شروع کر دیا۔ اب اس نے کہا "اب کیا بنا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ "کان بنا رہا ہوں"۔ اُس نے کہا کہ "بے کان کا بھی شیر بن سکتا ہے، تم کان نہ بناؤ، بے کان کا شیر بنا دو" تو بھائیو، دوستو! یہی اسلام کے ساتھ ہو رہا ہے کہ اپنے مزاج کے بدل جانے کی وجہ سے اسلام پر چلنا مشکل ہو رہا ہے تو اسلام کی قطع برید کی جا رہی ہے اور اس کو اپنی خواہش کے مطابق بنایا جا رہا ہے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۷۱۸)۔

(۸۵)

بحث و مباحثہ اور اختلافی مسائل سے بچا جائے

فرمایا ——— یہ دعوت والا کام اُمت کے ہر فرد کے لیے اپنی جان و مال کے خرچ کی ایک مخصوص طریقہ سے مشق ہے، اس لیے ایسی ساری صورتوں سے احتراز کیا جائے جو اس مشق میں جان و مال کے خرچ کی کمی کا باعث ہوں یا نام و نمود اور شہرت و جاہ کی طرف مشق کرنے والوں کو کھینچنے والی ہوں۔

مثلاً سفر اپنے اپنے خرچ پر اُٹھایا جائے گا دوسروں کے خرچ پر نہیں۔ اور اخبار و اشتہارات اور ہر قسم کے رواجی پروپیگنڈے سے احتراز کیا جائے گا۔ اور بحث و مباحثہ سے اور اختلافی مسائل سے اور وقت کی متنازعہ صورتوں سے احتراز کیا جائے گا، اور جہاں تک ہو سکے جفاکشی، سادگی، تواضع، انکساری، خواہشاتِ فانیہ کی قربانی کے ساتھ اس مشق کو بڑھایا جائے اور پھیلایا جائے، یہی

اس کام کا مزاج ہے، جس کی وجہ سے اس کام کے اثرات اللہ کے فضل و کرم سے بڑھ رہے ہیں، کیونکہ اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مبارک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے طرزِ محنت کو سامنے رکھا گیا ہے، اب جتنا ان کی شباہت میں قدم بڑھیں گے، اتنا ہی اس کے اثرات بڑھیں گے اور جتنا اس میں کمی آئے گی اثرات کم ہوتے جائیں گے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۱)۔

(۸۶)

کلیات اور جزئیات دونوں کی تربیت

فرمایا ــــــ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کرنے والی چیزیں اپنے میں انتہائی تربیت کرنے کی شان رکھتی ہیں اور ان میں زبردست طاقت موجود ہے کلیات اور جزئیات دونوں کی وہ تربیت کرتی ہیں، اگر تمہارا رخ جزئیات اور آپ کی بارگاہِ عالی کی سفلی چیزوں کی طرف ہوگا تو ان کو قوت پہنچے گی اور ان کی تربیت ہوگی۔ وہ بھی آپؐ کی ہی چیزیں ہیں۔ نہ معلوم اللہ رب العزت کے یہاں سے کیا کچھ دلوادیں، مگر اس کے باوجود اصل شے کی تربیت اور اس کی ترقیات وانعامات سے محرومی کا باعث بن کر نہ معلوم کتنی مخلوق کی کتنی زبردست ترقیات ٹوٹ کر اس کے والے صلے اور انعامات سے محروم ہو کر خدانخواستہ العیاذ باللہ کہیں گرفت کا ذریعہ نہ بن جائیں، میں اپنے دوستوں کے لیے اس کا بہت خطرہ محسوس کر رہا ہوں۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۴۴)۔

(۸۷)

اس دینی کام کا مقصد

فرمایا ــــــ جزوی اعمال کا پھیلانا مقصود نہیں بلکہ مخلوق پر طاقتوں کے

مسلسل خرچ ہونے کی بنا پر جس یقین انسانیہ پر مخلوقات والا گرد و غبار پڑ کر ذات باری تعالیٰ سے استفادہ والے کمالات و اوصاف و احوال مسدود ہو چکے اسی یقین کے ذات باری تعالیٰ سے وابستہ کرنے کے لیے یقین و ایمان کے لیے جانیں کھپانے کے اوامر کی تعمیل کے لیے گھروں سے نکل کر اس راہ کی ٹھوکریں کھاتے ہوئے اور دوسروں کو ان اوامر کی تکمیل کے لیے ذات باری تعالیٰ سے استفادہ پر آمادہ کر کے اس راہ کی ٹھوکریں کھانے کے لیے نکالتے ہوئے جانے کھپانے والوں کے اپنی جانیں کھپانے میں حق تعالیٰ شانہٗ کے ساتھ وہ یقین و اعتماد دعوات و تفریغ و زاری مقصود ہے جس سے وہ قلوب کو پلٹ کر عمومی احوال کو درست فرما کر انسانیت کی اپنے اوصاف و کمالات والی ترقی کے دروازوں کو سارے اہل عالم کے لیے کشادہ فرما دیں۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۶۹)

(۸۸)

مشین کا بنانے والا ہی اس کے چلانے کا طریقہ بتاتا ہے

فرمایا ــــــ جو کوئی مشین بناتا ہے وہی اس کے چلانے کا طریقہ اور بناؤ بگاڑ کی بات بھی جانتا ہے، جو مشینیں باہر سے آتی ہیں ان کے ساتھ بنانے والوں کی طرف سے چلانے کے طریقہ کے بارے میں ہدایات بھی آتی ہیں۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بنایا، ماں کے پیٹ میں رکھ کر بنایا ہے، جہاں کسی دوسرے کا ہاتھ بھی نہیں لگ سکتا بلکہ نظر بھی نہیں جا سکتی، وہی اللہ جانتا ہے کہ انسان کی مشین کس طرح استعمال ہونے میں اس کا بناؤ اور تعمیر ہے، اور کس طرح استعمال ہونے میں اس کا بگاڑ اور تخریب ہے۔ اس نے پیغمبروں کو یہی بتانے کے لیے بھیجا اور سب سے آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ اب جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق اپنے کو استعمال کرے گا وہ کامیاب ہوگا، اور جو اُن کے طریقوں کے خلاف اپنے کو استعمال کرے گا وہ ناکام ہوگا اور اس کی ناکامی پوری طرح

آخرت میں ظاہر ہوگی۔ (تذکرہ حضرت جی ص۱۳۲)۔

(۸۹)

اگر ذہن لینے کا ہو تو پھوٹ ہی پھوٹ ہوگی

فرمایا ـــــ اگر ذہن لینے کا ہوا تو پھوٹ ہی پھوٹ ہوگی اور لوگوں کی نیتیں خراب ہوں گی تو پھر یہ ہوگا کہ پچاس لاکھ کے ٹھیکے والے پل پر صرف دس لاکھ کی لاگت لگائی جائے گی جس کی وجہ سے پل کمزور بنے گا، کوئی سڑک ٹھیک نہیں بنے گی، کوئی کام ٹھیک نہیں ہوگا، خوب سمجھ لو، لینے والے ذہن سے کوئی تعمیر نہیں ہوسکتی، تعمیر نفع رسانی اور دوسروں کو دینے والے طریقے سے ہوسکتی ہے، اور نفع رسانی کا ذہن جب ہی بن سکتا ہے اور اپنے پاس والی چیز دوسروں پر لگانے کا طریقہ جب ہی چالو ہوسکتا ہے جب یہ یقین دل میں اتر جائے کہ دینے والے تو بس اللہ تعالیٰ ہیں، چیزوں سے کچھ نہیں ہوتا، اللہ کے کرنے سے ہوتا ہے اور میں جب اُس کی رضاء کے مطابق استعمال ہوں گا تو اللہ میرے سب کام بنا دیں گے اور نعمتوں کے دروازے کھول دیں گے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۳۴)۔

(۹۰)

نماز جمعہ چھوڑنے پر بھی اتنی پکڑ نہ ہوگی جتنی اُمت کے توڑنے پر ہوگی!

فرمایا ـــــ یہ اُمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خون اور ناتوں سے بنی تھی، اب ہم اپنی اپنی معمولی معمولی باتوں پر اُمت کو توڑ رہے ہیں، یاد رکھو! نماز جمعہ چھوڑنے

پر بھی اتنی پکڑ نہیں ہوگی جتنی اُمت کے توڑنے پر ہوگی۔

اگر مسلمانوں میں اُمت پنا آجائے تو وہ دنیا میں ہرگز ذلیل اور رسوا نہ ہونگے روس اور امریکہ کی طاقتیں بھی ان کے سامنے جھکیں گی اور اُمت پنا جب آئے گا جب اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ پر مسلمانوں کا عمل ہو، یعنی ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے مقابلہ میں خود چھوٹا بنے اور ذلت و تواضع اختیار کرنے کو اپنائے، تبلیغ میں اسی کی مشق کرنی ہے۔ جب مسلمانوں میں اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ والی صفت آجائیگی تو وہ دنیا میں اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ یعنی کافروں کے مقابلہ میں زبردست اور غالب ضرور ہوں گے، چاہے وہ کافر یوروپ کے ہوں یا ایشیا کے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۵۷)۔

(۹۱)

اُمت کسی ایک قوم اور علاقہ کے رہنے والوں کا نام نہیں

فرمایا ــــــ اُمت کسی ایک قوم اور علاقہ کے رہنے والوں کا نام نہیں، بلکہ سینکڑوں، ہزاروں قوموں اور علاقوں کو جوڑ کر اُمت بنتی ہے جو کوئی کسی ایک قوم یا علاقہ کو اپنا سمجھتا ہے اور دوسروں کو غیر سمجھتا ہے وہ اُمت کو ذبح کرتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ رض کی محنتوں پر پانی پھیرتا ہے۔

اُمت کو ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پہلے خود ہم نے ذبح کیا ہے۔ یہود و نصاریٰ نے تو اس کے بعد کٹی کٹائی اُمت کو کاٹا ہے، اگر مسلمان اب پھر اُمت بن جائے تو دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی ان کا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گی۔ ایٹم بم اور راکٹ اُن کو ختم نہیں کر سکیں گے، لیکن اگر وہ قومی اور علاقائی عصبیتوں کی وجہ سے باہم اُمت کے ٹکڑے کرتے رہے تو خدا کی قسم تمہارے ہتھیار اور تمہاری فوجیں

تم کو نہیں بچا سکیں گی۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۵۱)۔

(۹۲)

جو کچھ قدرت سے بنا ہے وہ قدرت کے ماتحت ہے

فرمایا ـــــ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی تمام کامیابیوں کا دار و مدار انسانوں کے اندرونی مایہ پر رکھا ہے، کامیابی اور ناکامی انسان کے اندر کے حال کا نام ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے ملک و مال کے ساتھ انسان کو ذلیل کر کے دکھا دیں، اور فقر و فاقہ کے نقشہ میں عزت دے کر دکھا دیں۔ انسان کے اندر کا یقین اور اندر سے نکلنے والے اعمال اگر ٹھیک ہوں گے تو اللہ جل شانہٗ کامیابی کی حالت پیدا فرماویں گے خواہ چیزوں کا نقشہ کتنا ہی پست کیوں نہ ہو، جو کچھ قدرت سے بنا ہے وہ قدرت کے ماتحت ہے، ہر شکل پر خواہ ملک کی ہو یا مال کی، برق کی ہو یا بھاپ کی، ان کا ہی قبضہ ہے اور وہی تصرف فرماتے ہیں، جہاں سے انسان کو تعمیر نظر آتی ہے، وہاں سے تخریب لا کر دکھا دیں، اور جہاں سے تخریب نظر آتی ہے وہاں سے تعمیر لا کر دکھا دیں۔ (تبلیغی تحریک ص۴۰)۔

(۹۳)

خدا کی قدرت سے براہِ راست استفادہ کا طریقہ

فرمایا ـــــ اللہ جل شانہٗ کی ذاتِ عالی سے تعلق پیدا ہو جائے اور ان کی قدرت سے براہِ راست استفادہ ہو، اس کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے طریقے لے کر آتے ہیں۔ جب ان کے طریقے زندگیوں میں آئیں گے تو اللہ جل شانہٗ ہر نقشے میں کامیابی دے کر دکھائیں گے۔ (تبلیغی تحریک ص۴۰)۔

(۹۴)

غیر مسلموں میں دعوت کا کام شروع نہ کرنے کی وجہ

فرمایا ــــــ پہلے اپنے قصوروں کی خدا سے معافی مانگو، پھر آئندہ کی توفیق اور اُمت کے لیے زیادہ سے زیادہ قربانی دینے کو اُمت کی ہدایت کو اللہ سے مانگو، گرد وغبار نے اُمت کی محبت کی چنگاریوں کو دبا رکھا ہے، اللہ سے مانگو کہ وہ اس گرد وغبار کو ہٹائے اور اس چنگاری کو بڑھائے۔ کفار بھی اُمت دعوت ہیں، ان کے لیے بھی دعائیں کرنی ہیں، اگرچہ اپنے مسلمان بھائیوں کی بے دینی کی وجہ سے ہم ان میں اب تک دعوت کا کام شروع نہیں کر سکے، لیکن ہم پر ان کا بھی حق ہے، ان کی ہدایت کے لیے بھی دعا کرو۔ ساتھ ساتھ وہ کفار جو شریر ہیں اور شرارت کے ناکے ہیں، جن کے دلوں پر اللہ نے مُہر لگا دی ہے، ان کی تباہی کی دعائیں بھی مانگو۔ (تبلیغی تحریک ص۸۴)۔

(۹۵)

حضورؐ کی محنت کا میدان قیامت تک آنیوالی تمام اقوام ہیں

فرمایا ــــــ جتنا محنت کا میدان وسیع ہوگا، اسی قدر نور زیادہ نصیب ہوگا ہمارے اور تمہارے سب کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت و محنت عالمی تھی، دیگر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی محنت علاقائی اور مخصوص اقوام تک تھی۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت کا میدان سارا عالم اور قیامت تک آنے والی تمام اقوام ہیں۔

(تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۹۶)

(۹۶)

حضورؐ کے طور طریقوں کی وجہ سے تمہارا یہ جھونپڑا قیمتی ہے

فرمایا ـــــ اگر تم نے اپنی دوکان میں، اپنے کاروبار میں اور اپنے طور طریقوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریقوں کو داخل کر لیا اور سب کچھ حضورؐ کے طریقہ پر کیا تو اس طریقے سے بنایا ہوا جھونپڑا مشرکین و کفار کی ڈھائی لاکھ سے بنی ہوئی کوٹھی سے زیادہ قیمتی ہے، اور اگر تم نے اپنے گھر کے نقشہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل کیا تو تمہارے جھونپڑے کو راکٹ نہیں توڑ سکے گا۔ حضورؐ کے طور طریقوں کی وجہ سے تمہارا یہ جھونپڑا قیمتی ہے جو تم نے بے قیمت مٹی سے بنایا، قیمت تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کی ہے، اگر ساتوں آسمان اور زمین کوٹھی ہو اور سب کو سونے سے بھر دیا جائے تو حضورؐ کے طریقے پر بنائی ہوئی پاؤں دھونے اور پاخانہ کرنے کی جگہ کے برابر نہیں، اور یقین کرو کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی معاشرت سے خدا تعالیٰ ملے گا، حالات درست ہوں گے۔ اور اگر یہود و نصاریٰ کے راستے پر معاشرت اٹھاؤ گے تو حالات خراب سے خراب تر ہوتے چلے جائیں گے۔ (حضرت جیؒ کی یادگار تقریریں ص۶۳)۔

(۹۷)

ہمارے یقین کا حال

فرمایا ـــــ اگر کوئی فاسق اور جھوٹا شخص تمہارے پاس اس قسم کی خبر لائے کہ کوئی گروہ یا فرد تمہارے مال و جان کے بارے میں بُرے ارادے کر رہا ہے تو اس کے باوجود کہ اس کا جھوٹا ہونا تمہارے پاس مسلّم ہے تم اپنے

مال وجان کی فکر میں لگو گے، لیکن جس اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا ایمان ہے کہ سچے نبی ہیں، اگر اس ایمان میں کچھ کمی ہے تو ہم مسلمان ہی نہیں۔ وہ فرمارہے ہیں کہ اے لوگو! اس دنیا کی حقیقت کچھ بھی نہیں اللہ کے نزدیک اس کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں، مُردہ بکری کے بچے کے برابر بھی نہیں، جو کچھ بھی ہے آخرت کی زندگی ہے، اس کے لیے کچھ کرلو، ورنہ اُس نہ ختم ہونے والی زندگی میں تڑپو گے، لیکن ہمیں یقین نہیں آتا، کیوں؟۔ اس لیے کہ اس دنیا کے مال اور اولاد ہمارے مشاہدے میں ہیں اور آخرت کی زندگی غیب میں، بس اسی کا نام ایمان بالغیب ہے، جب دیکھ لیا تو غیب کہاں رہا۔ (سوانح حضرت جی رح ص۶۲۸)۔

(۹۸)

کامیاب ہونے کے ضابطے سب کے لیے یکساں ہیں

فرمایا ـــــ خدا نے کامیابی کی شرطیں لگادی ہیں، جو بادشاہ، کمانڈر، کروڑ پتی، فقیر سب کے لیے برابر ہے جیسے سب کو پہلے مرد کی پیشاب گاہ سے نکالا، پھر عورت کی پیشاب گاہ سے نکالا، اور سب ہی زمین کے نیچے جاکر کیڑوں و بدبوؤں میں ہوں گے، ایسے ہی خلق و موت کے درمیان کے ضابطے بھی برابر ہیں وہ ہیں یقین وعمل۔ (کاپی برائے ملفوظات حضرت جی رح ص۵)۔

(۹۹)

اپنے طریقوں کو نبیوں کے طریقوں سے بدلو

فرمایا ـــــ اگر آج ہمارے فیصلے خدا کی مرضی کے مطابق ہوجائیں، نبیوں والے طریقوں پر آجائیں تو بات بن گئی۔ اے مسلمانو! اپنے طریقوں کو بدلو، اپنے

طریقوں کو نبیوں کے طریقوں سے بدلو، اپنے نقشوں کو نبیوں کے نقشوں سے بدلو، اپنی محنت کو نبیوں کی محنت سے بدلو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اسکیم کو دنیا میں چالو کرنے کے لیے نکلو، حرکت پیدا کرو، محنت کا دائرہ توڑ کر پھرو، علم، اعمال، قرآن و دین کے لیے پھرو، کمائی ½ دین ½ کی بنیاد پر محنت کرو، اُمت کو اٹھاؤ، اگر آپ مسجد والی زندگی پر آجائیں تو نقشہ بدل جائے گا، سارے عالم میں دین کا بول بالا ہوگا، اُمت بھر کی اُمیدوں کا نقشہ بدل جائے گا۔ (سوانح حضرت جی ص۶۰۵)۔

(۱۰۰)

تبلیغ میں بیان کیسا ہو؟

فرمایا ــــــ جس ساتھی کے بارے میں مشورہ ہو جائے تو وہ دعوت دے، یہ سمجھائے کہ اللہ جل شانہٗ کی ذاتِ عالی سے تعلق قائم ہوا تو دُنیا اور آخرت میں کیا نفع ہوگا، اور اگر اللہ جل شانہٗ کی ذاتِ عالی سے تعلق قائم نہ ہوا تو دنیا و آخرت میں کیا نقصان ہوگا۔ چھ نمبروں کا مقصد اس کا نفع اور قیمت اور حاصل کرنے کا طریقہ بتایا جائے، سادہ انداز میں بیان ہو، اس سے اِنشاء اللہ مجمع کی سمجھ میں کام آئے گا اور اس کی ضرورت بھی محسوس کرے گا اور سمجھے گا کہ ہم بھی سیکھ سکتے ہیں۔ ہمارے ساتھی بھی دعوت میں اہتمام سے جم کر بیٹھیں، متوجہ ہو کر اور محتاج بن کر سنیں، جو بات کہہ رہا ہے ہم اپنے دل میں کہیں کہ "حق ہے"، اس سے دل میں ایمان کی لہریں اُٹھیں گی اور عمل کا جذبہ بنے گا، تین چلّوں کی بات جم کر رکھی جائے، نقد نام لیے جائیں، اس کے بعد چلّوں کے لیے وقت لکھوائے جائیں، اور پھر جو جس وقت کے لیے تیار ہو جائے اس کو قبول کر لیا جائے۔

(سوانح حضرت جی رح ص۶۷۴)

(۱۰۱)

انسانوں کی زندگی صحیح رُخ پر آنے کے لیے مختصر نصاب

فرمایا ـــــ ہر سال اہتمام سے چلہ لگایا جائے، عمر میں کم از کم تین چلے، سال میں ایک چلہ، مہینے میں تین یوم، ہفتہ میں دو گشت، روزانہ تعلیم، تسبیحات، تلاوت یہ کم سے کم نصاب ہے کہ ہماری زندگی دین والی بنتی رہے، اگر ہم یوں چاہیں کہ ہم سبب بنیں اجتماعی طور پر پوری انسانیت کی زندگی کے صحیح رُخ پر آنے اور باطل کے ٹوٹنے کا، تو اس کے لیے اس نصاب سے بھی آگے بڑھنا ہوگا، ہمارے وقت اور ہماری آمدنی کا نصف اللہ کی راہ میں لگے، اور نصف کاروبار اور گھر کے مسائل میں یا کم از کم یہ کہ ایک تہائی وقت و آمدنی اللہ کی راہ میں اور دو تہائی اپنے مشاغل میں، یعنی ہر سال چار ماہ کی ترتیب بٹھائی جائے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۲۷۲)۔

(۱۰۲)

اکرام مسلم کی صفت پیدا کرنے کا طریقہ

فرمایا ـــــ ہر مسلمان کا بحیثیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہونے کے اکرام بھی کرنا ہے۔ ہر اُمتی کے آگے بچھ جانا، ہر شخص کے آگے بچھ جانا، ہر شخص کے حقوق کو ادا کرنا اور اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرنا، جو مسلمان مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ جل شانہٗ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، جب تک آدمی اپنے مسلمان بھائی کے کام میں لگا رہتا ہے، اللہ جل شانہٗ اس کے کام میں لگے رہتے ہیں، جو اپنے حق کو معاف کردے گا، اللہ جل شانہٗ اس کو جنت کے بیچ میں محل عطا فرمائیں گے۔ جو اللہ کے لیے دوسروں کے آگے تذلل اختیار کرے گا، اللہ جل شانہٗ اس کو رفعت و بلندی

عطا فرمائیں گے۔ اس کے لیے دوسروں میں ترغیب کے ذریعہ اکرام مسلم کا شوق پیدا کرنا ہے، مسلمان کی قیمت بتانی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اخلاق، ہمدردی اور ایثار کے واقعات سنانے ہیں، خود اس کی مشق کرنی ہے اور رو رو کر اللہ جل شانہٗ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی توفیق مانگنی ہے۔ (سوانح حضرت جی رح صـ۷۶۸)۔

(۱۰۳)

جن میں محنت کر رہے ہیں ان سے کسی چیز کا طالب نہ بننا

فرمایا ــــــ آج اُمت میں کسی حد تک انفرادی اعمال کا رواج ہے، گو اُن کی حقیقت نکلی ہوئی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے طفیل پوری اُمت کو دعوت والی محنت ملی تھی، اس کے بندوں کا تعلق اللہ جل شانہٗ سے قائم ہو جائے اس کے لیے انبیاء علیہم السلام والے طرز پر اپنی جان و مال کو جھونک دینا اور جن میں محنت کر رہے ہیں ان سے کسی چیز کا طالب نہ بننا۔ (سوانح حضرت جی صـ۷۶۹)۔

(۱۰۴)

کالجوں کے طلباء میں کام کا طریقہ

فرمایا ــــــ کالجوں کے طلباء میں اس کام کو اُٹھایا جائے، ہوسٹلوں میں مقامی کام کے لیے جماعتیں بنائی جائیں۔ ایک گشت ہوسٹل والے اپنے ہوسٹل میں کریں اور ہفتہ کا دوسرا گشت باہر کسی محلہ میں یا دوسرے ہوسٹل میں کریں، قریب کے محلوں کی جماعتیں بھی ہوسٹلوں میں جا کر گشت کریں، ہوسٹل والے احباب اپنی روزانہ تعلیم اور مہینے میں تین یوم کی ترتیب بھی اُٹھائیں۔ (سوانح حضرت جی

ص۷۸۱)۔

(۱۰۵)

تشکیل کرنے کا طریقہ

فرمایا ـــــ مطالبہ اور تشکیل کے وقت محنت ساری دعوت کا مغز بنتی ہے، اگر مطالبوں پر جم کر محنت نہ ہوئی تو پھر کام کی باتیں رہ جائیں گی اور قربانی وجود میں نہ آئے گی تو کام کی جان نکل جائے گی۔ دعوت دینے والا ہی مطالبہ کرے، ایک آدمی کھڑے ہوکر نام لکھے، نام لکھنے والا مستقل تقریر شروع نہ کرے، ایک دو جملے ترغیبی کہہ سکتا ہے، پھر آپس میں ایک دوسرے کو آمادہ کرنے کو کہا جائے، فکر کے ساتھ اپنے قریب بیٹھنے والوں کو تیار کریں، اعذار کا دل جوئی اور ترغیب کے ساتھ حل بتائیں۔ نبیوںؑ اور صحابہ رضؓ کی قربانیوں کے قصوں کی طرف اشارے کریں اور پھر آمادہ کریں، آخر میں مقامی جماعت بناکر ان کے ہفتے کے دو گشت روزانہ تعلیم، تسبیحات، مہینے کے تین یوم وغیرہ کا نظم طے کرائیں۔ (سوانح حضرت جیؒ ص۷۷۵)۔

(۱۰۶)

مستورات کا کام

فرمایا ـــــ مستورات میں کام کی نزاکتیں اور بھی زیادہ ہیں جب کہ بے پردگی کا احتمال ہو، عام اجتماعات میں مستورات کو بالکل نہ لایا جائے، اپنے اپنے محلہ میں کسی پردہ دار مکان میں قریب قریب کے مکانات سے عورتیں کسی روز جمع ہوکر تعلیم کرلیا کریں۔ اس کی ابتداء اس طرح کریں کہ مرد جو بات اجتماعات

دعوت، تعلیم وغیرہ سے سُن کر جائیں، اپنے گھر والوں کو سنائیں۔ اس سے انشاء اللہ تھوڑے عرصہ میں ذہن بننا شروع ہو جائے گا، پھر محلّوں میں تعلیم شروع ہونے کے بعد ایسا ہو سکتا ہے کہ سارے شہر کی مستورات کا ہفتے میں ایک ایسی جگہ اجتماع ہو، جہاں پردہ کا اہتمام ہو، وہاں تعلیم کے بعد پھر کوئی آدمی پردے کے ساتھ بیان کرے، کبھی کبھی ایک یوم یا تین یوم کے لیے قرب وجوار کے لیے جماعتیں بنائی جائیں مستورات کی جماعت کے ساتھ اُن کے خاوند ہوں، ورنہ ہر عورت کے ساتھ اُس کا شرعی محرم ساتھ ہو، پردے کے ساتھ جائیں، اور پردہ دار مکان میں ٹھہریں، مرد مسجد میں ٹھہر کر کام کریں۔ (سوانح حضرت جی رح ص۷۸۱)

(۱۰۷)

بیان میں انبیاءؑ اور صحابہؓ کے واقعات ذکر کیے جائیں

فرمایا ——— دعوت میں انبیاء علیہم السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اللہ جلّ شانہٗ نے جو مدد میں فرمائی ہیں وہ تو بیان کریں اور جو ہمارے ساتھ مدد میں ہوئیں ان کو بیان نہ کیا جائے۔ دعوت میں قضائے حاضرہ کی باتیں نہ کی جائیں۔ اُمت میں جو ایمانی، عملی، اخلاقی کمزوریاں آچکی ہیں ان کے تذکرے سے بہتر ہے کہ اصلی خوبیوں کی طرف یعنی جو بات پیدا ہونی چاہیئے اس کی طرف متوجہ کریں (سوانح حضرت جیؒ ص۷۷۵)

(۱۰۸)

مسلمانوں کے دین پر عمل نہ کرنے کی وجہ

فرمایا ——— آج دین کے جن احکام پر مسلمان عمل نہیں کر رہے ہیں خواہ وہ احکام کسی شعبے کے ہوں اُن پر عمل کرنے سے یا تو مسلمانوں کے مال پر زد پڑتی ہے

یا جان وجسم پر اس لیے ان احکامات پر عمل کرنا ان کے لیے سخت مشکل ہو رہا ہے اور اسلام کے ماننے کے باوجود اس کے احکام کے خلاف زندگیاں گذار رہے ہیں۔ (سوانح حضرت جی رح ص۱۸۷)۔

(۱۰۹)

ایمان کس چیز کا نام ہے؟

فرمایا ——— ایمان ظواہر پر ظواہر کے مطابق یقین کرنے کا نام نہیں، بلکہ ظواہر و رواج و مشاہداتِ انسانیہ کے برخلاف خداوندِ کریم کی ذات و صفات اور ان کے جیسے اعمال اور ان کی والی خبر پر یقین جما لینے ہی کا نام ایمان ہے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۲۰۷)۔

(۱۱۰)

افضل ترین عبادت

فرمایا ——— یقیناً ذکرِ خداوندی افضل ترین عبادت ہے، لیکن جس محنت سے دنیا ذاکر ہو جائے وہ اس سے بھی زیادہ افضل ہے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۸۸)۔

(۱۱۱)

ایک اجتماع میں بیان کرتے ہوئے حضرت جی رح کا بھیگنا

ایک اجتماع میں حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ تقریر

فرمارہے تھے۔ دورانِ تقریر زوردار بارش شروع ہوگئی۔ حضرت جی رح اور مجمع بھیگنے لگا۔ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب مدظلہٗ (موجودہ حضرت جی) چھتری لے کر آئے تو حضرت جی رح نے روک دیا اور

فرمایا ــــــ کہ کیا ہم اپنے کاموں کے لیے روزانہ لائن میں کھڑے ہوکر یا کھیتوں میں ہل چلاتے ہوئے نہیں بھیگتے ہیں؟ اپنے لیے نہیں بھیگ رہا ہوں، خدا کے لیے بھیگ رہا ہوں۔ آج کا یہ میرا بھیگنا کل قیامت میں کام دے گا۔

اور مجمع سے فرمایا:۔

کہ جم کر بیٹھے رہو، کاغذ کے نہیں ہو کہ گل جاؤ گے، اور مٹی کے نہیں ہو کہ پگھل جاؤ گے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۶۹۲)۔

(۱۱۲)

حضرت جی رح کی تواضع

ایک مرتبہ مدراس کی جماعت سہارن پور کے علاقہ سے چلہ گذار کر آئی۔ رات کا کھانا حضرت جی رح نے اپنے ساتھ کھلایا۔ حضرت جی رح نے کھانے کے درمیان

فرمایا ــــــ "تمہارا سفر کیسا رہا؟" جماعت نے کہا "حضرت بہت اچھا گذرا، مگر گرمی کے سبب بدن میں چھالے پڑ گئے۔" حضرت جی رح مسکرائے اور فرمایا "تمہیں چھ نمبر بھی آگئے۔" انھوں نے عرض کیا۔ "حضرت الحمدللہ ہم سب کو چھ نمبر آگئے۔" حضرت جی رح نے فرمایا "اللہ کا بہت بڑا کرم ہوا تم پر مجھے تو ابھی تک نہیں آئے۔" (سوانح حضرت جی رح ص۷۰۰)۔

(۱۱۳)

ہر طبقہ میں جوڑ کے لیے حضورؐ کا طریقہ ہے

فرمایا ــــــ آج ہر طبقہ میں جو ہر جگہ جوتہ چل رہا ہے اور مسائل بگڑتے جارہے ہے اس کا علاج صرف حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقوں میں ہے جو جتنا کرے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتنا پائے گا۔ اللہ جل شانہٗ نے ہماری دنیا اور آخرت کے مسائل کا حل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر زندگی گذارنے میں رکھا ہے، ان کے طریقے ہماری زندگی میں آجائیں، اس کے لیے محنت ضروری ہے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۷۰۸)۔

(۱۱۴)

قطب و ابدال بننے کا راستہ

فرمایا ــــــ میں جب بچپن میں میزان منشعب پڑھ رہا تھا، حضرت جی مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "یوسف! تجھے قطب بننے کا راستہ بتاؤں؟" میں نے عرض کیا "حضرت بتا دیجئے"۔ حضرت جی رح نے فرمایا "یوسف جس جگہ جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف عمل ہو رہا ہو، اس کے مقابلے میں سنت کو رواج دینے کے لیے محنت، بغیر جگہ اور وقت کی تقید کے کرنا، یہ قطب و ابدال بننے کا راستہ ہے۔

(سوانح حضرت جی رح ص۷۰۹)

(۱۱۵)

ہم داعی تیار کر رہے ہیں

فرمایا ــــــ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا نقشہ بنایا گیا تھا کہ دعوت، تعلیم، عبادات سب کا مزاج بن گیا تھا۔ اب تو دعوت دی اور اس کو نظام الدین اے وٹنڈ جا کر سیکھ آؤ، کہہ دیتے ہیں۔ جب اُمت کا مزاج ایسا بن جاوے تو ہر جگہ کے لوگ سکھانے والے بن جائیں گے، دعوت آج کے مفہوم میں خالی دوسرے کو قائل کر دینا ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والا نقشہ ہے کہ دعوت کا کام ایسا ہو کہ اگر وہ مرتد ہو جائے تو سمجھاتے بجھاتے اور اگر نہ سمجھے تو اس کو قتل کرتے۔ لیکن جب قتل کریں تو کوئی ہاتھ نہ اُٹھا سکے، جب تک کفر کی چالیں چلیں گی، اس وقت تک چالیں چلائیں گے اور جب چالیں نہ چلیں گی تو تشدد پر آئیں گے، ہم داعی تیار کر رہے ہیں، پیسے سے کب تک دعوت چلائیں گے، کب تک پیسے سے تعلیم چلائیں گے، بغیر ٹریننگ کے اپنوں کو ہی ماریں گے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ صـ۱۵۲)

(۱۱۶)

حضورؐ والے اعمال کے بغیر اسباب مُردہ ہیں!

فرمایا ــــــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم والے اعمال کے بغیر کبھی بھی دنیا و آخرت میں کامرانی نصیب نہیں ہو سکتی، چاہے کائناتی اسباب کتنے ہی ہاتھ آجائیں بلکہ کائناتی اسباب حکومت، تجارت، زراعت وغیرہ میں جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم والے اعمال کی رُوح نہ آجائے، یہ اسباب مُردہ ہیں۔ (تذکرہ حضرت جیؒ صـ۵۲)

(۱۱۷)

قرآن وحدیث سننے کے آداب

فرمایا ـــــ جب قرآن پڑھنے یا سننے بیٹھو تو یوں سمجھو کہ خدا تعالیٰ مجھ سے مخاطب ہے اور جب حدیث پڑھنے یا سننے بیٹھو تو یوں سمجھو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مخاطب ہیں۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۵۳)۔

(۱۱۸)

خدا کی بارگاہ میں گڑگڑانے کی ترغیب

فرمایا ـــــ انتہائی ہمت صرف فرما کر اصل شے کے لیے دوڑ دھوپ کے چالو کرنے کے لیے حد سے زائد جد وجہد کرو اور بارگاہِ خداوندی میں اس کے لیے رونے دھونے، بلبلانے اور گڑگڑانے کی مقدار کو بہت بڑھا دو، اور جہاں تک خود اس سعی کے تعدیہ میں کمال حاصل کر سکو کرتے ہوئے برکت کے تعدیہ کے ذریعہ اور تحریر (یعنی خطوط) کے ذریعہ کوششوں کو تمام کرتے ہوئے اس خدائے پاک کے آگے جس کے قبضہ وقدرت میں سب کچھ کر دینے کی ایک آن میں طاقت ہے، سروں کو جھکا کر انتہائی ظلم کا اقرار، انتہائی ندامت کے ساتھ دعائیں مانگو، اور ان کی قبولیت کا پوری طرح یقین کرو۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۴۴)۔

(۱۱۹)

اسلامی معاشرہ کب قائم ہوگا؟

فرمایا ـــــ مقصد یہ ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے طریقے

زندگی کے ہر شعبے میں زندہ ہوں اور عام مسلمانوں میں حق تعالیٰ شانہٗ کی مرضی کے مطابق معاشرہ کی اصلاح وجود میں آئے اور اس کی صورت اس وقت تک ممکن نہیں کہ معاشرے کے جو اساس ہیں وہ وجود میں نہ آجائیں، یعنی کامیابیوں کے خدا کے ہاتھ میں ہونے کا یقین اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے اللہ تعالیٰ سے کامیابیاں لینے کے انحصار کا یقین اور اس کے سیکھنے سکھانے کی عمومی فضائیں جب تک قائم نہ ہوں گی، معاشرہ قائم نہ ہوگا۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۶)۔

(۱۲۰)

محنت کا نقشہ وجود میں آجائے تو قومیں اسلام میں داخل ہوتی جائیں گی

فرمایا ــــــ ایک محنت کا نقشہ ہے، اگر وہ نقشہ وجود میں آجائے تو قومیں اسلام میں داخل ہوجائیں، اگر وہ نقشہ وجود میں نہ آئے تو پھر مسلمان دوسرے مذاہب میں داخل ہوتا ہے، اگر اس نقشہ کے بغیر ہم دنیا کے ملکوں میں دعوت دیں تو وہ اسلام میں آکر بھی اسلام سے نکل جائیں گے جس طرح حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز، روزہ، حج دیا، اسی طرح محنت کا طریقہ بھی دیا، نبیوں کی دعوت مسلمان کو ملی، مسلمان یہ سمجھ رہا ہے کہ لوگ کمائیں، کھائیں اور اپنا موجودہ نقشہ چلائیں۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۲)۔

(۱۲۱)

دعوت قبول کرنے کا اُصول

فرمایا ــــــ مقامی اور بیرونی جتنی قسم کی بھی محنتیں کی جائیں، دعوت کی، تعلیم کی، عبادات کی، اخلاق کی، اس میں اپنی جان و مال لگانا مقصود ہو محض

اس لیئے کہ اللہ رب العزت راضی ہوں اور اُمت میں اللہ رب العزت کے راضی کرنے کے لیے محنت کا اور جان و مال کے خرچ کا رواج پڑے، کیوں کہ اخلاص کے بغیر کسی عمل کا ثمرہ مرتب نہیں ہوتا حبّ جاہ، شہرت، ریا، لالچ وغیرہ خبیث و مہلک صفات سے احتراز کی پوری کوشش کی جائے، یہاں تک کہ اگر کسی کے کھانے کی بھی دعوت قبول کی جائے تو کھانے کا لالچ قبول کرنے کی وجہ نہ ہو بلکہ کام کے لیے مفید ہونا اس کے قبول کرنے میں مطمح نظر ہو۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۱)

(۱۲۲)

دنیا کے سارے شعبے سنت کی شکل میں کب زندہ ہونگے؟

فرمایا ــــــ مسلم کی جان و مال کا موضوع و مقصد خواہشات پر خرچ ہونا نہیں، بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حیات و سرسبزی پر خرچ ہونا ہے جتنا ہماری جانیں اور مال کا خرچ دین کی حیات کے دَرد و فکر و جہد و سعی پر آتا چلا جائے گا، دین کے سارے شعبے سنّت کی شکل پر زندہ ہوتے چلے جائیں گے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۱)۔

(۱۲۳)

مدد میں کب نازل ہوتی ہیں؟

فرمایا ــــــ مدد میں اس وقت نازل ہوتی ہیں جب اشخاص پر نگاہیں نہ ڈالی جائیں اور اللہ ربّ العزت کے عمل میں اپنی بساط کے مطابق کوشش کر کے دعائیں مانگی جائیں۔

(مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۰۷)۔

(۱۲۴)

اللہ کی طرف سے جو پیش آتا ہے اسمیں بندے کے لیے خیر پوشیدہ ہوتی ہے

فرمایا ـــــ حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے جو پیش آتا ہے بندہ کے لیے بے نہایت خیریں مضمر ہوتی ہیں، بشرطے کہ اپنے رب کے ساتھ اپنے گمان کو اچھا رکھتے ہوئے ان کی رضا کے حاصل کرنے کے لیے ان کے دین کی سرسبزی پر اپنا جان و مال پوری طرح خرچ کرتے ہوئے اپنے احوال میں ان سے مدد چاہتا رہے اور اپنے ضعف وعجز کا اعتراف دل سے کرتا رہے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۱۳)۔

(۱۲۵)

اعمالِ دین اُمت کی طرف دولائن سے متوجہ ہوتے ہیں

فرمایا ـــــ فرائض خداوندیہ میں جون سا بھی طریقہ اُمت کی طرف متوجہ ہوتا ہے، دولائن کی محنت اُمت پر عائد ہوتی ہے، ایک اس فریضہ کو اپنی خصوصیات کے ساتھ اپنی ذات سے ادا کرنا۔ دوسرے اس فریضہ کے صحیح نوعیت کے ساتھ قائم ہونے کے لیے محنت کے میدان قائم کرنا، فریضہ کی صحیح نوعیت کے ساتھ ادائیگی ثمرہ کا درجہ رکھتی ہے اور وہ محنت ومجاہدہ جس سے فریضہ کی صحیح نوعیت قائم ہو، جڑ اور بنیاد کا درجہ رکھتی ہے، اگر جڑ وجود میں نہیں آئے گی، ثمرہ کا ترتب نہیں ہوگا اور بقدر جڑ کے وجود میں آنے کے ثمرات کا ترتب ہوگا۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۲۵)۔

(۱۲۶)

خدا کی ہستی کے سامنے ہر چیز حقیر اور بے حقیقت ہے

فرمایا ـــــ جو کچھ بنا ہے وہ سب مخلوق ہے، اللہ سب سے بڑا ہے خدا کی ہستی کے سامنے ہر چیز حقیر اور بے حقیقت ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، روس و امریکہ اور دنیا کی ساری طاقتوں اور حکومتوں کی اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی حقیقت نہیں، اللہ کی ہستی سب سے بڑی ہے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۳۱)۔

(۱۲۷)

ہم نابینا ہیں، حضرت محمدؐ بینا ہیں

فرمایا ـــــ اشھد ان محمدا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑے ہیں اور جن کے ہاتھ میں بنا و اور بگاڑ اور کامیابی و ناکامی ہے، ان کی قدرت سے استفادہ کا طریقہ ہم خود نہیں جانتے، ہم اس راستہ میں نابینا ہیں، اس کے راہ نما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ اللہ کے رسول ہیں ان کے طریقہ پر چل کر ہی اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۳۱)۔

(۱۲۸)

حضرت جی رح کی والدہ محترمہ کا طرز تربیت

فرمایا ـــــ ہماری اماں جی نے ہماری تربیت اس طرح کی کہ کوئی مہمان بی بی مٹھائی یا کیلے وغیرہ تحفہ میں لاتیں اور میں ان کی طرف دیکھ لیتا تو مہمان کے جانے

کے بعد اماں جی میری پٹائی کر دیتیں کہ تم نے مٹھائی کی طرف گھور کر کیوں دیکھا۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۷۷)۔

(۱۲۹)

اس راستہ پر چلنے کے لیے داخلی دولتیں چاہئیں

فرمایا ــــــ اللہ تعالیٰ بنانے اور چمکانے کا فیصلہ جب کریں گے جب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر آجاؤں گا۔ تو اس راستہ پر چلنے کے لیے خارجی نہیں بلکہ داخلی دولتیں چاہئیں، خدا کا یقین ہو، خدا کا دھیان ہو، خدا کا خوف ہو، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر خدا کے خزانوں سے ملنے کا اور نعمتوں کے دروازے کھلنے کا یقین ہو۔ ان اندرونی تبدیلیوں کے لیے کچھ کرنا پڑے گا، چیزوں سے کامیابی کا یقین ہٹانے کے لیے اور اللہ تعالیٰ سے کامیابی کا یقین بن جانے کے لیے کچھ مدت کے لیے چیزوں میں سے نکلنا ہوگا۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۳۵)۔

(۱۳۰)

دعوت والے عمل کا زبردست کارنامہ

فرمایا ــــــ امریکہ والوں نے سب کچھ بنالیا، لیکن کالوں اور گوروں کو جوڑنے میں وہ بالکل ناکام رہے، اسی طرح انہوں نے شراب بند کرنے کے لیے کروڑوں روپے خرچ کر ڈالے اور ساری کوششیں کر لیں لیکن بجائے کمی کے اس میں اور زیادتی ہوئی، الحمدللہ اس تبلیغ کے عمل سے لاکھوں ایسے آدمیوں کے جرائم چھوٹ گئے جن کا جرائم چھوڑنا ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۳۶)

(۱۳۱)

ہم اپنے ساتھ جوڑنا نہیں چاہتے ہیں

فرمایا ـــــ الحمدللہ اس کام میں سارے ہی طبقات لگ رہے ہیں جو طبقہ اس پر محنت کرے گا اور یہ باتیں اپنے اندر پیدا کرلے گا، اس سے سب لوگ جُڑ جائیں گے، ہم اگر اپنے ہی ساتھ جوڑنا چاہتے تو جوڑنے کی یہ ترکیب آپ کو نہ بتاتے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ سب اس طریقہ پر کچھ محنت کرلیں پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ ہی کے ذریعہ کتنی آسانی سے سب طبقوں کو جوڑتا ہے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۳۶)۔

(۱۳۲)

انفرادی احوال کا درست ہونا اجتماعی احوال کے درست ہونے پر موقوف ہے

فرمایا ـــــ اپنی غلط کاری کی بناء پر ہمارا ذہن انفرادی بن چکا ہے، دین کے بارے میں بھی اور دنیا کے بارے میں بھی، ذہن یہ بن گیا کہ بس اپنی ذات والے حال میں لگا رہے، اس سے اپنا مسئلہ درست ہوجائے گا، حالاں کہ شخصی احوال پر طاقت خرچ کرنے سے بلاء و مصیبت کم نہیں ہوتی بلکہ اضافہ ہی ہوتا ہے۔ اجتماعی احوال کو جب تک ٹھیک نہ بنایا جائے اُس وقت تک شخصی حالات کا دُرست ہونا مشکل ہے۔ اگر اجتماعی زندگی کی خرابی پر کوئی اجتماعی مصیبت آپڑے تو پھر ہر کسی کی شخصی حالت بھی بگڑتی چلی جاوے گی۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۴۶)۔

(۱۳۳)

اپنی ذات کے مسئلہ میں لگ جانا ہی اجتماعی بگاڑ کا ذریعہ ہے

فرمایا ـــــ اپنی ذات کے مسئلہ میں لگ جانا ہی تو اجتماعی بگاڑ کا ذریعہ ہے، جُوں جُوں اپنی ذات کے لیے جان کھپاوے گا، اسی قدر اجتماعی حالات بگڑتے جائیں گے اور یہاں تک بگڑیں گے کہ احادیث میں آتا ہے کہ لوگ قبروں پر سے گذرتے ہوئے حسرت کریں گے کہ کاش ہم بھی قبروں میں ہوتے۔ آدمی آدمی کو کاٹ کر کھا جاوے گا، یہ جب ہوگا کہ ہر کسی کا جذبہ جانوروں کی طرح صرف اپنی ہی ذات کے لیے ہوگا۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۴۷)۔

(۱۳۴)

تھوڑی سی تکلیف برداشت کرنے پر ہمیشہ کی تکلیف سے نجات

فرمایا ـــــ پہلا حکم یہ ہے کہ اللہ پاک پر یقین پیدا ہو جائے اور اسی کے پیدا کرنے کے لیے انسانوں میں کوشش کی جاوے، اس سلسلہ میں اگر تھوڑا سا یہاں خوف برداشت کر لیا جائے گا تو ہمیشہ کے خوف سے چھٹکارہ ہو جائے گا، تھوڑی سی بھوک و پیاس برداشت کر لی جائے گی تو ہمیشہ کی بھوک سے نجات مل جائے گی، تھوڑا وقت بیوی بچوں کی جدائی میں گذر گیا تو ہمیشہ کا ساتھ نصیب ہوگا (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۴۹)۔

(۱۳۵)

اجتماعی و انفرادی احوال کب درست ہوں گے؟

فرمایا ـــــ اللہ پاک کے حکم پر جان کھپانے پر جس قدر اللہ کی مدد وں کا یقین

ہوگا جس قدر غیب سے دروازے کھلتے جاویں گے، اگر خدا کے دین کے لیے جان کھپانے والوں کی مقدار بڑھے اور اُس پر یقین ہو تو چوں کہ ساری مخلوقات کا اللہ کی ذات سے واسطہ ہے، ہمارے مرغوبات ہوں یا مکروہات اللہ ہی کی طرف سے جب یہ بات ہے تو دِنوں کو پوری طرح مخلوق میں اللہ پاک کا یقین پیدا کرنے کے لیے ٹھوکریں کھائے اور راتوں کو اس کی جناب میں پوری طرح گریہ وزاری سے دعا مانگے تو انشاء اللہ ہر طرح اجتماعی وانفرادی احوال درست وموافق ہو جائیں گے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص ۱۴۹)۔

(۱۳۶)

ان چیزوں سے ہمارے مقاصد حل نہیں ہونگے

فرمایا ــــــ محنت اور کوشش کا اصل میدان کیا ہے، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ زراعت، تجارت، ملازمت وغیرہ محنت کے میدان ہیں، اسی طرح اجتماعی مقاصد کو حل کرنے کے لیے لوگ جن چیزوں پر انحصار کرتے ہیں وہ الیکشن اور حکومت پر اثر ڈالنے اور اُس پر قبضہ کرنے کی دوسری کوششیں ہیں، مگر یہ چیزیں مثل بجلی کے بلب اور پنکھے کے ہیں بلب اور پنکھے پر عمل کر کے ہم نہ انھیں روشن کر سکتے ہیں اور نہ انھیں چلا سکتے ہیں بلکہ اس کے لیے بجلی کے بٹن تک ہاتھ پہونچانے کی ضرورت ہے، اسی طرح اگر خدا سے تعلق پیدا ہو جائے تو سب کچھ ہو سکتا ہے، اور اگر تعلق پیدا نہ ہو تو ساری کوشش کے باوجود کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ (تبلیغی تحریک ص ۴۱)۔

(۱۳۷)

زبان وہ بھی بولتی ہے جو دل میں ہوتا ہے اور وہ بھی بولتی ہے جو صرف زبان پر ہوتا ہے

فرمایا ــــــ ایسی منافق ہے یہ زبان کہ جو دل میں ہے اُسے بھی بول پڑے اور

اس کے خلاف بھی بول پڑے کوئی آدمی آیا آپ کو بہت غصہ آیا کہ بے موقع آگیا روٹی کھا کے سوتے، میں نے تو بیگم کو بلا رکھا ہے، اس وقت بے موقع آ کے بیٹھ گیا اور خوب طبیعت میں ناگواری ہے اور زبان سے کہہ رہے ہیں "آپ کے آنے سے بڑی مسرت ہوئی" تو زبان نے وہ نہیں بولا جو دل میں ہے اس کے خلاف بولا، تو زبان وہ بھی بولتی ہے جو دل میں ہے اور زبان وہ بھی بولتی ہے جو دل میں نہیں ہے۔ کل قیامت کے دن زبان سے وہی نکلے گا جو دل میں ہے۔ (حضرت جی رح کی یادگار تقریریں ص۸)۔

(۱۳۸)

مُلک و مال کے چیتھڑوں میں کوئی کامیابی نہیں

فرمایا ـــــ مرنے سے پہلے پہلے اس بات کو دل میں اتار لے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے میں استعمال ہونے میں کامیابی ہے اور ملک و مال کے چیتھڑوں میں کوئی کامیابی نہیں، اس کو اپنے پرکھوں لے کیونکہ تیرے مرتے ہی تو قبر میں جب جائے گا تو پہلا سوال یہ ہوگا کہ بتا تیرا پالنے والا کون ہے؟ اگر اس پر محنت کی تھی کہ دُوکان سے پلتا ہوں، اپنی محنت سے پلتا ہوں، پیسے سے پلتا ہوں تو قبر میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا رب خدا ہے، جو دل میں نہیں تو زبان پر کیسے آئے چاہے تو کروڑ مرتبہ روز پڑھ لیا کر کہ اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ (حضرت جی رح کی یادگار تقریریں ص۱۴)۔

(۱۳۹)

اصل کامیابی کی جو گارنٹی ہے وہ تو حضورؐ کے طریقوں میں ہے

فرمایا ـــــ کلمہ نماز کی ترتیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں مسجد میں جو چلائی تھی اگر ہم اپنی مسجدوں میں بیٹھ کر ان چیزوں کو چلانے لگیں گے

اور نماز کے باہر جس قدر ہمارے شعبے ہیں وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر آئینگے۔ حضورؐ کے طریقے پر آگئے تو حکومت کرکے بھی جنت میں جائیں گے اور اگر حضورؐ کے طریقے پر نہ آئے تو محکومیت میں بھی دوزخ میں جائیں گے۔ اگر آپ حضورؐ کے طریقے پر چل پڑے تو مالداری میں بھی جنت میں جائیں گے، اگر حضورؐ کے طریقے پر نہ چلے تو فقیری میں بھی دوزخ میں جائیں گے۔ اصل کامیابی کی جو گارنٹی ہے وہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں میں ہے۔ (حضرت جیؒ کی یادگار تقریریں ص۱۷)۔

(۱۴۰)

ولایت کا اعلیٰ درجہ

فرمایا ——— ولایت کی دو قسمیں ہیں، ایک یہ کہ سب کچھ چھوڑ کر جنگلوں میں نکل جانا اور تزکیہ اختیار کرلینا اور اللہ جل شانہٗ کی طرف چلنا، یہ ولایت کا ادنیٰ درجہ ہے اور دوسرا ولایت کا اعلیٰ درجہ ہے کہ جس شعبہ میں چل رہے ہیں اس کو ولایت والوں کی صفات سے چلانا، اس کے لیے اپنے اپنے شعبوں سے نکل کر اپنا اپنا یقین عبادت اور اخلاق بنانے کی ضرورت ہے، ان چیزوں کو بنا کر پھر شعبوں میں لگا جائے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۶۲۳)۔

(۱۴۱)

ہم یہ نہیں چاہتے کہ صحیح بخاری پڑھانے والوں کو التحیات یاد کرانے لگادیں

علماء کے تعلیمی حلقے کے ختم پر فرمایا جس میں حضرت مولانا عبدالحق مدنی رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ بخاری شریف پڑھانے والوں کو التحیات یاد کرانے پر لگادیں مگر یہ ضرور چاہتے ہیں کہ "التحیات" یاد کرانے کی بخاری شریف

پڑھانے والوں کے نزدیک بھی انتہائی اہمیت ہو اس لیے کہ یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں سے ایک علم ہے، اسے غیر اہم سمجھنے والا کہیں کا نہ رہے اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ تعلیم کا یہ درجہ بھی ماہرین بخاری کی نگرانی میں ہو۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۵۳)

(۱۴۲)

اللہ کی رضا کے علاوہ کسی بھی نیت سے عمل کرنا نفسانیت ہے

وصال سے صرف دو دن پہلے حضرت جی رح نے فرمایا ــــــ اللہ کی رضا کے علاوہ کسی بھی نیت سے عمل کرنا نفسانیت ہے، مال مل جائے، مال بڑھ جائے، لوگ تعریفیں کریں، بڑا بن جاؤں، شہرت مل جائے، مرجع بن جاؤں، میری بات چلنے لگے، میری حیثیت مانی جائے، میری رائے پوچھی جائے۔ ان اغراض کے لیے عمل کرنا ہرگز اخلاص اور للّٰہیت نہیں ہے یہاں تک کہ مخلصینِ خدا کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے اس موعود کے لیے بھی عمل نہیں کرتے، اس لیے کہ موعود موعود ضرور ہے، مگر مقصود نہیں، اور جو موعود کو مقصود بنا کر کرتے ہیں وہ موعود ہی میں پھنس جاتے ہیں اور جو لوگ صرف رضاءِ الٰہی کو مقصود بنا کر چلتے ہیں، ان پر جب خدا کے مواعید پورے ہوتے ہیں اور ملک و مال کی نعمتیں ملتی ہیں تو وہ ان کو اپنی ذات پر خرچ کرنے کے بجائے دین کی اشاعت اور مخلوقِ خدا پر محض رضاءِ الٰہی کے لیے خرچ کر دیتے ہیں جیسا صحابۂ کرام رض نے کیا تھا۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۵۳)۔

(۱۴۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت کی بنیاد پاکیزگی سادگی و حیا پر ہے

فرمایا ــــــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت کی بنیاد پاکیزگی، سادگی اور حیاء

پر ہے، اور یہود و نصاریٰ کی لائی ہوئی معاشرت کی بنیاد بے حیائی، اسراف اور تعیش پر ہے، تمہیں ان کی معاشرت پسند آنے لگی جنھوں نے تمہارے اسلاف کے خون بہائے، عصمتیں لوٹیں، ملک چھینے، اور اب بھی تمھیں امداد دے کر اس طرح پال رہے ہیں جس طرح تم مرغیاں پالتے ہو (یعنی ذبح کرنے کے لیے)۔ اور جس ذاتِ اطہر نے تمہارے لیے خون بہایا، دانت شہید کرائے، حمزہ رض جیسے چچا شہید کرائے، تمہارے لیے راتیں جاگتے گذاریں، ان کی معاشرت تمھیں پسند نہ آئی۔

دوستو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت بھی قیامت تک کے لیے ہے، جیسے ان کی نبوت قیامت تک کے لیے ہے۔ جب تم میں نورِ ایمان آئے گا تو تمھیں حضور ص کی معاشرت کی ایک ایک چیز پیاری لگے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص ۵۴)۔

(۱۴۴)

لینے والا بدلا ہے دینے والا تو نہیں بدلا

فرمایا ــــــ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی فراخ دلی اور فراخ دستی کو دیکھ کر ایک مرتبہ فرمایا "مولوی یوسف! چچا جان (یعنی مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کے زمانے میں اور بات تھی، تم اپنی بساط کے موافق حالات کا لحاظ رکھتے ہوئے کام کرو۔"

اس کے جواب میں مولانا یوسف صاحب رح نے فرمایا:۔

"بھائی جی! لینے والا بدلا ہے، دینے والا تو نہیں بدلا" (سوانح حضرت جی رح ص ۶۷۸)

(۱۴۵)

یہ میرے ساتھ ایک طرح کا ظلم ہے

مرکز پر کچھ قرض ہو گیا تھا۔ دھلی کے کچھ احباب

نے قرض کی ادائیگی کے لیئے پچیس ہزار کی رقم اپنے خاص احباب سے جمع کی۔ جب حضرت جی رح کو اس کا علم ہوا تو فرمایا ــــــ "آپ لوگوں نے جو کچھ کیا نیک نیتی سے کیا، لیکن میرے ساتھ یہ ایک طرح کا ظلم ہے۔ جب اس طرح کے انتظام آپ لوگ کریں گے تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کی مدد کے قابل نہیں رہیں گے، اللہ کی مدد کے قابل ہم اسی وقت تک رہیں گے جب تک دنیا میں ہمارا کوئی سہارا نہ ہو، اور ہماری نظر بس اللہ کے خزانے اور اس کی مدد پر ہو اور ہم مضطر ہوں۔ (سوانح حضرت جی رح ص ۶۷۹)۔

(۱۴۶)

ہمارا مطمح نظر ہے کہ یوروپ و ایشیا کی قومیں اسلام میں آئیں

فرمایا ــــــ ہمارا مطمح نظر ہے کہ یوروپ و ایشیا کی قومیں اسلام میں آئیں، لیکن اس کام کو نہ کوئی حکومت کر سکتی ہے نہ کوئی سرمایہ دار کر سکتا ہے۔ پبلک کو پبلک ہی کے پیسے سے نکالنا، پبلک کا ذہن ہو کہ پیسہ لگانا ہے۔ اب پبلکی سطح پر کام کو اٹھائینگے تو اس کا ذہن بنے گا۔ اس پبلک میں سرمایہ دار، غریب، تاجر، زارع، عہدہ دار، سب ہی آئیں گے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص ۱۵۷)۔

(۱۴۷)

ہمارا کام پبلک کے جان و مال کو اسلام کے پھیلانے میں لگانا ہے

فرمایا ــــــ اسلامی طریقوں کے ضیاع پر جو مصیبتیں آرہی ہیں وہ ختم ہوں اور ان طریقوں کے وجود پر جو دارین کی نعمتیں وعدہ کی گئی ہیں وہ دارین میں حاصل ہوں اور حق تعالیٰ شانہٗ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہو، ہمارا کام ہے کہ پبلک کے جان و

مال کو اسلام کے پھیلانے میں لگانا، اسلام طریقوں کا نام ہے اور جب خصوصیت پیدا ہوں گی تو لوگوں کو بدلنا خود اسلام کی دعوت ہے، جب غیروں میں اسلام کی دعوت دی جاتی ہے لیکن جب وہ طریقوں میں کوئی فرق نہیں دیکھتے تو اسلام نہیں پھیلتا۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۶)۔

(۱۴۸)

اِس اُمّت پر خاص رحمت

فرمایا ـــــ اس اُمت مرحومہ پر اللہ رب العزت نے کتنا بڑا کرم فرمایا ہے کہ اس دعوت اور جدوجہد کے خطابات سے ساری اُمت کو نواز کر حد سے زیادہ رحمتوں سے نوازا۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۳۵)۔

(۱۴۹)

دعوت والی محنت چھوٹنے سے ہر چیز رسمی بن گئی ہے

فرمایا ـــــ اس دَوڑ دھوپ (یعنی دعوت والے کام) کے عمومی اور اجتماعی نہ رہنے سے ہر چیز کی حقیقت اوجھل و مضمحل ہو کر ہر چیز رسم بن کر جزوی منافع پر آپڑی یا مضرت کا رُخ اختیار کر چکی۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۳۵)۔

(۱۵۰)

عذابات سے بچنے کا اصل علاج اپنے اندر ایمان پیدا کرنا

فرمایا ـــــ جو عذاب معاصی کی وجہ سے اور اللہ کے فرائض اور اس کی حُدود

توڑنے کی وجہ سے آرہا ہے اور آنے والا ہے، اس کو تمہارے ایٹم بم بلکہ تمہارے بم کے گولے بھی نہیں روک سکیں گے، اصل علاج یہ ہے کہ اپنے اندر ایمان پیدا کرو، اللہ کی طرف رجوع کرو۔ صرف یہی چیز تمہیں اور پورے عالم اسلام کو بچا سکتی ہے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۲۹۹)۔

(۱۵۱)

مُلک و مال کو بچانے کا راستہ

ـــــــ ایک عالم جن کی پنڈت نہرو کے یہاں آمد و رفت تھی، پنڈت نہرو ان کا بہت لحاظ کرتے تھے، حضرت جی رح نے ان عالم صاحب سے فرمایا کہ اگر آپ پنڈت نہرو سے یا حکومت کے دوسرے ذمہ داروں سے بات کریں تو ان سے یہ ہی کہیں کہ تمہیں اور ملک کو صرف فوجی تیاریاں نہیں بچا سکیں گی، خدا کو راضی کرنے کی، ظلم کو ختم کرنے کی اور انصاف کو رواج دینے کی کوشش کرو تو تم بھی بچ جاؤ گے اور مُلک بھی بچ جائے گا۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۳۰۰)۔

(۱۵۲)

حضورؐ نے ہم کو جن عالی اُصولوں کا عادی بنایا ہے وہ بالذات محبوب ہیں

فرمایا ـــــــ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی جد و جہد و نقل و حرکت کی جس اعلیٰ صورت پر ہمیں چھوڑا اور بھوک پیاس و شدائد کے تحمل کی فضاؤں میں الفت و مودّت کے جن عالی اصولوں کا ہم کو عادی بنایا وہ بالذات محبوب ہیں، اور اس کا حسن لذاتہ ہے۔

(مکتوبات اکابر تبلیغ ص۶۸)

(۱۵۳)

پریشانیوں سے خلاصی کا راستہ

فرمایا ـــــ ایسے وقت جبکہ عام مخلوقات پریشانیوں میں پوری طرح مبتلا ہے اور خلاصی کی اس راہ کے سوائے کوئی صورت نہیں، اپنے احباب کی ذمہ داری حد سے زیادہ ہے، جہاں تک ہوسکے اپنی ذلت والے ہر طرح کے جذبات کو کچلتے ہوئے اس جد وجہد وحرکت و کے تعدیہ وفروغ کی شکلوں کو پوری طرح بڑھاتے ہوئے راتوں کو تنہائیوں میں پوری طرح بلبلا کر عام مخلوق کے لیے عموماً اور اُمّتِ مرحومہ کے لیے خصوصاً پورے یقین واعتماد کے ساتھ دعاؤں کے مانگنے کا اہتمام فرمادیں۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۹۵)۔

(۱۵۴)

اُمت کی پریشانی کی وجہ

فرمایا ـــــ مسلمان ساری دنیا میں اس لیے پٹ رہا ہے اور مر رہا ہے کہ اُس نے اُمت پنے کو ختم کرکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی پر پانی پھیر دیا ہے، میں یہ دل کے غم کی باتیں کہہ رہا ہوں ساری تباہی اس وجہ سے ہے کہ اُمت اُمت نہ رہی بلکہ یہ بھی بھول گئے کہ اُمت کیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اُمت بنائی تھی (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۵۲)

(۱۵۵)

کلیات پر محنت کرنا ہے جزئیات کو نہیں چھیڑنا ہے

فرمایا ـــــ شریعت میں جو حکم ہے ہم اس کو مانتے ہیں، یہ جزئیات کلیات پر

پر متفرع پر ہیں، پہلے کلیات سمجھ لیتے ہیں جن سے جزئیات سمجھ میں آجائیں، ان کلیات پر محنت کرنا ہے، ہم جزئیات نہیں چھیڑتے، ہماری جماعت میں ہر طرح کے آدمی ہیں وہ سب ایک طرح کی مشق کرتے ہیں۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۶)۔

(۱۵۶)

کسی کی معمولی چیز بھی بغیر اجازت استعمال نہ کرو

فرمایا ــــــ کسی کی چیز بغیر اس کے مالک کی اجازت کے استعمال کرنا حرام ہے اس سے بچو! خواہ چیز کتنی ہی معمولی اور عام استعمال میں آنے والی کیوں نہ ہو، ممکن ہے کہ جس وقت تم اس چیز کو استعمال کرنے لگو، اسی وقت اس کو بھی ضرورت ہو۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۹۶)۔

(۱۵۷)

حرکت میں فتنوں سے حفاظت ہے

فرمایا ــــــ حرکت میں فتنوں سے حفاظت ہے۔ جب منافقین نے ایک غزوہ کے موقع پر مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنا چاہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ٹھہرو مت آگے بڑھتے رہو اور چلتے رہو۔ (سوانح حضرت جی رح ص۲۳۴)۔

(۱۵۸)

حالات کے صحیح ہونے کا راستہ

فرمایا ــــــ حالات کی بنیاد ملک و مال، زر و زمین، راکٹ وغیرہ پر نہیں ہے،

بلکہ حالات کی بنیاد اعمال ہیں، انبیاء رض، صحابہ رض اور علماء والے اعمال حالات سنوارنے والے بنیں گے، حالات ملک و مال، سونا، چاندی کی بدولت ٹھیک نہیں ہوں گے، جو یہ سمجھتا ہے دھوکہ میں ہے، حقیقت یہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے حالات کو اعمال کے ذریعہ جوڑا ہے، حالات کو چیزوں کے ذریعہ نہیں جوڑا، جیسے عمل کرے گا، حالات مرتب ہوں گے۔ (سوانح حضرت جی رح ص۶۰۷)۔

(۱۵۹)

رقم سے انکار، آفراد کا مطالبہ

کلکتہ کے ایک بڑے صاحب ثروت نے حضرت جی رح کی خدمت میں پچاس لاکھ روپیہ کی پیشکش کی۔ حضرت جی رح نے پورے استغناء سے کام لے کر اتنی بڑی رقم لینے سے انکار کر دیا اور

فرمایا ــــــ "ان پچاس لاکھ روپے کے بجائے تم پچاس آدمی دے دو، جو جماعتوں کے ساتھ باہر نکلیں اور وقت لگائیں۔ (سوانح حضرت جی رح ص۲۲۹)

(۱۶۰)

حج کے فریضہ کے اثرات پورے نظام عالم پر پڑتے ہیں

فرمایا ــــــ حج کے فریضہ کا تعلق صرف حج کرنے والوں سے نہیں، بلکہ پوری اُمت کے دین اور محنت کا جائزہ خداوند قدوس اپنے گھر پر لیتے ہیں جس کے اثرات پورے نظام عالم پر پڑتے ہیں، وہاں کی زندگی میں پاک طریقوں کو اختیار کرنے پر سارے عالم پر انعامات و رحمت کے اثرات پڑتے ہیں اور وہاں کی زندگیوں کی

خرابیاں سارے عالم پر پریشانیوں کے اثرات ڈلواتی ہیں۔ (سوانح حضرت جیؒ ص۴۰۶)

(۱۶۱)

کاش دنیا کا کوئی حصہ ایسا مل جاتا، جہاں اسلام اپنے صحیح خدوخال کے ساتھ نظر آتا

حضرت جی رح نے اکثر بے چین ہوکر فرمایا ــــــ "ہائے اللہ! میں کیا کروں" اور کبھی فرماتے "کاش دنیا کا کوئی حصہ ایسا مل جاتا، جہاں اسلام اپنے صحیح خدوخال کے ساتھ نظر آتا۔ (سوانح حضرت جی رح ص۶۷۴)۔

(۱۶۲)

مولانا محمد الیاسؒ اور مولانا محمد یوسفؒ میں فرقِ مراتب

فرمایا ــــــ مجھ میں اور حضرت جی مولانا محمد الیاس صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ میں یہ فرق ہے کہ حضرت مولانا الیاس صاحبؒ پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہوکر لوگوں کو چوٹی پر بلاتے تھے، اور میں پہاڑ کے دامن میں کھڑا ہوکر لوگوں کو چوٹی پر چڑھنے کی دعوت دیتا ہوں۔ (سوانح حضرت جی رح ص۶۸۴)۔

(۱۶۳)

اُمّت کی جہالت دُور کرنے کا نسخہ

فرمایا ــــــ اُمّت کی جہالت کو دُور کرنے اور اُمّت میں علم کی ضرورت کو پُورا

کرنے کے لیے چار جذبے پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ (۱) سُننے کا جذبہ (۲) سُنانے کا جذبہ (۳) سیکھنے کا جذبہ (۴) سکھانے کا جذبہ۔ (تبلیغ کا مقامی کام ص۵۹)۔

(۱۶۴)

اُمت کا ہر طبقہ اپنی زندگی کی ترتیب قائم کرے

فرمایا ـــــ ہر مسلم چاہے وہ عالم ہو یا صوفی، بزرگ ہو یا حافظ، حاکم ہو یا ملازم، تاجر ہو یا کاشتکار، مزدور ہو یا فقیر، شہری ہو یا دیہاتی، غرضیکہ تمام طبقے والے یعنی اُمت کی تمام اقسام اپنی زندگی کی ترتیب قائم کریں۔ (تبلیغ کا مقامی کام ص۹۳)۔

(۱۶۵)

دنیا میں فتنے آنے کا سبب

فرمایا ـــــ دنیا میں جتنے فتنے آتے ہیں وہ سب زائد وقت کو غلط گذارنے کا نتیجہ ہیں، کاش انسان کی عقل کے کان کھل جاویں۔ (تبلیغ کا مقامی کام ص۹۹)۔

(۱۶۶)

یہ دعوت والا کام آگ پر پانی ڈالتا ہے

فرمایا ـــــ بعض دفعہ بے قرار ہو کر فرمایا کہ تم لوگ قربانیاں کیوں نہیں بڑھاتے تاکہ غیر مسلم تک ایمان والے بن جائیں اور ہمیشہ کی دوزخ سے بچ جاویں اور فرمایا کہ یہ دعوت والا کام آگ پر پانی ڈالتا ہے۔ (تبلیغ کا مقامی کام ص۱۶۶)۔

(۱۶۷)

اُمّت کو توڑنے والی چیزیں معاملات اور معاشرت کی خرابیاں ہیں

فرمایا ـــــ اُمت جب بنے گی جب اُمت کے سب طبقے بلا تفریق اس کام میں لگ جائیں جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دے کر گئے ہیں۔ اور یاد رکھو! اُمّت پنے کو توڑنے والی چیزیں معاملات اور معاشرت کی خرابیاں ہیں۔ (تبلیغی تحریک ص۵۲)

(۱۶۸)

آپس کی بے تکلّفی دِلوں کے پھٹنے کا ذریعہ ہے

فرمایا ـــــ آپس کی بے تکلفی سے بچو کہ اس سے بے اکرامی شروع ہو جاتی ہے اور بے اکرامی سے دل پھٹتے ہیں۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۹۶)۔

(۱۶۹)

اُمّت کا حال

فرمایا ـــــ جب مسلمان ایک امت تھے تو ایک مسلمان کے کہیں قتل ہو جانے سے ساری اُمّت ہل جاتی، اب ہزاروں لاکھوں کے گلے کٹتے ہیں اور کانوں پر جُوں تک نہیں رینگتی۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۵۱)۔

(۱۷۰)

بجائے ہوائی جہاز کے ریل کا سفر

مدراس کا سفر تھا، مدراس والے حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کا

ہوائی جہاز کے ذریعے کرانا چاہ رہے تھے۔ جب حضرت جی رح کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا ــــــ "میں تم لوگوں کو ہوائی جہاز سے پیدل پر لانا چاہتا ہوں اور تم مجھ سے اس کے برعکس کی توقع رکھتے ہو" اور یہ کہہ کر انکار فرما دیا۔ اور پھر ریل سے سفر کیا۔ (سوانح حضرت جی رح ص۳۴۲)۔

(۱۷۱)

اجتماعی مسئلہ بگڑنے کی صورت میں اولیاء کی دعائیں بھی حالات کو بہتر نہیں بنا سکتیں گی

فرمایا ــــــ اجتماعی مسئلہ کے بگڑنے کی صورت میں اگر قوم کے اولیاء اللہ اس کے سدھار کے لیے راتوں کو رو رو کر بھی دعائیں کریں گے تو ان کی دعائیں بھی حالات کو بہتر نہیں بنا سکتیں۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۴۷)۔

(۱۷۲)

آپس کے تفرقہ کا علاج

فرمایا ــــــ آج ہر طبقہ میں ہر جگہ جوتہ چل رہا ہے اور مسائل بگڑتے چلے جا رہے ہیں، اس کا علاج صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں ہے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص۱۳۶)۔

(۱۷۳)

عجیب معمّہ

فرمایا ــــــ جب ہمارے خاندان میں پوتا پیدا ہوتا ہے تو دادا کے مرنے کا وقت

قریب آجاتا ہے، چنانچہ جب میرے یہاں ہارون پیدا ہوا تو حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ارشاد فرمایا تھا، اب میرا وقت قریب ہے، اسی طرح اب مولوی ہارون سلمہٗ کے فرزند تولد ہوا ہے تو میرا وقت قریب آگیا ہے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص ۱۹۳)۔

(۱۷۴)

آج اُمت میں خیر و شر، نیکی و بدی کا امتیاز باقی نہیں رہا

فرمایا ــــــ آج خیر و شر، نیکی و بدی کا امتیاز باقی نہیں رہا۔ اگر آج کے دور میں ہم سب مل کر یہ کام انجام دے لیں کہ اُمت خیر و شر میں امتیاز کرنے لگے تو بڑا کام ہو جائے نمازوں کی تشکیل، زکوٰۃ کا نظام، روزۂ رمضان کا اہتمام، فریضۂ حج کے آداب کی تکمیل اور تمام اخلاقی اور معاشی سدھار کا مسئلہ، آگے کا مرحلہ ہے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص ۴۴)

(۱۷۵)

سارے نظام کی درستگی مقصود ہے

فرمایا ــــــ ہم یہ چاہتے ہیں کہ بازار سے مسجد تک کا نظام اور مسجد سے بیت اللہ تک کا نظام درست ہو جائے۔ (تذکرہ حضرت جی رح ص ۴۴)۔

(۱۷۶)

چیزیں نفع و نقصان پہونچانے میں خدا کی محتاج ہیں

فرمایا ــــــ اللہ سے سب کچھ ہوتا ہے، چیزوں سے کچھ نہیں ہوتا، چیزیں نفع و نقصان پہونچانے میں اللہ کی محتاج ہیں، اللہ تعالیٰ کو کسی کی احتیاج نہیں۔ (تذکرہ حضرت

جی رح صـ۴۶)۔

(۱۷۷)

حضرت جی رح کا وصال سے کچھ لمحات پہلے کا حال

حضرت جی نوراللہ مرقدہٗ نے وصال سے کچھ لمحات پہلے یہ فرمایا ـــــ کہ "میرے ساتھ کون ہے؟" اور ساتھیوں کے جواب پر یہ ارشاد فرمایا کہ "میرے ساتھ کوئی نہیں، میرے ساتھ میرا اللہ ہے"۔ (تذکرہ حضرت جی رح صـ۶۲)

(۱۷۸)

سنت کے مطابق استنجا میں انوارات

فرمایا ـــــ محقق صوفیاء نے کہا ہے کہ سنت کے مطابق بیت الخلاء یعنی فراغت و استنجا میں جو انوارات ہیں وہ بعد میں دین کی خدمت کے لیے پیدا ہونے والے بڑے بڑے شعبوں میں نہیں۔ (تذکرہ حضرت جی رح صـ۶۳)۔

(۱۷۹)

بندے کا کام اللہ کی رضا پر جان کھپانا ہے

فرمایا ـــــ نتائج و ثمرات تو محض اللہ ربّ العزت کے ہاتھ میں ہیں، بندہ ان کا مکلف نہیں، اس کا اپنا کام تو ایسے طریقے پر جان کھپانے پر استقامت حاصل کرلینا ہے جس سے حق تعالیٰ شانہٗ کی بھرپور رضا حاصل ہو، اور اُونچے معیار والے جان کھپانے والوں میں شمار ہوں۔

(مکتوبات اکابر تبلیغ صـ۵۵)۔

(۱۸۰)

سرسبزی کے دروازے کب کھلیں گے

فرمایا ــــــ آج اس امت کے لیے رحمت کے دروازے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مساعی کی برکات وطفیل سے کھلے ہوئے ہیں۔ بس آپؐ کے طریقے پر محنتوں کے رواج کرنے پر تھوڑی سی بھی جم کر محنت کرلیں تو اللہ رب العزت اس امت کی سرسبزی کے دروازوں کو پوری طرح کھول دیں گے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۶۲)۔

(۱۸۱)

مصائب سے خلاصی اس جدّوجہد کی حیات میں ہے

فرمایا ــــــ ایسے وقت میں جبکہ اللہ رب العزت کی مخلوق اپنی غلط جدوجہد ومحنت کی بنا پر بلاؤں اور مصائب کے میدانوں میں الجھی ہوئی ہے اس کی خلاصی محض اس جدّ وجہد کی حیات میں ہے جس سے انسانیت کا رخ ذاتِ باری تعالیٰ پر محنتیں کرکے ان کی خوبیوں اور اوصاف کے اکتساب کی طرف پلٹے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۶۴)

(۱۸۲)

مصائب وبلایا کا علاج

فرمایا ــــــ مادی چیزوں کے انہماک اور تعیّش کی چیزوں کے لذائذ میں الجھنے پر جن بلایا کے دروازے کھلے، ان کا علاج وہ سادہ بھوک وپیاس وتحمل وصبر والی

حرکت ہے جس پر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چھوڑ کر گئے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۶۴)۔

(۱۸۳)

ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

فرمایا ـــــ حالات کے بدل دینے والے محض اللہ رب العزت ہیں جو نسے حال کو جب چاہیں بدل دیں، ہم سے تو وہ عبدیت وانہماک مطلوب ہے جس پر وہ حالات کو بدل دیتے ہیں۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۶۰)۔

(۱۸۴)

اِس کام کو پھیلانے کے لیے سخت محنت کی ضرورت ہے

فرمایا ـــــ جون سی چیز بھی رواج سے جاتی رہے، اس کا رواج دنیا بہت ہی زیادہ جاں فشانیوں اور قربانیوں کو چاہتا ہے۔ پھر ایسے راستہ کا زندہ کرنا جس سے طبائع انسانیہ بُعد اختیار کر چکی ہوں، اس کے لیے کتنی محنتوں اور قربانیوں کی ضرورت ہوگی۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۵۷)۔

(۱۸۵)

اہلِ عالم پر بلایا کے نزول کے اَسباب

فرمایا ـــــ جن اسباب ظاہریہ کی وابستگی کو خود ہماری اپنی طبیعتوں نے کام قرار دے رکھا ہے اور ان کے کھینچنے میں ہم ضعیف ہو رہے ہیں، یہی اہل عالم پر بلایا کے نزول کے اسباب ہیں۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۷)۔

(۱۸۶)

ایمان کے لیے جان کھپانے کے اثرات

فرمایا ـــــ ایمان کے لیے جانوں کا کھپانا اور طریقہ محمدیہ کی سرسبزی کے لیے عالم میں اپنی جانوں پر بھوک و پیاس اور گرمی و سردی برداشت کرتے ہوئے ٹھوکریں کھانا ہی نامساعد احوال کے مساعد احوال کی طرف مبدّل ہونے کا ذریعہ بنتا ہے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۸۸)۔

(۱۸۷)

تسخیر کائنات کا وعدہ

فرمایا ـــــ اور اسی دعوت والے عمل کے سامنے ساری کائنات کی تسخیر کے حق تعالیٰ شانہٗ کے وعدے ہیں اور احوالِ عالم کے دُرست کر دینے کی ذمہ داری ہے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۹۳)۔

(۱۸۸)

اندر کے دَرد و بے چینی سے یہ اثرات پڑیں گے

فرمایا ـــــ اپنے میں عزیمت و جذبات کی بقدر اور اپنے میں دَرد و کرب اور بے چینی کے ساتھ مساعی کے انہماک کی بقدر دوسروں کے اٹھ جانے کی غیب سے اعلیٰ اعلیٰ شکلیں وجود میں آتی ہیں۔

(مکتوبات اکابر تبلیغ ص۹۴)۔

(۱۸۹)

گشت کا عمل اس کام میں ریڑھ کی ہڈی کی سی اہمیت رکھتا ہے

فرمایا ـــــ گشت کا عمل اس کام میں ریڑھ کی ہڈی کی سی اہمیت رکھتا ہے اگر یہ عمل صحیح ہوگا تو قبول ہوگا، دعوت قبول ہوگی، ہدایت آئے گی۔ اور اگر گشت قبول نہ ہوا تو دعوت قبول نہ ہوگی، دعوت قبول نہ ہوئی، دعا قبول نہ ہوگی، دعا قبول نہ ہوئی ہدایت نہیں آئے گی۔ (سوانح حضرت جی رح ص۵۷۳)۔

(۱۹۰)

اسلام کب پھیلے گا؟

فرمایا ـــــ جب پبلک اسلام کے پھیلانے والی بنائی جائے گی تو یہ اپنی زندگی کے طریقے بھی بدلے گی۔ اسلامی زندگی کی حقانیت بتانے کو بھی سیکھے اور اپنی زندگی کے طریقوں کو بھی اس کے مطابق بدلے۔ اس سے اسلام پھیلے گا۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ ص۱۵۶)

(۱۹۱)

زبان دلوں کو جوڑتی بھی ہے اور پھاڑتی بھی ہے

فرمایا ـــــ اُمت کے بنانے اور بگاڑنے میں، جوڑنے اور توڑنے میں سب سے زیادہ دخل زبان کا ہوتا ہے، یہ زبان دلوں کو جوڑتی بھی ہے اور پھاڑتی بھی ہے زبان سے ایک بات غلط اور فساد کی نکل جاتی ہے اور اس پر لاٹھی چل جاتی ہے اور پورا فساد کھڑا ہو جاتا ہے، اور ایک ہی بات جوڑ پیدا کر دیتی ہے اور پھٹے ہوئے دلوں

کو ملا دیتی ہے، اس لیے سب سے زیادہ ضرورت اس کی ہے کہ زبان پر قابو ہو، اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے جب بندہ ہر وقت اس بات کا خیال رکھے کہ خدا ہر وقت اس کے ساتھ ہے اور اس کی ہر بات سُن رہا ہے۔ (تبلیغی تحریک ص۵۴)۔

(۱۹۲)

کتابوں سے لگن کا حال

فرمایا ــــــ بڑے حضرت جیؒ (مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ) جب مجھے میوات میں جماعتوں کے ساتھ بھیجا کرتے تھے تو میں بیل گاڑی کے چھکڑے میں اپنی کتابیں رکھ لیتا تھا اور راستہ بھر پڑھتا چلا جاتا تھا اور قیامگاہ پر پہونچنے کے بعد جو کچھ مجھ کو لکھنا ہوتا تھا لکھ لیتا تھا۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۵۰)۔

(۱۹۳)

اعمال والی زندگی فضائل سے پیدا ہوتی ہے

فرمایا ــــــ اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال مطلوب ہیں اور اعمال والی زندگی فضائل سے پیدا ہوتی ہے، پہلے فضائل کو بیان کرنا چاہیئے تاکہ اعمال زندہ ہوں، اعمال کے وجود میں آنے کے بعد صحت و فساد کا سوال پیدا ہوتا ہے، اس وقت مسائل کی ضرورت ہوگی۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۵۵)

(۱۹۴)

ہم پڑھانے کو بنیادی کام سمجھتے ہیں

ایک دفعہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب

بجنوری نے حضرت جی رح سے اپنی درسی مصروفیات کی شکایت کی اور عرض کیا کہ میں پڑھانے سے اس قدر تھک گیا ہوں کہ جی چاہتا ہے کہ تھوڑے دنوں کے لیے کوئی آدمی مل جائے تو درسی ذمہ داری اس کے سپرد کرکے کچھ دن تبلیغ میں لگا دوں۔ تو حضرت جیؒ نے فرمایا ــــــ "ہرگز نہیں، تبلیغ سے پہلے بھی یہی کام کرنا ہے اور تبلیغ کے بعد بھی یہی کام کرنا ہے۔ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم مدرسوں کے مخالف ہیں، حالاں کہ یہ غلط ہے، ہم پڑھانے کو بنیادی کام سمجھتے ہیں اور حد یہ ہے کہ ہم خود پڑھاتے ہیں، ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ پڑھانے کے کام کے ساتھ تبلیغ کو بھی لگائے رکھو۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۵۸)۔

(۱۹۵)

محدود جگہ میں لامحدود خواہشوں کو پورا نہیں کیا جاسکتا

فرمایا ــــــ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو انسان کی ضرورت کے لیے بنایا ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ جتنی چیزیں دنیا میں ہیں وہ سب انسان کی ضرورت کے لیے ہیں اور محدود ہیں، لیکن انسان ضرورت سے آگے بڑھ کر جب خواہش کی منزل میں داخل ہوتا ہے تو خواہشیں لامحدود ہیں۔ ایک محدود جگہ میں لامحدود خواہشوں کو پورا نہیں کیا جاسکتا۔ خواہش پوری ہونے کی جگہ جنت ہے اور جنت کی تمام چیزیں غیر فانی ہیں اور لامحدود ہیں، اسی چیز کو قرآن پاک میں ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے:۔

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ أَنفُسُكُمْ۔ — جنت میں وہ سب چیزیں موجود ہیں، جن کی تمہارے نفوس خواہش کریں گے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۵۹)۔

(۱۹۶)

حضورؐ نے اکثر لشکر دعوت کے لیے بھیجے تھے

فرمایا ـــــ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے وفود، لشکر، قبائل اور علاقوں میں بھیجے ہیں وہ سب دعوتِ دین کے لیے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام جہادوں کی تعداد ایک روایت کے مطابق ۲۳ ہے اور دوسری روایت کی بنا پر ۳۹ ہے۔ ان میں سے نو کے متعلق لکھا ہے۔ بعث مقاتلا آپؐ نے جنگ کے لیے بھیجا۔ بقیہ سب کے بارے میں یہی لکھا ہے کہ دعوت کے لیے بھیجے تھے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک جنگ میں ایک کافر کو زخمی کیا۔ (تذکرہ مولانا یوسفؒ ص۵۹)۔

(۱۹۷)

خیر القرون میں تعارف کا طریقہ

فرمایا ـــــ خیر القرون میں تعارف اعمال کے اعتبار سے کرایا جاتا تھا کہ یہ تہجد گذار ہیں، یہ قائم اللیل ہیں، یہ صائم النہار ہیں۔ (تذکرہ مولانا یوسفؒ ص۶)۔

(۱۹۸)

صحابہؓ کی ادنیٰ ترتیب

فرمایا ـــــ چوبیس ۲۴ گھنٹے کی حضرات صحابہؓ کی ترتیب میں ادنیٰ ترتیب یہ ہے کہ آدھا دن کمائی میں اور آدھا دن مسجد میں، اسی طرح ان کے یہاں رات کی تقسیم تھی، نصف شب بچوں اور بیوی کے حقوق کی ادائیگی میں اور نصف شب نماز اور ذکر میں

صَرف کرتے تھے۔ (تذکرہ مولانا یوسفؒ ص۹۱)۔

(۱۹۹)

دیوبند، سہارن پور جماعتیں بھیجنے کی وجہ

فرمایا ـــــ میں جو دیوبند، سہارن پور جماعتیں بھیجتا ہوں، وہ اس لیے نہیں کہ علماء کو تبلیغ کی جائے، ان کو دعوت دی جائے، میں تو اس غرض سے بھیجتا ہوں کہ آج عوام علماء سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ یہ ان سے قریب ہوجائیں، اسی میں ان کا فائدہ ہے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۹۷)۔

(۲۰۰)

غزوۂ بدر کی تاریخ میں جماعتوں کے نکالنے کا معمول ترک کرنے کی وجہ

مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری رح نے حضرت جی رح سے دریافت کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ان تاریخوں میں بھی جماعتیں نکالا کرتے تھے جن تاریخوں میں غزوۂ بدر ہوا تھا؟ پھر کیوں اس کو بند کر دیا۔ حضرت جی رح نے:۔

فرمایا ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ صحابہ رض کا پہلا سفر ہے جو خدا کے دین کی نصرت کے لیے ہوا تھا، اور اسی سفر میں حق و باطل کا فیصلہ ہوا تھا، اسی کے اتباع میں ان تاریخوں کے اندر جماعت نکالا کرتا تھا، لیکن جب بعد میں مجھے یہ محسوس ہوا کہ لوگ اس کو ضروری قرار دے دیں گے اور آئندہ یہ بدعت کی صورت اختیار کرلے گی، تو پھر میں نے اس کو بند کر دیا۔

(تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۰۵)

(۲۰۱)

اُصول بھی باقی رہا اور قرضہ بھی ادا ہوگیا

فرمایا ـــــ منشی بشیر صاحب! آپ جانتے ہیں کہ بڑے حضرت جی رح کے وصال کے بعد کتنا قرض ہوگیا تھا، غالباً دس پندرہ ہزار روپیہ سے کم نہ ہوگا۔ دِلّی کے ایک تاجر کو (جو بڑے حضرت جی رح کا ملنے والا تھا) معلوم ہوگیا، وہ روپیہ لے کر آیا، میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا، میرے پاس آکر بولا "لو اس سے اپنا قرض ادا کرو"۔ میں نے لاپرواہی سے کہا، ہمیں اس کی ضرورت نہیں، اگر وقت لگاؤ گے تو روپیہ لیا جائے گا ورنہ نہیں۔ وہ ناراض ہوکر روپیہ لے کر واپس چلا گیا۔ منشی جی جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے وہ قرضہ کس خوبی سے ادا کرایا، اُصول بھی باقی رہا اور قرضہ بھی ادا ہوگیا۔ (تذکرہ مولانا یوسف ص۱۱۸)۔

(۲۰۲)

کامیابی دَولت میں نہیں ہے

فرمایا ـــــ کامیابی دَولت میں نہیں ہے، اگر کامیابی دَولت میں ہوتی تو قارون کامیاب ہوتا، کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے، وہ کامیاب کرنا چاہے تو بلا روپیہ پیسے کے کامیاب کرسکتا ہے۔ اور وہ ناکام کرنا چاہے تو دَولت کے نقشوں میں بھی ناکامیاب کرسکتا ہے۔

(تذکرہ مولانا یوسف صاحب
رحمۃ اللہ علیہ)۔

(۲۰۳)

ہم تمھیں تعلیم سے ہٹانا نہیں چاہتے

فرمایا ـــــ جو وقت آپ حضرات (مراد کالج کے طلبار) فضولیات میں خرچ کر دیتے ہو، اُس کو دین کے کاموں میں لگا دو۔ چھٹیوں کا سارا وقت تفریحات میں گذر جاتا ہے، اس کو چلّوں میں لگا دو۔ ہم تمھیں تعلیم سے ہٹانا نہیں چاہتے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۲۵)۔

(۲۰۴)

فسادات کے مواقع پر جماعتوں کو بھیجنے کی وجہ

فرمایا ـــــ فساد کے زمانے میں میں نے ایک جماعت کی تشکیل کی۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "تم ایسے وقت میں باہر جماعتیں کیوں بھیجتے ہو؟ میں نے عرض کیا تھا کہ حضرت میرا یقین ہے کہ جہاں جماعت جائے گی، وہاں امن و اَمان ہو جائے گا۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۲۱)

(۲۰۵)

فسادات والے مقامات پر جماعت کے جانے سے امن و امان

فرمایا ـــــ فسادات کے دنوں میں بھی ہم نے جماعتوں کی نقل و حرکت بند نہیں کی۔ بلکہ ہمیں جب معلوم ہوا کہ فلاں جگہ فساد ہو گیا ہے، یا ایسے آثار موجود ہیں کہ اس علاقہ میں فسادات کی آگ بھڑک اُٹھے گی تو ہم نے جماعتوں کا رُخ اُسی طرف کو

کردیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان مقامات پر فسادات کی آگ نہیں بھڑکی اور جہاں فسادات ہو چکے تھے وہاں امن وامان ہوتا چلا گیا۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۲۰)۔

(۲۰۶)

حجازِ مقدّس والوں سے فرمایا

حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ حجازِ مقدس تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگوں سے

فرمایا ــــــ "ایک چیز آپ کے یہاں سے چلی تھی اور ہم تک پہونچی۔ آپ حضرات اس وقت بھی اس کے اہل تھے اور اب بھی اس کے اہل ہیں۔ دنیا نے آپ ہی سے دین سیکھا ہے اور اب بھی آپ کو یہی کام کرنا ہے" (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۲۵)۔

(۲۰۷)

دِین کے دشمنوں کی چال

فرمایا ــــــ دونوں قومیں (یہود و نصاریٰ) اسلام کی ہمیشہ دشمن رہی ہیں، انہوں نے اپنی معاشرت اور تہذیب کے ذریعہ دین کو ایسا نقصان پہونچایا ہے کہ سُدھار دشوار ہو رہا ہے، اچھے اچھے دینداروں کو خبر نہیں، تاریخ اسلام، سیرتِ پاک، لغاتِ قرآن میں ایسے تغیّرات کیے ہیں کہ اچھے اچھے اہل علم کو دھوکہ لگ جاتا ہے (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۶۱)

(۲۰۸)

تعلّق مع اللہ کا دُنیوی فائدہ

فرمایا ــــــ انسان جب اپنے آپ پر محنت کرتے کرتے اس درجہ تک پہونچتا ہے

جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہو کر اس کے صرف ہاتھ پاؤں اُٹھنے پر ہی فیصلے فرما دیتے ہیں تو دُنیا میں کیا ہوتا ہے، دنیا اس طرح اس کے پیچھے آتی ہے۔ آج ہم لوگ دنیا کے پیچھے بھاگتے ہیں اور وہ ہے کہ ہاتھ ہی نہیں آتی۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۷۱)۔

(۲۰۹)

خدا کے فیصلہ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی

فرمایا ــــــ نمرود کی خدائی پوری طاقت سے اس کوشش میں لگی رہی کہ آج کی رات کسی بچّے کے وجود کی بنیاد نہ پڑے۔ تمام مُلک کے مرد اور عورتوں کو الگ الگ کر دیا گیا، پہرے دار بٹھا دیئے گئے، لیکن ہُوا کیا، خدا کے حکم کے مطابق جو کام ہونا تھا ہو کے رہا، دشمن کے گھر، ابراہیم پَل رہے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ جب کرنے پر آتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت کچھ نہیں کر سکتی۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۷۲)۔

(۲۱۰)

ملکی اور خاندانی جذبہ سے اُمّت ٹوٹ جاتی ہے

فرمایا ــــــ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی مشکلات اور مصیبتیں جھیل کر اُمت تیار کی ہے، ملکی جذبہ، خاندانی عصبیت جب زندہ ہوتی ہے تو اُمّت ٹوٹ جاتی ہے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۷۵)

(۲۱۱)

تنہائی میں کلمہ کو عظمت کے ساتھ پڑھنے کا فائدہ

فرمایا ــــــ کلمہ کا جزو اول ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کیا ہے؟

کلمہ کا مقصد یقین کی تبدیلی ہے، چیزوں سے یقین نکل کر خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین آجائے، اسی کو کلمہ سے پیدا کرنا ہے۔

کلمہ کا جزو دوم حال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقوں کے مطابق بنائے۔ جتنا ہم یقین کی دعوت دیں گے اتنا ہی ہم میں یقین پیدا ہوگا اور تنہائیوں میں اس کلمہ عظمت کے ساتھ خدا کے دھیان کے ساتھ پڑھیں گے اتنا ہی دل میں یقین جمے گا۔

(تذکرہ مولانا یوسف رح صنہ۱۹)۔

(۲۱۲)

نماز ہماری زندگی پر کب اثر انداز ہوگی؟

فرمایا ـــــ نماز ایک عملی مشق ہے کلمہ میں اجمالی طور پر جس بات کا اقرار کیا ہے نماز میں تفصیلی طور پر اس کی مشق ہے، نماز سے مقصود ہر حال میں ہر وقت ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم والے طریقے کے مطابق کرنے کا جذبہ پیدا ہوجائے، جیسے نماز میں تمام حرکات وسکنات خدا کے حکم کے مطابق ہیں، اسی طرح نماز کے باہر والی زندگی خداوند تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوجائے۔ جتنی ہم نماز کی دعوت دیں گے اور نماز کو اچھی طرح بنا کر پڑھیں گے اتنی ہی یہ نماز ہماری زندگی پر اثر انداز ہوگی

(تذکرہ مولانا یوسف رح صنہ۱۹)۔

(۲۱۳)

علم سے کیا مراد ہے؟

فرمایا ـــــ علم سے مراد جاننے کے ہیں، ہر حال میں ہر موقع کا حکم جس کی مشق ہم نے نماز میں کی ہے اس کے جاننے کا جذبہ پیدا ہوجائے کہ ہر ہر عمل کرنے سے پہلے ہم معلوم

کریں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو کیسے کیا؟ اس کے معلوم کرنے میں وطن کو چھوڑنا پڑے، مال اور جان کو قربان کرنا پڑے تو ان ساری چیزوں کو اس کے حکم کو معلوم کرنے کے لیے قربان کریں گے، علم کے ذریعہ اس کا صحیح جذبہ پیدا ہوگا۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح صـ۱۹۱)۔

(۲۱۴)

اِکرام کیا ہے؟

فرمایا ـــــ اکرام یہ ہے کہ ہر انسان کے حقوق کو ادا کرنا، بلکہ اس کے حق سے زیادہ ادا کرنا۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح صـ۱۹۱)۔

(۲۱۵)

اِخلاصِ نیّت

فرمایا ـــــ تصحیح نیّت، اپنی نیّت کو صحیح کرنا عمل کے آخر میں اپنی نیت کی کوتاہیوں کو نکالنا۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح صـ۱۹۱)۔

(۲۱۶)

ذکر سے مراد اللہ کا دھیان پیدا کرنا ہے

فرمایا ـــــ ذکر سے مراد دھیان کا پیدا کرنا ہے۔ تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا دھیان پیدا کرنا اور اس کی بڑائی کے دھیان کے ساتھ ان تسبیحات کو پورا کرنا، اور اس کے علاوہ ہر موقعہ کے اذکارِ مسنونہ میں مشغول رہیں گے تو خدا کا دھیان پیدا ہوگا (تذکرہ مولانا یوسف رح صـ۱۹۱)۔

(۲۱۷)

تفریغِ وقت

فرمایا ـــــ دوسروں کو عمل کی دعوت دیتے ہوئے اپنے آپ کو اس عمل پر ڈالنے کی کوشش کرنا، یہ ایک مستقل محنت ہے، اس کے لیے عمر میں سے اول چار چار مہینے کے لیے اقلیم در اقلیم، شہر در شہر، دین کے تقاضوں کے لیے پھرنا، اپنی جان و مال کو اللہ کے لیے قربان کرنا۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص ۱۹۱)۔

(۲۱۸)

لایعنی باتوں سے پرہیز

فرمایا ـــــ جس عمل سے نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا، اس سے پرہیز کرنا۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص ۱۹۱)۔

(۲۱۹)

اِسلامی اعمال کی ترتیب قائم کرنے کا فائدہ

فرمایا ـــــ اسلامی اعمال کی ترتیب قائم کرنے بیٹھو گے تو چیزوں کی ترتیب بدل جائے گی، اعمال کی ترتیب قائم کرنا اور چیزوں کی ترتیب کو قرآن مجید کے مطابق بدلنا، اسلام اسی کا نام ہے جو اعمال کی ترتیب کو بگاڑتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو ذلیل کرے گا اور ان کے دلوں میں نورِ ہدایت پیدا نہیں ہوگا۔ جو اعمال محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیب قائم کریں گے وہ محبوب و مرجعِ خلائق بنائے جائیں گے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص ۱۹۵)

(۲۲۰)

اسلام دو حرکتوں پر چمکتا ہے

فرمایا ـــــ نماز کی حقیقت کو پیدا کرنے کے لیے محنت کرو، اسلام دو حرکتوں پر چمکتا ہے، ایک نماز میں محنت کرنے سے، دوسرے نماز والی محنت میں محنت اور اس کو عام کرنا، اندر کا نور ان دو حرکتوں میں دیا جائے گا۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص ۱۹۵)

(۲۲۱)

دعا کب قبول ہوتی ہے

فرمایا ـــــ دعا تب قبول ہوتی ہے جب حرام کے کھانے سے بچو گے، اور خوب قبول ہوگی جب مکروہ تک سے بچو گے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص ۱۹۵)۔

(۲۲۲)

اشراف و سوال سے بچنے کا طریقہ

فرمایا ـــــ سوال کرنا حرام ہے، اشراف (یعنی اندر ہی اندر مخلوق سے مانگتے رہنا اور مخلوق سے ملنے کی توقع رکھنا) مکروہ ہے، مونہہ سے مانگ لیا تو سوال ہے اور اندر ہی اندر غیر سے جزاء مانگنے کا جذبہ باقی رہتا ہے تو یہ اشراف ہے، خدا کے جاننے کے اعتبار سے تو دونوں یکساں ہیں، مخلوق سے مانگ کر جو چیز کھاؤ گے حرام ہے: اشراف کے ذریعے جو چیز آئے گی اس کا کھانا مکروہ ہے، مخلوق سے مانگ کر کھاؤ گے تو ذلیل ہو جاؤ گے، خواہ سنجیدگی سے مانگو، خواہ ہنسی مذاق سے مانگو۔ یہ مانگنے

کی مختلف صورتیں ہیں، اصل ان کا سوال ہی ہے، ان دونوں سے بچنا ضروری ہے اور دو چیزوں پر محنت کرنا ضروری ہے

(۱) اشراف سے بچنے پر محنت۔ (۲) دعاء مانگنے پر محنت۔

مخلوق سے مانگنا سوال ہے۔ خدا سے مانگنا خواہ دل سے ہو، خواہ زبان سے ہو، دعاء ہے اور اصل دعاء دل کی ہے۔ شیطان اشراف پر ڈالے گا، تم دعاء میں لگ جاؤ، یہ اس کا علاج ہے دین و دنیا کا جہاں کوئی مسئلہ آوے، تم دعاء میں لگ جاؤ تو اشراف سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ جب اشراف سے محفوظ ہو گئے تو سوال سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ اگر اشراف کی جڑ نہ کٹی تو ایک نہ ایک دن سوال کی لعنت میں پھنس جاؤ گے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص ۱۹۵)۔

(۲۲۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت بھی قیامت تک کے لیے ہے

فرمایا ــــــ دوستو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت جس طرح قیامت تک کے لیے ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت بھی قیامت تک کے لیے ہے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص ۲۰۵)۔

(۲۲۴)

خالقِ کائنات خدا ہے اور حضورؐ کا وجود اصلِ کائنات ہے

فرمایا ــــــ خالقِ کائنات خدا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ گرامی اصلِ کائنات ہے، لہٰذا جو آدمی کائناتی چیزوں کو استعمال کرے گا اور یہ خیال نہ کرے گا کہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز فرمایا ہے یا ناجائز، وہ چور ہے۔ کیوں کہ

جائز ہونا استعمال کے لیے اجازت ہے اور ناجائز ہونا ممانعت ہے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح صـ۲۰۶)۔

(۲۲۵)

کیا خدا کی تعریف سے نہیں پلا جا سکتا؟

فرمایا ـــــ جب تم حکومت میں لگو گے تو کیا وہ تمہارا خرچ نہیں اٹھائے گی، اگر وزیروں کی تعریف کر کے پلا جا سکتا ہے تو کیا خدا کی تعریف سے نہیں پلا جا سکتا۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح صـ۱۹۲)

(۲۲۶)

تقویٰ کی برکت سے اللہ پاک لوگوں کے قلوب پلٹ دیتے ہیں

فرمایا ـــــ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ گذرے ہیں، جب انھوں نے دیکھا کہ لوگوں کی کمائیوں کی آمدنی ٹھیک نہیں رہی تو لوگوں سے ہدایا لینے چھوڑ دیئے اور باہر نکلنا چھوڑ دیا۔ اندر ہی اندر اللہ جل شانہٗ کا ذکر کرتے رہے۔ جب ان کے والد کا انتقال ہوا تھا تو بہت ہی قلیل رقم چھوڑ گئے تھے، جس پر انہوں نے تیس سال گذار دیئے۔ جب یہ بھی ختم ہو گئی تو مکان کے پتھر اور چھت کی لکڑیوں کو بیچ کر گذارہ کیا، مگر لوگوں سے نہیں لیا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو صبح سے شام تک جنازہ چلا، تب جا کر کہیں قبرستان پہونچا، لوگوں کے ہجوم کی کثرت کی وجہ سے چودہ چارپائیاں (ڈولے) ٹوٹیں اور اس دن ان کی برکت سے چھ لاکھ یہودی مسلمان ہوئے۔

(تذکرہ مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ صـ۱۹۶)

(۲۲۷)

مَوت حق ہے اور حیات دھوکہ ہے

فرمایا ـــــ حقیقت کے خلاف کو دھوکہ کہتے ہیں۔ اللہ جلّ شانہٗ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حقائق بتلائے ہیں، یہ دیکھو کہ ہماری محنت اس کے مطابق ہے، یا اس سے ہٹی ہوئی ہے، جو لوگ حقائق تلاش نہیں کرتے اور اس کے بغیر محنت اٹھاتے ہیں وہ دھوکہ پر محنت کر رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ حقیقت یہی ہے، حالاں کہ وہ دھوکہ ہے، یہ لوگ اپنے آپ کو سمجھتے ہیں کامیاب اور اصل میں ہیں ناکام۔ جب حقیقت میں زندگی گذارنے کے لیے اپنے آپ کو ریاضت و مجاہدہ کا عادی نہیں بنائیں گے تو دھوکہ ہی میں پڑے رہیں گے۔ ہمارے اس اجتماع میں جمع ہونے کا مقصد یہی ہے کہ آیا ہم حقیقت پر محنت کر رہے ہیں یا دھوکہ پر، اس پر غور کریں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ مَوت حق ہے اور حیات دھوکہ ہے۔ حیات ختم ہو جانے والا ایک وقت ہے جس کے متعلق یوں معلوم نہیں کہ کب ختم ہو جائے گا۔ انسان مَوت کی طرف پیٹھ کرتا ہے اور زندگی کی طرف منھ کرتا ہے، زندگی کی تو ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھے اور موت کے اتنے بڑے مسئلہ کو نہ دیکھے، جہاں ہزاروں برس رہنا پڑے گا، یہ دھوکا نہیں تو اور کیا ہے، یہ دھوکہ والے انسان ہیں جو موت سے پہلے کی زندگی کا تو اہتمام کرتے ہیں اور مرنے کے بعد والی زندگی کو بھولے بیٹھے ہیں، ایسے انسان دوزخ میں جائیں گے (تذکرہ مولانا یوسف رح ص۱۹۸)۔

(۲۲۸)

چیزوں کی فکر کرنا اور اعمال کی فکر نہ کرنا زبردست دھوکہ ہے

فرمایا ـــــ انسان چیزوں کی لائن سے تو ایک ایک ذرّہ کو یہاں ہی چھوڑ کر

جائے گا اور اعمال کے لائن سے چھوٹے سے چھوٹے عمل کو ساتھ لے کر جاتا ہے اگر ہم چیزوں کی تو فکر کریں اور اعمال کی فکر نہ کریں تو یہ زبردست دھوکہ ہے، زمین سے جو چیزیں نکل رہی ہیں وہ تو فنا ہو جائیں گی اور وہ اعمال جو کہ بدن سے نکل رہے ہیں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں خواہ بد ہوں یا نیک۔ چیزوں میں سے تو ایک شخص بھی اس دنیا سے ایک چیز بھی ساتھ لے کر نہیں جائے گا، یہاں تک کہ میدانِ حشر میں یہ شخص ننگا اُٹھایا جائے گا۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح صـ۱۹۹)۔

(۲۲۹)

تیری محنت اصل ہے، کائنات اصل تھوڑی ہے

فرمایا ــــــ اصل انسان ہے اور کائنات اصل نہیں ہے، اگر اصل کو نہیں بنایا اور اصل کے اندر بگاڑ پیدا ہو گیا تو ساری کائنات کے اندر بگاڑ پیدا ہو گا جن چیزوں میں نفع نظر آرہا ہے ان سے نقصان پہونچے گا جس میں عزت نظر آرہی ہے اس میں ذلت آجائے گی، غرضیکہ اگر انسان کا صحیح استعمال ہو گا تو کائنات صحیح استعمال ہو گی، تیری محنت اصل ہے، کائنات اصل تھوڑی ہے، اگر ہم نے محنت کر کے اپنے اعمال ٹھیک کر لیے اور اچھے اعمال آسمان پر بھیجے تو وہاں سے خیر کے فیصلے ہو کر آئیں گے اگر بگڑے ہوئے اعمال آسمان پر گئے تو ہلاکت، ظلم، بربادی، فساد اور نفاق کے فیصلے ہوں گے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح صـ۲۰۲)

(۲۳۰)

غرض والی خدمت کرنا بہت آسان ہے

فرمایا ــــــ غریبوں، کس مپرسوں کی خدمت سے خدا ملتا ہے، تکبر ٹوٹتا ہے، تواضع

پیدا ہوتی ہے، غرض والی خدمت کرنے سے خدا نہیں ملتا۔ حکام، امراء اور مشائخ و علماء کی خدمت، مطلب براری، وجاہت پرستی، شہرت کی وجہ سے بھی کی جاتی ہے، اس سے خدا نہیں ملے گا، جس سے گھن آتی، نفرت آتی ہو، ان کی خدمت سے قلوب کھنچتے ہیں جبکہ اس میں کوئی غرض شامل حال نہ ہو، مشائخ عظام کے جو خدام کی بابت ہم سنتے ہیں کہ وہ صاحب کمال بنے یہ وہ خدام تھے جو خانقاہ میں آنے والے مہمانوں کی خدمت کرتے تھے، حتّٰی کہ ان کے پاخانے تک اٹھاتے تھے، غرض والی خدمت کرنا بہت آسان ہے لوگ پیروں کی خدمت کرتے ہیں کہ ان کی دعاء سے ہمارا فلاں کام بن جائے گا، ہماری سفارش کردیں گے، پھر ان حضرات کی خدمت سے نفس کو مفت کی شہرت ملنے کی وجہ سے لذت آتی ہے۔ یہ تمام اغراض ہیں، ان سے پاک ہوکر خدمت کرو۔ (تذکرہ مولانا یوسفؒ صـ۱۹۶)

(۲۳۱)

چیزوں پر اعتماد نہ کرو، چیزوں کو معبود نہ بناؤ

فرمایا ــــــ اشیاء کو معبود نہ بناؤ، اشیاء پر اعتماد نہ کرو، صورتوں پر متوجہ نہ ہو، ان سے کچھ نہ ہوگا، وسائل کی حقیقت کچھ بھی نہیں، ان سے کچھ نہیں ہوتا، جو کچھ ہوتا ہے اعمال سے ہوتا ہے، صفات سے ہوتا ہے اور جو کچھ ہوتا ہے رب الاشیاء اور رب الصور سے ہوتا ہے، اسی کو جانو، اسی کو پہچانو، اسی کو مانو۔ (تذکرہ مولانا یوسفؒ صـ۲۰۲)

(۲۳۲)

اہلِ عالم کے احوال کی درستگی کا وسیلہ

فرمایا ــــــ ایمان کی جدوجہد کے لیے دن کے اوقات میں ٹھوکریں کھانا، اور رات کی اندھیریوں میں رونا عالم کے احوال کی درستگی کا وسیلہ ہے۔ (تذکرہ حضرت جیؒ

ص ۱۰۷)

(۲۳۳)

انسان عناصر اربعہ کا مجموعہ ہے

فرمایا ـــــ انسان عناصر اربعہ کا مجموعہ ہے، ہر عنصر میں خاص اثر ہے۔ اس کے نامناسب اثرات سے محفوظ رہنے کے لیے ابتداءً اذان میں چار بار تکبیر کہلوائی گئی ہے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص ۲۰۵)۔

(۲۳۴)

حضورؐ کی معاشرت سے خدا ملے گا، حالات درست ہونگے

فرمایا ـــــ یقین کرو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت سے خدا ملے گا، حالات درست ہوں گے، اور اگر یہود و نصاریٰ کے راستے پر معاشرت بناؤ گے تو حالات خراب سے خراب تر ہوتے چلے جائیں گے۔ (تذکرہ مولانا یوسف رح ص ۲۰۴)۔

(۲۳۵)

حضرت جی رح کی تمنّا

فرمایا ـــــ میں چاہتا ہوں کہ ہر گھر صحابہ رض کے گھر کا نمونہ ہو، ہر شخص کے اوقات کا ایک تہائی حصہ مدنی صحابہ رض کے نقش قدم پر گذرے۔ (سوانح حضرت جی رح ص ۶۲۱)۔

بیانات

ملفوظات و اقتباسات

مکاتیب

حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ

مرتب: مُفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی

مکتبہ خلیل
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور